ماہنامہ
ربوہ
خالد

دورۂ مغربی افریقہ نمبر

اخاء ۱۳۴۹ ہش

اکتوبر ۱۹۷۰ء

کل صفحات ۱۲۶ ہیں
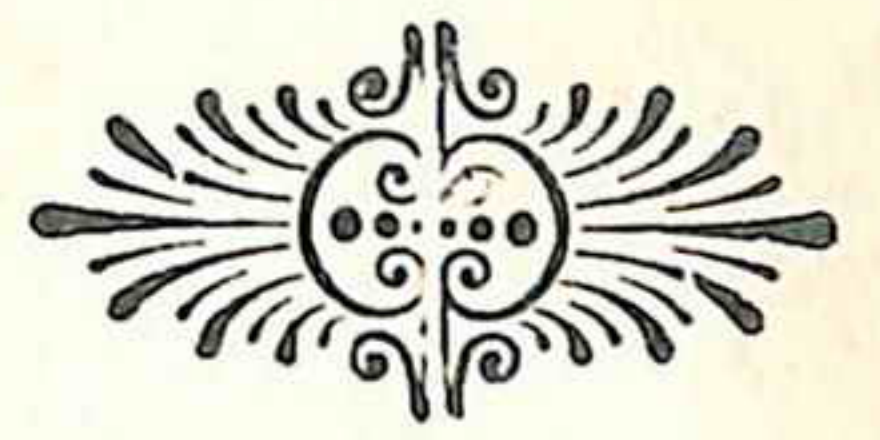
میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسلام کا محبت اور پیار، اخوت اور مساوات کا پیغام لیکر مغربی افریقہ کے ممالک کے دورہ پر روانہ ہؤا تھا اور چند ہفتوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا منادی بن کر آپ میں پھر واپس آیا ہوں۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت اور جلال اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے جو جلوے مجھے اور میرے ساتھیوں کو مغربی افریقہ میں دکھائے ان کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں ہے۔
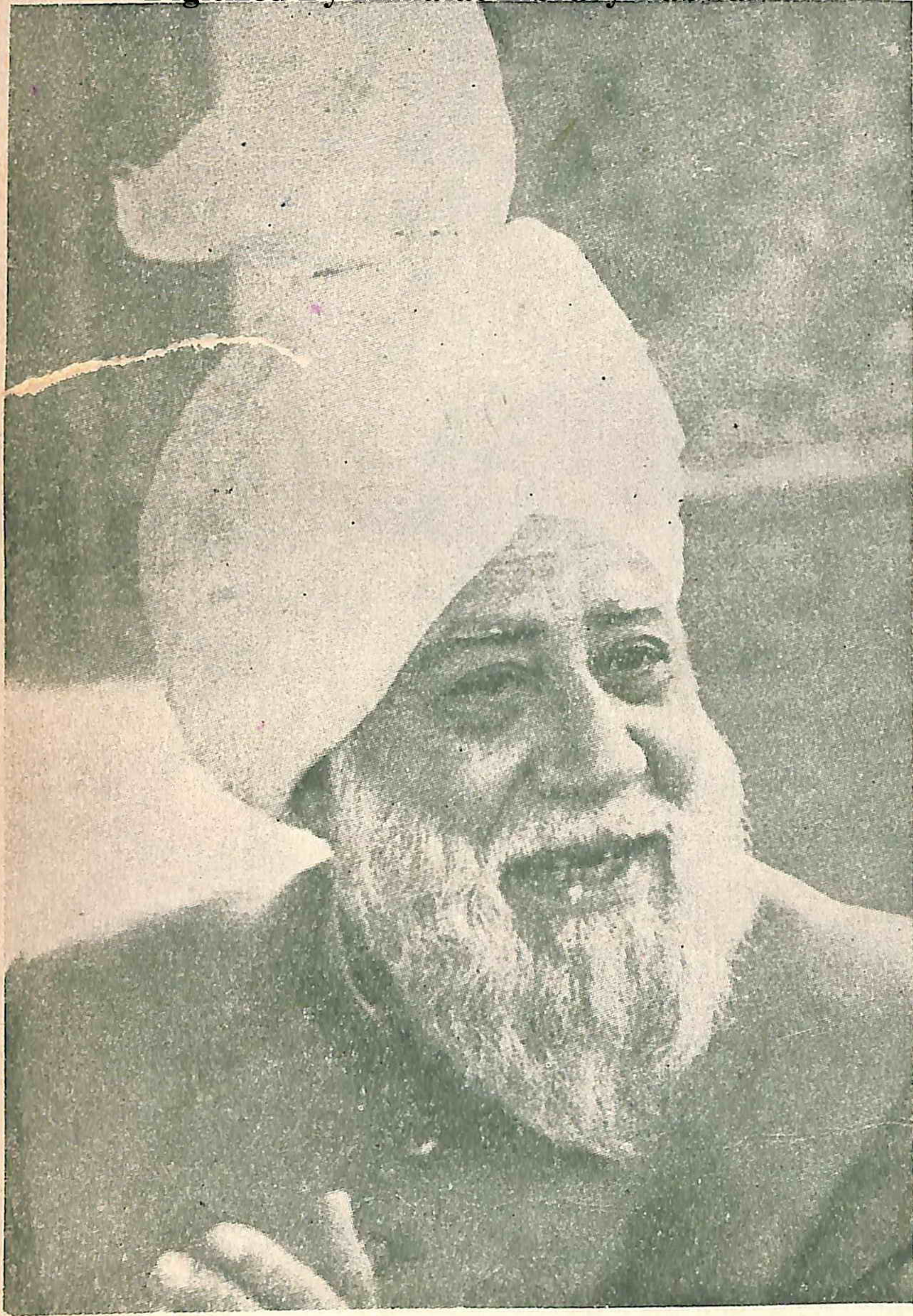
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

کے

دورۂ مغربی افریقہ کے ممالک

گیمبیا
باتھرسٹ
سیرالیون
بو
فری ٹاؤن
لائبیریا
منرو ویا
آئیوری کوسٹ
ابی جان
غانا
ٹیچیمان
کماسی
اکرا
سالٹ پانڈ
نائیجیریا
کانو
ابادان
لیگوس

بسم اللہ الرحمن الرحیم
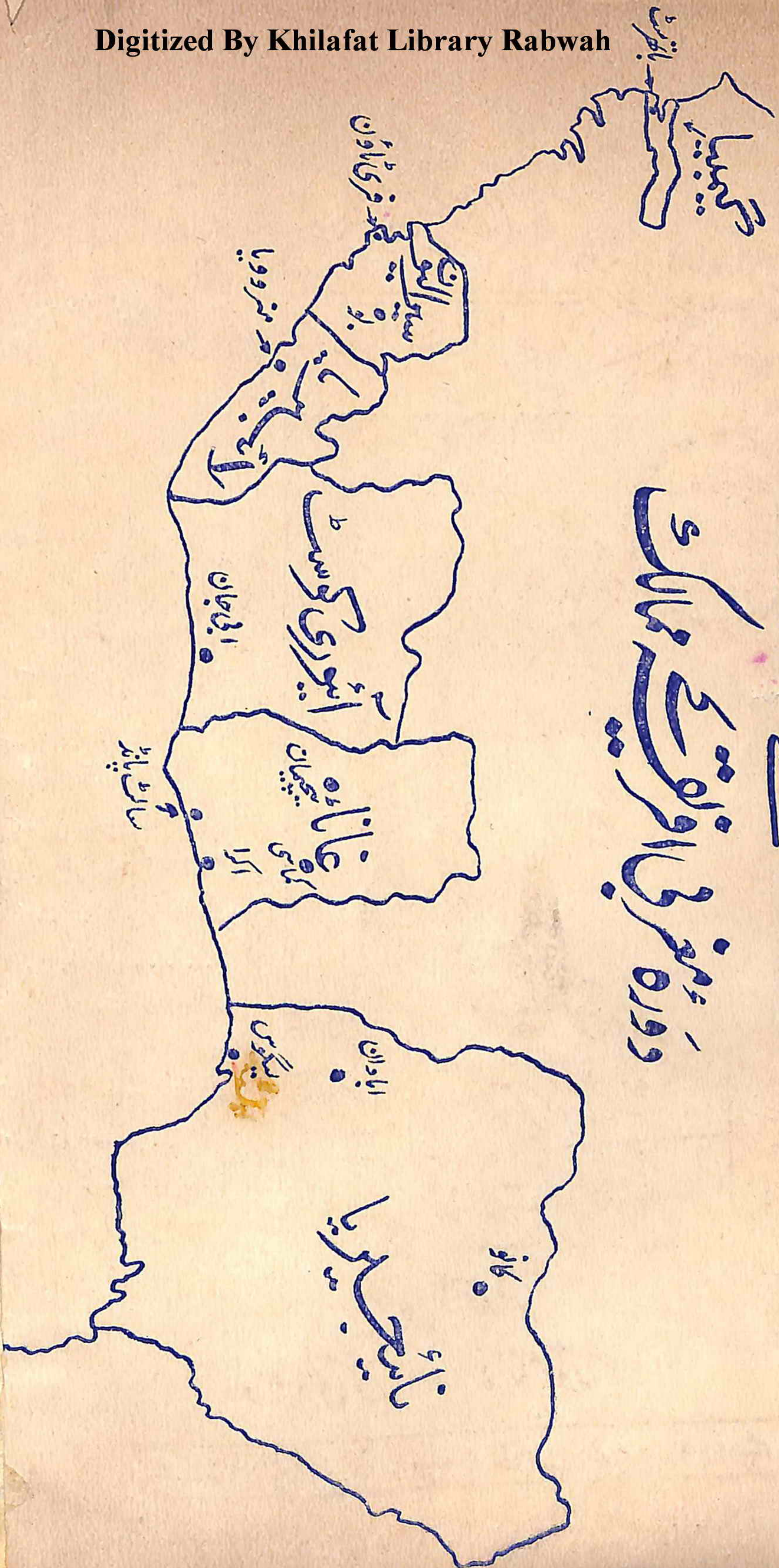
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

"دورۂ مغربی افریقہ نمبر"

ماہنامہ خالد ربوہ

اخاء ۱۳۴۹ھش ٭ اکتوبر ۱۹۷۰ء

جلد ۱۶ — شمارہ ۱۰

مجلس ادارت

منصور احمد عمر

انعام الحق کوثر ٭ رانا مبشر احمد

قیمت سالانہ: چھ روپے ٭ خاص نمبر: دو روپے

(محمد شفیق قیصر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ سے شائع کیا)

ترتیب

اداریہ

ہمارا فرض

سُورۃ النصر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اسلام کی عظیم فتح کا وقت آئے گا اور لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگیں گے تو ذمہ داریوں اور فرائض کا بوجھ بڑھ جائے گا۔ نئے داخل ہونے والوں کی تعلیم و تربیت، وسیع انتظامات اور گوناگوں مسائل درپیش ہوں گے جن سے حقیقی رنگ میں عہدہ برآ ہونے کے لئے کثرت سے تسبیح وتحمید اور استغفار ضروری ہے تا کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہوئے فرائض کی ادائیگی کی توفیق بخشے اور ادائیگیٔ فرض کی راہ میں جو کمی رہ جائے اس کا ازالہ ہوسکے۔

قرآنی بیان کی رُو سے ہی اِس زمانے میں تمام ادیان پر غلبۂ اسلام مقدر ہے۔ اِس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اور آپؐ سے فیض حاصل کرکے غلبۂ اسلام کی بناء ڈالی ہے۔ اسی مشن کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے خلافتِ احمدیہ کو جاری فرمایا ہے چنانچہ خلفائے احمدیت اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ساری دُنیا میں فتحِ اسلام اور غلبۂ دین کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے مسلسل مصروفِ عمل ہیں۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دُنیا میں اعلان فرمایا ہے کہ اب دُنیا میں غلبۂ اسلام کا وقت قریب آچکا ہے۔ اِس لئے دُنیا کو اسلام

قبول کرنے کی فکر کرنی چاہیئے اور فرزانِ احمدیت کو قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کر دینا چاہیئے۔ خلافتِ ثالثہ کے دور میں فتوحات کی خبر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے سے دے چکے ہیں جیسا کہ حضور رضؓ نے اپنے خطاب "انوارِ خلافت" میں فرمایا تھا:۔

"دیکھو میں آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہوں گی"۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے معمور سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت درجہ کامیاب دورۂ مغربی افریقہ عظیم اسلامی فتوحات کی راہ کھول رہا ہے جیسا کہ اس شمارہ میں دورہ کے حالات سے بھی آپ کو بخوبی معلوم ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کو پہلے سے زیادہ قربانیوں کی طرف متوجہ فرما رہے ہیں۔ یہ قربانیاں جانی بھی ہیں اور مالی بھی۔ رشتہ داروں کی بھی اور جذبات کی بھی غرضیکہ ہر قسم کی قربانیوں کے لئے جماعت کو تیار رہنا چاہیئے خصوصاً نوجوان طبقہ کو کہ جو قوم کا زیادہ فعّال حصہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اخلاص، محبت اور ہمدردی کے ساتھ میری آواز پر لبیک کہو اور بشاشت کے ساتھ قربانیاں دیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ"۔

معارفِ قرآنیہ

"مسیح موعود" کے ذریعہ ہر قوم اور ہر ملک میں فتحِ اسلام

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ۝

(الصّف - ۹، ۱۰)

وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا۔ خواہ کافر (لوگ) کتنا ہی ناپسند کریں۔ وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ یہ آیت جسمانی اور سیاستِ مُلکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے..... خداوند تعالیٰ نے اِس احقر عباد کو اِس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشانِ آسمانی اور خوارقِ غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائلِ عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیماتِ حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر مُلک میں شائع اور رائج فرماوے۔ اور اپنی حجّت اُن پر پوری کرے۔.. سو چونکہ خداوندِ کریم نے اسبابِ خاصہ سے اس عاجز کو مخصوص کیا ہے اور ایسے زمانہ میں اِس خاکسار کو پیدا کیا ہے کہ جو تمام خدمتِ تبلیغ کیلئے نہایت ہی معین و مددگار ہے۔ اِس لئے اسنے محض اپنے تفضلات و عنایات سے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ روزِ ازل سے یہی قرار یافتہ ہے کہ آیت کریمہ متذکرہ بالا اور نیز آیت وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ کا روحانی طور پر مصداق یہ عاجز ہے۔ اور خدائے تعالیٰ اِن دلائل و براہین کو اور اُن سب باتوں کو جو اِس عاجز نے مخالفوں کے لئے لکھے ہیں خود مخالفوں تک پہنچا دیگا اور ان کا عاجز اور لاجواب اور مغلوب ہونا دنیا میں ظاہر کر کے مفہوم آیت متذکرہ بالا کا پورا کر دیگا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ تا صفحہ ۵۰۳ - ح ح)

سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے روشنی کا دن آئے گا

(سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور آفتاب اپنے پُورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خُون نہ ہوجائیں اور ہم سارے آراموں کو اُس کے ظہور کے لئے نہ کھودیں اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذلّتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔ اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اِس عاجز کو اصلاحِ خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔ اور دُنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائیدِ حق اور اشاعتِ اسلام کو منقسم کر دیا۔"

(فتحِ اسلام صفحہ ۱۵ تا صفحہ ۱۹)

پیشتر اس کے کہ افریقہ کا کوئی شخص مکہ مکرمہ پر حملہ کرے

ہم افریقہ کو مسلمان بنالیں

(سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"مجھے افریقہ میں تبلیغِ اسلام کی ابتدائی تحریک درحقیقت اس وجہ سے ہوئی کہ میں نے ایک دفعہ حدیث میں پڑھا کہ حبشہ سے ایک شخص اُٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔[1] جب میں نے یہ حدیث پڑھی اُسی وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقہ کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ یہ انذاری خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہمیں بعض دفعہ منذر رؤیا آتا ہے تو ہم فوراً صدقہ کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کی موت کی خبر ہمیں ہوتی ہے تو وہ صدقہ کے ذریعہ ٹل جاتی ہے اور صدقہ کے ذریعہ موت کی خبریں ٹل سکتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اگر افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنا لیا جائے تو وہ خطرہ جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے نہ ٹل سکے۔ چنانچہ میرے دل میں بڑے زور سے تحریک پیدا ہوئی کہ افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنانا چاہیئے۔ اسی بناء پر افریقہ میں احمدیہ مشن قائم کئے گئے ہیں۔ بیشک خدا تعالیٰ نے بعد میں اَور بھی سامان ایسے پیدا کر دیئے جن سے افریقہ میں تبلیغِ اسلام کا کام زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوتا چلا گیا۔ مگر اصل بنیاد افریقہ کی تبلیغ کی یہی حدیث تھی۔ کہ افریقہ سے ایک شخص اُٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور خانہ کعبہ کو گرانے کی کوشش کرے گا۔ (نعوذ باللہ) میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کے فضلوں کی امید میں چاہا کہ پیشتر اس کے کہ وہ شخص پیدا ہو جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے ہم افریقہ کو مسلمان بنالیں اور اس طرح یہ پیشگوئی آپ ہی ٹل جائے۔ اور بجائے اس کے کہ افریقہ کا کوئی شخص مکہ مکرمہ کو گرانے کا موجب بنے وہ لوگ اس کی عظمت کو قائم کرنے اور اُس کی شہرت کو بڑھانے کا موجب بن جائیں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۳؍جنوری ۱۹۴۷ء مطبوعہ الفضل ۲۵؍مارچ ۱۹۶۰ء)

---

[1] حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَرِّبُ الْکَعْبَۃَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبْشَۃِ۔ (صحیح مسلم جلد دوم مصری ص ۳۱۹)

ہمارا مستقبل افریقہ کے ساتھ وابستہ ہے

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"خدا نے ان افریقن ممالک کو احمدیت کے لئے محفوظ رکھا ہوا ہے اور اسلام کی ترقی کے ساتھ ان کا نہایت گہرا تعلق ہے۔ ہمارا مستقبل افریقہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ افریقن ممالک میں دس پندرہ کروڑ کی آبادی ہے جو انہی حالات میں سے گزر رہی ہے جن میں سے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عرب گزر رہا تھا۔ وہ خشک لکڑیاں ہیں جو سوکھے ہوئے پتوں کے ڈھیر ہیں جو میلوں میل مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مگر ضرورت ان ہاتھوں کی ہے جو دیا سلائی لیں اور ان خشک لکڑیوں اور پتوں کے ڈھیر کو جلا کر راکھ کر دیں ایسی راکھ جو دُنیا کی نظر میں تو راکھ ہوگی لیکن خدا تعالیٰ کی نظر میں تریاق، جو ایسے کیمیاوی مادے اپنے اندر رکھتا ہوگا کہ نہ صرف ان لوگوں کی زندگی کا باعث ہوگا بلکہ ساری دُنیا کو زندہ کرنے کا ذریعہ بن جائے گا۔ خدا تعالیٰ نے عین وقت پر مجھے اِس طرف توجہ دلائی اور پھر اس نے محض اپنے فضل سے غیر معمولی ترقی کے دروازے اس ملک میں ہمارے لئے کھول دیئے۔۔۔۔ خدا تعالیٰ نے یہ راز مجھ پر کھول دیا کہ یہ وہ ملک ہے جس میں ہمارے لئے غیر معمولی طور پر ترقی کے راستے کھلے ہیں۔ اور جن کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔ اگر ہمارے نوجوان جلد جلد اس ملک میں تبلیغ کے لئے نہیں جائیں گے اور قلیل سے قلیل عرصہ میں سارے علاقہ کو فتح کرنے کی کوشش نہیں کریں گے تو ہمارے لئے ترقی کی کوئی صورت باقی نہیں رہے گی۔ خدا نے یہ علاقہ ہمارے لئے ہی رکھا ہے مگر ہو سکتا ہے کہ ڈاکو آئیں اور اس علاقہ کو ہم سے چھین کر لے جائیں۔۔۔ اگر ہم کچھ بھی کوشش کریں تو چونکہ حق ہمارے ساتھ ہے اِس لئے نہ صرف حق کے لحاظ سے ہمیں غلبہ حاصل ہوگا بلکہ افریقن فطرت بھی ہماری تائید کرے گی۔ اور یہ حریف پر ہمیں فضیلت حاصل ہوگی کہ وہ تو صرف طاقت کے زور سے چھیننا چاہے گا مگر ہمیں سچائی کی طاقت حاصل ہوگی۔ اور افریقن فطرت بھی ہماری تائید کرے گی اِس لئے وہ قومیں بہر حال ہماری طرف آئیں گی اور ان کی طرف نہیں جائیں گی۔۔۔۔۔ پس ہمارے لئے یہ بہت بڑی ہوشیاری اور بیداری کا وقت ہے۔ انتہائی سُرعت اور تیزی کے ساتھ کام کرنے کا وقت ہے۔ دلوں اور ذہنوں کے اندر ہمیں تمام افریقہ پر چھا جانا چاہیئے۔۔۔۔۔ اور تثلیث کی بجائے خدائے واحد کی بادشاہت اس ملک میں ہمیشہ کے لئے قائم کر دینی چاہیئے۔"

(خطاب ۱۸۔ فروری ۱۹۴۵ء مطبوعہ الفضل ۸۔ فروری ۱۹۶۱ء)

عیسائیت کے خلاف جنگ کا فیصلہ افریقہ کی سرزمین میں ہوگا

(سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی بڑی غرض یہ ہے کہ تمام اقوام عالم کو اسلام کی حسین تعلیم کا گرویدہ بنا کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مضبوط رشتہ روحانی کو جوڑ دیں۔ اس نقطۂ نگاہ سے ہر احمدی بوڑھے جوان بچے اور عورت کو دنیا پر نگاہ ڈالنی چاہیئے کہ ہم نے انشاء اللہ بنی نوع انسان کے دلوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے جیتنا ہے۔

جب ہم مذہبی نقطۂ نگاہ سے دنیا پر نظر ڈالتے ہیں تو جو نقشہ ہمارے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کا ایک بہت بڑا حصّہ دہریّت اور الحاد کا شکار ہو چکا ہے مثلاً روس ہے ..... اگرچہ یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس "Iron Curtain" (آئرن کرٹن) میں ہمارے لئے شگاف پیدا کر دیا ہے اور ہم ان علاقوں میں داخل ہو چکے ہیں مگر یہ ابھی ابتداء ہے اسکی انتہاء یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے میں رشیا میں جماعت کے افراد کو ریت کے ذرّوں کی طرح دیکھتا ہوں.....

علاوہ ازیں دنیا کے بہت بڑے علاقے ایسے ہیں جن پر عیسائیت کا لیبل لگا ہوا ہے.....

.....مذہبی نقطۂ نگاہ سے دنیا کا جو نقشہ اس وقت ہمارے سامنے وہ یہ ہے کہ بعض

علاقوں میں تو ان اقوام نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ عیسائی نہیں وہاں تو دہریت اور الحاد کا زور ہے۔ یہ ہمارے لئے ایک علیحدہ محاذ ہے۔ اس کے متعلق میں کسی اور خطبہ میں بیان کروں گا۔ دنیا کا ایک علاقہ، اور یہ بہت بڑا علاقہ ہے۔ اس میں ہمیں یا تو نام کے عیسائی نظر آتے ہیں یا دہریہ ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم عیسائی نہیں ہیں لیکن عیسائیت کا نام ان ملکوں میں ہے۔ اور جہاں عیسائیت کا کافی Hold (ہولڈ) ہے وہ سپین اور جنوبی امریکہ کے علاوہ افریقہ کا براعظم ہے۔ جہاں اسلام اور عیسائیت کے درمیان جنگ لڑی جا رہی ہے۔

اگر دنیا کا یہ نقشہ صحیح ہو، اور میرے نزدیک صحیح ہے تو اس لحاظ سے جماعت احمدیہ پر یہ زبردست ذمّہ داری عائد ہو جاتی ہے کہ وہ اس محاذ پر عیسائیوں کو شکست دے۔ وہاں افریقہ میں بھی عیسائیوں کا یہ حال ہے کہ ہمارے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ پہلے شہروں اور قصبوں میں پڑھے لکھے لوگوں میں انکی تبلیغ کا بڑا زور تھا لیکن جب سے ہم آئے ہیں یہ اب Bush (بُش) میں چلے گئے ہیں۔ ..... عیسائیت اسلام کے خلاف جنگ لڑ رہی ہے۔ یہ صحیح ہے لیکن یہ افریقہ کے معاشرہ پر اثر انداز نہیں ہوئی۔ ...... اس کے مقابلے میں (دنیا ویسے آگے نکل گئی ہے ہمیں وہی آواز پیاری ہے جو حضرت بلالؓ کی تھی) ہزاروں کی تعداد میں ہم نے عیسائیوں میں سے بھی اور مشرکوں میں سے بھی مسلمان بنائے ہیں اور ان کے سینے اللہ کے نور سے منور ہیں۔ ......

جو بات میں نے آپ سے اس وقت کہی ہے وہ خلاصۃً یہ ہے کہ اسلام کی جنگ سوائے

احمدیت کے اور کسی نے نہیں لڑنی اور جو اسلام کی جنگ لڑی جانی ہے اسکے بڑے محاذ دو ہیں (اور چھوٹے چھوٹے محاذ بھی ہیں کسی وقت اُن پر بھی روشنی ڈالوں گا)۔ ایک دہریت اور لادینیت کا محاذ اور دوسرا نام نہاد عیسائیت کا محاذ۔۔۔ یہ جنگ جو ہم نے عیسائیت سے لڑنی ہے اس کا فیصلہ افریقہ میں ہوگا۔ کیونکہ اگر آج ہم افریقہ سے عیسائیت کو نکال دیں تو پھر ان کے لئے یہ بڑا ہی مشکل ہے سپین یا جنوبی امریکہ میں اس طرح اکٹھے ہو جانا اور Counter attack (کونٹر اٹیک) کیلئے جمع ہو جانا کہ جس میں انہیں کامیابی کی کوئی امید ہو۔

عیسائیت کے دلائل کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنا زبردست لٹریچر جمع کر دیا ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ایک ایک چیز کو لیکر اس کے پرخچے اُڑا دیئے ہیں۔۔۔۔۔۔

پس افریقہ میں لڑی جانے والی جنگ کو جیتنے کے لئے ہم پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں بہت ساری باتیں میں پہلے بیان کر چکا ہوں مثلاً "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" قائم کیا گیا ہے۔ ہمیں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے ہمیں ٹیچرز کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ ہمیں بڑی دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر تو کچھ ہو نہیں سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ فضل کرے اور اپنے پیار کا جلوہ دکھائے تو دنیا کی کوئی طاقت اُسے روک نہیں سکتی "

(خطبہ جمعہ ۔۔۔ ۳/ وفا ۱۳۴۹ ہش مطبوعہ الفضل ۲۰/ ظہور ۱۳۴۹ ہش)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل

اہل افریقہ کے دلوں میں اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم روحانی فرزند کی محبت موجزن ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

"آج مَیں اپنے ربّ کریم کے فضلوں کا منادی بنکر آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت اور جلال اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے جو جلوے مجھے اور میرے ساتھیوں کو مغربی افریقہ میں دکھائے اُن کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں ہے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو تصوّر میں بھی نہیں تھا کہ کس قسم کے وہ پیارے انسان ہیں اور اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم روحانی فرزند کی محبّت کس رنگ میں اُن کے دلوں اور سینوں میں موجزن ہے۔ وہاں جاکر پہلا تاثر اور مشاہدہ یہ تھا کہ ان کی محبّت جنون کا رنگ لئے ہے۔ وہ مجھے دیکھتے تھے اور دیکھتے ہی رہ جاتے تھے زبان پر الفاظ نہیں آتے تھے۔ ساری محبّت سمٹ کر اُن کی آنکھوں میں سما جاتی تھی۔ تب مَیں نے سوچا کہ میرے جیسے ایک عاجز انسان کے ساتھ ان کا یہ سلوک کیوں ہے؟ اور ان کی اس کیفیت کا سبب کیا ہے؟ اور اس کا انہیں کیا حق پہنچتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے پھر مَیں نے بھرے مجمعوں میں یہ کہا کہ تمہارے دل اور تمہاری رُوح خوشی سے لبریز ہیں۔ تمہاری آنکھوں سے محبّت کے چشمے چھلک رہے ہیں۔ اور تمہیں خوش ہونا ہی چاہیئے کیونکہ آج احمدیت کی تاریخ میں پہلی بار اور اسی طرح تمہاری زندگیوں میں پہلی مرتبہ یہ واقع ہوا کہ وہ جو حضرت نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ساری اُمّت میں سب سے پیارا تھا۔ حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام، اس محبوبِ محمدؐ کا ایک نائب اور خلیفہ تم میں پہلی بار کھڑا ہے اور تمہیں یہ موقع ملا کہ تم اُسے دیکھو اور تم اس سے بات کرو۔ اس کی باتیں سُنو اور تم اس کی برکات سے حصہ لو۔ تمہارے لئے یہ خوشی کا دن ہے جس قدر چاہو خوشی مناؤ۔ ....

مَیں نے انہیں کہا کہ تمہارے لئے بھی اللہ نے خوشی کے سامان پیدا کر دیئے اور میرے لئے بھی خوشی کے سامان پیدا کر دیئے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ وہ اکیلی آواز جس کو دنیا خاموش کرنے کیلئے پیچھے پڑ گئی اور اپنی ساری طاقت خرچ کر دی۔ خدا تعالیٰ کے عمل نے ثابت کر دیا کہ اس کو خدا کی حفاظت حاصل ہے، اس کا پیار حاصل ہے۔ اس کا وجود فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی وجہ سے اس بچے کا وجود ہے جو پیار کرنے والی ماں کی گود میں ہوتا ہے اور اپنی طاقت کے مطابق ماں اُس کی حفاظت کرتی ہے اور جان بھی دے دیتی ہے لیکن ہمارے پیدا کرنے والے ربّ کی طاقتوں کا نہ کوئی شمار اور نہ کوئی حد و حساب ہے۔ جس کو خدا اپنی گود میں بٹھا لے اُس کو کون فنا کر سکتا یا ہلاک کر سکتا ہے لیکن مُنہ کے دعوے اَور ہیں اور اللہ کا عمل اَور ہے۔ بہتوں نے دعوے کئے مگر خدا کے عمل نے اُن کے دعووں کو جھٹلا دیا۔ مگر یہاں ایک عاجز بندہ اپنے ربّ کے فرمان پر دعویٰ کرتا ہے اور دُنیا میں یہ اعلان بھی کر دیتا ہے کہ مَیں بڑا عاجز ہوں ؎

کرمِ خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

...... یہاں بیٹھے آپ ان لوگوں کا، انکی ذہنی کیفیت کا، اور انکے قلبی جذبات کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ آنکھ نے دیکھا زبان بیان نہیں کر سکتی۔ دل نے محسوس کیا الفاظ اس کا اظہار نہیں کر سکتے۔ عجیب قوم ہے جو وہاں پیدا ہو رہی ہے۔ اللہ کی عظمت کے وہ نشان ہیں میں بھی خوش رہا وہ بھی خوش رہے اور بے حد خوش۔ اور ان قوموں کی خاموش آواز جو میرے کانوں نے سُنی وہ یہ بھی کہ صرف ان چند لاکھ کا ہی حق نہیں کہ وہ صداقت کو پائیں اور نور سے منوّر ہوں اور اللہ کی محبت سے ان کے دل بھر جائیں ہمارا بھی حق ہے ہمیں کیوں بھول رہے ہیں؟ ہماری طرف کیوں نہیں آتے؟ یہ آواز جب میرے کان میں پڑی تو میں نے بہت دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے بڑے فضل کئے۔ ہر لمحہ ہی ہم اللہ کے فضلوں کا مشاہدہ کرتے تھے۔

گیمبیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اشارہ ہوا کہ اب وقت ہے کہ علاوہ ایک دوسری سکیم کے جو مغربی افریقہ میں براڈ کاسٹنگ سٹیشن لگانے کی ہے کم از کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں پر خرچ کر دینا چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو یہی موجودہ نسل پالے۔ جب میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ اشارہ پایا تو مجھے کوئی فکر نہیں ہوئی کہ میں ایک لاکھ پونڈ کہاں سے لاؤنگا۔ میں غریب انسان تو ایک دھیلہ بھی نہیں لا سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ لیکن میرے دل نے اس یقین کو پایا کہ جب اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ کم از کم ایک لاکھ پونڈ یہاں خرچ کرو تو کم سے کم ایک لاکھ پونڈ مل جائیگا فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور جس رنگ میں وہ خرچ کرنا ہے اس کیلئے جس قسم کے آدمی چاہئیں وہ آدمی بھی میسّر آجائیں گے۔"

(خطاب ۷ راحسان ۱۳۴۹ ہش۔ مطبوعہ الفضل ۹ راخاء ۱۳۴۹ ہش)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے معمور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا تاریخی دورۂ مغربی افریقہ

نائیجیریا

(۱۱ تا ۱۷؍شہادت)

لیگوس - ابادان

اجیبواوڈے

غانا

(۱۸ تا ۲۶؍شہادت)

اکرا - کماسی

ٹیچی مان رسالٹ پانڈ۔

آئیوری کوسٹ

(۲۷ تا ۲۹؍شہادت)

آبی جان

لائبیریا

(۲۹؍شہادت تا یکم ہجرت)

منرو ویا

گیمبیا

(۲ تا ۵؍ہجرت)

باتھرسٹ - بنونکا کنڈا

سیرالیون

(۵؍تا ۱۴؍ہجرت)

فری ٹاؤن - لیسٹر - بو

راستہ

ربوہ سے

لاہور - کراچی

طہران - استنبول

لنڈن - زیورک

فرینکفورٹ - لیگوس

مراجعت :- نائیجیریا سے ہالینڈ

انگلستان، سپین، انگلستان، پاکستان
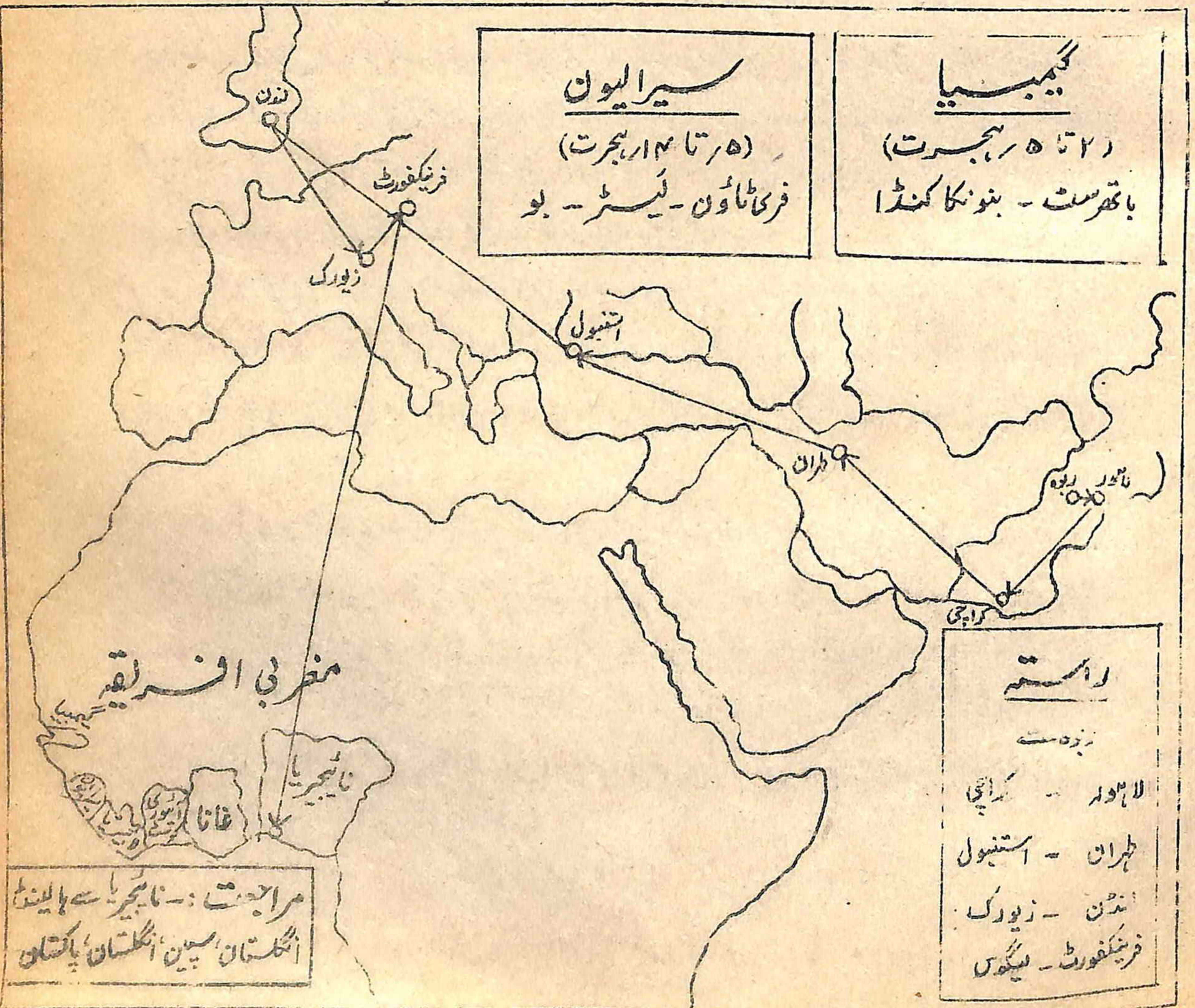
آغازِ سفر

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و توفیق سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اعلاءِ کلمۂ اسلام کی غرض سے ۴ رشہادت ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۴ راپریل ۱۹۷۰ء) کو مغربی افریقہ کے تبلیغی سفر پر روانہ ہوئے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۴ رشہادت کی صبح کو بذریعہ موٹر کار لاہور تشریف لے گئے اور وہاں سے اسی روز بذریعہ پی - آئی - اے کراچی تشریف لائے ۔ ۵ رشہادت کو فجر کے وقت حضور جہاز پر سوار ہو کر اپنے سفر پر روانہ ہوئے ۔

۳ رشہادت بروز جمعہ حضور نے خطبہ جمعہ میں اپنے مجوزہ سفر کی کامیابی کیلئے خصوصی دعائیں کرنے اور صدقات دینے کی تحریک فرمائی ۔ اسی روز بعد نماز مغرب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں اجتماعی دعا کرائی ۔ ۴ رشہادت کی فجر کو بھی احباب جماعت نے اپنے پیارے امام کو پُرسوز دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا ۔ لاہور اور کراچی میں حضور کے استقبال و الوداع کے مواقع پر بھی احباب کی طرف سے جاں نثاری و فدائیت اور دلی دعاؤں اور صدقات کے پُرکیف نظارے دیکھنے میں آئے ۔

اس سفر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ آپ کی حرم محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا ، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری کے علاوہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم - اے اور مکرم محمد سلیم صاحب ناصر کو بھی حضور کی معیت میں تشریف لے جانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا ۔

۵ رشہادت کی فجر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوئے اور طہران (ایران) ، استنبول (ترکی) ، لندن (برطانیہ) ، زیورک (سوئٹزرلینڈ) اور فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) کے راستہ ۱۱ رشہادت کی شام کو مغربی افریقہ کے دورہ کے لئے مجوزہ ممالک میں سے پہلے ملک نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس پہنچے ۔ راستہ میں حضور نے زیورک میں تین روز اور فرینکفورٹ میں دو روز قیام فرما کر احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا اور اہم دینی امور سرانجام دیئے ۔ طہران اور لندن کے ہوائی اڈوں پر احباب جماعت نے حضور سے ملاقات کی ۔

اہلِ نائیجیریا کے نام —— پیغامِ امام
"آپ کی محبت نے میرا دل جیت لیا ہے"

نائیجیریا

• لیگوس کے ہوائی مستقر پر پُرتپاک خیر مقدم • وسیع پیمانے پر استقبالیہ تقریب کا اہتمام • آجے بواوڈے میں عظیم الشان مسجد کا افتتاح • صدرِ مملکت جنرل یعقوبو گوون سے ملاقات • ابادان میں دانشوروں اور یونیورسٹی کے طلباء سے معرکۃ الآراء خطاب • لیگوس میں حضور کی اہم پریس کانفرنس • نائیجیریا میں مزید سیکنڈری سکول اور میڈیکل سینٹر قائم کرنے کے فیصلہ کا اعلان • لیگوس یونیورسٹی کے پروفیسران اور طلباء سے ملاقات • پاکستانی ہائی کمشنر کی طرف سے عشائیہ کا اہتمام • خطبۂ جمعہ اور دیگر پُر معارف تقاریر
• اہلِ نائیجیریا کے نام حضور کا الوداعی پیغام ——

نائیجیریا

رقبہ :- ۳۳۹۱۶۹ مربع میل، آبادی :- ساڑھے پانچ کروڑ، ریاستیں :- ۱۲ -
مشہور قبائل :- ہاؤسا - یوروبا - ابو، مذاہب :- ہاؤسا اکثر مسلمان - یوروبا ۵۰٪ مسلمان - ابو تمام عیسائی
زبانیں :- قبائل کے نام پر، آزادی :- سنہ ۱۹۶۰ء (برطانیہ سے)، دار الحکومت :- لیگوس -
صدر مملکت :- جنرل یعقوبو گوون • آب و ہوا :- گرم مرطوب، مشہور پیداوار :- چاول
کوکو - کافی - مکئی - مونگ پھلی •

نائیجر
کانو
نائیجیریا
اباداں
لیگوس
خلیج گنی

آغاز مشن = سنہ ۱۹۲۱ء

ابتدائی مبلغین

- حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر
- حضرت مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب
- محترم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی

موجودہ مبلغین

- مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری (مشنری انچارج)
- مکرم مولوی سلطان احمد صاحب شاہد (مبلغ لیگوس)

پریذیڈنٹ

مکرم ایس - او - بکری صاحب

احمدیہ مشنز :- ۶ (لیگوس - اجیبواوڈے - اباداں - اکارے - کانو - الارو -)

" جماعتیں :- ۱۱۵　　احمدی آبادی :- ۲۵ ہزار (اندازاً)

" مساجد :- ۷۰ (حالیہ دورہ میں حضور نے اجیبواوڈے میں ایک نئی عظیم الشان مسجد کا افتتاح فرمایا ہے)

" سکولز :- ۱۱ پرائمری - ایک سیکنڈری (دورہ میں حضور نے مزید سولہ سیکنڈری سکول جاری کرنے کا اعلان فرمایا ہے)

" ڈسپنسریز :- ۲ (لیگوس - کانو) حضور نے مزید چار میڈیکل سینٹر کھولنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔

" اخبار :- The Truth (ہفتہ وار) ترجمہ قرآن کریم :- ایک پارہ (یوروبا زبان)

پریس و ریڈیو :- مبلغین ملکی اخبارات میں اسلامی کالم لکھتے اور ریڈیو پر تقاریر کرتے ہیں - مہینہ میں ایک بار لیگوس کی احمدیہ مسجد سے خطبۂ جمعہ بھی براڈکاسٹ ہوتا ہے •

لیگوس کے ہوائی مستقر پر ہزارہا افریقن احمدیوں کی طرف سے

پُرتپاک خیر مقدم

مسلم کونسل آف نائیجیریا کی طرف سے وسیع پیمانے پر استقبالیہ تقریب کا اہتمام

آجے بواوڈے میں والہانہ خیر مقدم

ایک عظیم الشان مسجد کا افتتاح اور احباب سے بصیرت افروز خطاب

۱۱ شہادت کی صبح کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جہاز فرینکفورٹ (جرمنی) سے پرواز کر کے تقریباً ۴ بجے شام نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس کے ہوائی اڈہ پر پہنچا۔ اس طرح حضور کے تاریخی دورہ مغربی افریقہ کا آغاز ہوا۔ حضور کے جہاز سے اُترتے ہی اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت امیرالمومنین زندہ باد کے فلک شگاف نعروں اور احمدی احباب اور بہنوں کے والہانہ انداز میں "اھلاً وسھلاً و مرحباً بکم" کے الفاظ نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے جہاز سے اُتر کر نائیجیریا کی یوروبا قبیلوں کی زبان میں فرمایا

INU MI DUN PUPO LATI RI YIN

یعنی میں آپ سے مل کر بہت خوش ہوا ہوں۔ اس پر حضور کے خدام کی وجد کی کیفیت میں تکبیر کے فلک شگاف نعروں سے فضائی مستقر گونج اٹھا۔ اسی دوران پریس کے نمائندوں نے حضور سے انٹرویو لیا۔ حضور نے فرمایا۔ انسان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ دوسرے انسانوں سے نفرت کرے بحیثیت انسان تمام انسان ایک جیسے ہیں۔ انٹرویو کو اگلے روز یہاں کے سب سے بڑے اخبار "سنڈے ٹائمز" نے بہت اچھے الفاظ میں ذکر کیا۔ فضائی مستقر پر نہ صرف لیگوس کی مقامی جماعت کے احباب بلکہ نائیجیریا کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے متعدد احباب نے بڑی گرمجوشی سے حضور کا استقبال کیا۔ اندازہ ہے کہ تقریباً ایک ہزار سے ۱۵۰۰ تک احباب ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ غیر از جماعت مسلمان احباب اور معززین شہر بھی استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے نائیجیریا میں حضور کا قیام فیڈرل پیلس ہوٹل میں ہوا۔ جائے رہائش پر بھی حضور کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا

(باقی صفحہ ۳۹ پر)

آپ کا عظیم مستقبل ہے

آئیے! انسانوں کو محبت اور امن کے ساتھ اکٹھا کر دیں!

آجے بو اوڈے (نائیجیریا) کے احباب سے امام وقت کا خطاب

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"میں آپ کے اور اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے توفیق دی کہ اپنے بھائیوں اور بہنوں کو جو یہاں رہتے ہیں آ کر ملوں۔ میں تہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے یہ موقعہ پیدا کیا کہ آپ سے ملوں۔ آپ سے مل کر میرا دل خوشی کے جذبات سے لبریز ہے۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب یکساں ہیں۔ اور ہمیں موقعہ دیا کہ اس مساوات کو تسلیم کریں۔ انسانوں کے عظیم گروہ میں صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے چُنا کہ وہ اس کا پیغام لیکر آئیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے عظیم روحانی فرزند علیہ السلام کے ساتھ ہمارا رشتہ جوڑ دیا۔ ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہیں اور اس احسان اور فضل کی وجہ سے ہماری آنکھیں آنسو بہا بہا کر سرخ ہو چکی ہیں۔ اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

آپ کا ملک عظیم ملک ہے۔ اس کا عظیم مستقبل ہے۔ آپ احمدیوں کا بھی عظیم مستقبل ہے۔ آپ سے جو وعدے کئے گئے ہیں وہ پورے ہو کر رہیں گے آپ انتہائی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔ آئیے! ہم الحمد للہ رب العالمین کہیں۔ الحمد للہ رب العالمین کہیں۔ الحمد للہ رب العالمین کہیں۔ اور آئیے! اس پر درود و سلام بھیجیں جس نے کہا انما انا بشر مثلکم۔ آئیے! ہم کہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ہمارے کندھوں پہ عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ آئیے! انسانوں کو محبت اور امن کے ساتھ اکٹھا کر دیں۔ تمام انسان یکساں ہیں۔ بھائی ہیں۔ تمام انسان ہمارے خالق کے عاجز عبد ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ انسان زندہ رہے۔"

(ترجمہ از انگریزی)

(الفضل ۲۶ شہادت ۱۳۴۹ ہش)

حضور ایدہ اللہ کی نائیجیریا کے صدرِ مملکت یعقوبو گوون سے ملاقات

جنرل موصوف کی طرف سے اہلِ نائیجیریا کیلئے جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات اور رفاہی سرگرمیوں کی تعریف

۱۳/شہادت کو دس بجے صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نائیجیریا کے صدرِ مملکت جنرل یعقوبو گوون سے ملاقات کا پروگرام تھا۔ حضور صدرِ مملکت کی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔ وہ حضور سے نہایت احترام سے ملے۔ اور اگرچہ وہ مذہباً عیسائی ہیں۔ لیکن حضور کے تشریف فرما ہوتے ہی حضور سے کہنے لگے کہ آپ ابھی ہمارے ملک کے لئے دعا فرمائیں کہ ہماری مشکلات آسان ہو جائیں اور ہم اور ہمارے بعد آنے والے حاکم ہمیشہ ملک اور قوم کی خدمت کے جذبے سے سرشار رہیں۔ چنانچہ حضور نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور لمبی دعا فرمائی۔ وہ بھی اپنے رنگ میں اس دعا میں شامل ہو گئے۔

حضور نے صدرِ مملکت سے فرمایا کہ آپ لوگ بہت نازک مرحلے میں سے گزر رہے ہیں اور آپ نے جس تحمّل اور یقین سے ان نازک حالات میں ملک کی خدمت کی ہے وہ قابلِ ستائش ہے۔ اب جبکہ جنگ ختم ہو چکی ہے آپ کی کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کسی قسم کی تلخی پیدا نہ ہو۔ صدرِ مملکت نے جواب دیا کہ ہماری یہی کوشش ہے۔ اور انہوں نے کھل کر یہ بات کی کہ غیر ممالک کے مشنریوں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ ہمارے ملک کو تباہ کر دیں لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے ملک میں وہ تباہی نہیں آئی جو وہ لانا چاہتے تھے۔

جنرل یعقوبو گوون نے جماعت احمدیہ کی نائیجیریا میں عظیم کامیابیوں کو سراہا اور کہا کہ جماعت نے نائیجیریا کی اخلاقی، روحانی، جسمانی اور ذہنی ترقی میں قابلِ قدر کردار ادا کیا ہے۔ روحانی خدمت کے علاوہ آپ نے تعلیمی میدان میں بھی جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں وہ قابلِ تحسین و ستائش ہیں۔ نائیجیریا کے عوام کی بہبود اور عزائم کی تکمیل کے سلسلے میں آپ نے پوری شمولیت کی ہے۔ آپ نے ملک میں سکول، کالج اور ہسپتال جاری کئے۔ چنانچہ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہم اور آپ نائیجیریا کے ارتقاء اور ترقی میں برابر کے ساتھی ہیں حضور نے فرمایا کہ اپنی بساط کے مطابق اور اپنے محدود ذرائع کا خیال رکھتے ہوئے ہم نے یہ حقیر سی خدمت کی ہے۔ اس پر صدرِ مملکت نے فرمایا لیکن یہ خدمت بے غرض خدمت ہے۔ اور ہمارے دل میں اس کا بہت احترام ہے۔ اگر کوئی ملک کروڑوں پونڈ بھی ہم پر خرچ کرتا اور اسمیں کوئی ذاتی غرض پنہاں ہوتی تو ہرگز ہمارے دلوں میں یہ احترام نہ ہوتا۔ (باقی صفحہ ۔۔ پر)

آپ کا روشن اور درخشندہ تر مستقبل نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے

یاد رکھو کہ علمی ترقی کی جدوجہد میں دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے استمداد کو بنیادی اہمیت حاصل ہے

ابادان میں دانشوروں، دیگر اہل علم حضرات اور یونیورسٹی کے طلباء سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا

معرکۃ الآراء خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۳ ر شہادت کو لیگوس سے ابادان تشریف لے گئے۔ یہ فاصلہ ۱۰۸ میل کے قریب ہے۔ ابادان کے احباب شہر سے باہر حضور کے استقبال کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ مایو ہال میں حضور کا لیکچر تھا۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ لوگ گیلریوں میں بھی کھڑے تھے اور کھڑکیوں کے باہر بھی اچھا خاصہ جمگھٹا تھا۔ حاضری ایک ہزار سے زائد تھی۔ خطاب سے قبل حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ حضور کا خطاب انگریزی زبان میں تھا۔ جس کا ترجمہ مقامی زبان میں کیا گیا۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

"عظیم سرزمین کے عظیم فرزندانِ گرامی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں آپ سب کی خدمت میں سلامتی کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ میں بیان نہیں کر سکتا کہ آپ کے ملک میں آکر اور اپنے آپ کو آپ لوگوں کے درمیان پا کر میں کس قدر خوش ہوں۔

مغربی افریقہ سے پچاس سال پرانا لگاؤ

مغربی افریقہ کا علاقہ اور بالخصوص نائیجیریا کا ملک پہلے پہل میرے شعوری ذہن میں آج سے پچاس سال قبل اُس وقت اُبھرا تھا جبکہ ابھی میں دس گیارہ سال کا تھا۔ یہ اُس زمانہ کی بات ہے کہ جب جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ اور معلم و مدرس نے آپ کی سرزمین پر قدم رکھا۔ اُس زمانہ میں سفر کرنا

آسان نہ تھا اور فاصلے بہت طویل تھے۔ اُس وقت ایک مسافر یہاں سکول کھولنے، مسجدیں تعمیر کرنے اور جماعتی مراکز قائم کرنے آپ لوگوں کے درمیان اکیلا اور تن تنہا وارد ہوا۔ اس اکیلے انسان کا یہ عزم کتنا عجیب اور دل پر اثر کرنے والا تھا! جیسا کہ آپ میں سے اکثر جانتے ہیں اس کے بعد سے دنیا کے اُس حصہ سے چل کر جس میں ہم رہتے ہیں زیادہ تعداد میں لوگ آپ لوگوں کے درمیان کام کرنے اور خدمات بجالانے یہاں آئے ہیں۔ اس عرصہ میں ہمارے اور آپ کے درمیان تعلقات اور روابط میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ہم ایک دوسرے کو زیادہ بہتر طور پر جاننے اور سمجھنے لگے ہیں اور اسی طرح باہمی اعتماد میں بھی ترقی ہوئی ہے۔ ۱۹۲۰ء اور اس کے بعد کے زمانہ میں آپ صاحبان اور آپ کے دیگر ہم وطنوں کے متعلق جو معلومات ہم تک پہنچیں ان سے ہمارے جذبۂ شوق اور اشتیاق میں اضافہ ہوا۔ خاص طور پر جہاں تک میرا تعلق ہے میں اُس وقت سے ہی اس بات کا متمنی تھا کہ میں جا کر بچشم خود اس ملک کو دیکھوں اور ان لوگوں کے حالات و واقعات سے بالمشافہ آگاہی حاصل کروں جن کی مہمان نوازی اور دیگر نوازشات کے ہم اُس زمانہ سے ہی مورد چلے آرہے ہیں۔ اپنے آپ کو یہاں آپ صاحبان کے درمیان پا کر مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ خدا نے میرا ایک پرانا خواب پورا کر دکھایا ہے۔

افریقہ کا روشن اور درخشندہ مستقبل

مجھے یہاں آکر آپ کی تاریخ اور ثقافتی لحاظ سے آپ کے گرانقدر ماضی سے بہت کچھ آگاہی حاصل ہوئی ہے۔ میں بصیرت کی نظر سے دیکھ رہا ہوں ـــــ اور یقیناً اور بہت سے لوگوں کا بھی یہی خیال ہے ـــــ کہ آپ کا مستقبل آپ کے ماضی سے کہیں زیادہ روشن اور درخشندہ و شاندار ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ افریقہ میں بادِ صبا کی مانند ایک عجیب خوشگوار ہوا چلنی شروع ہو چکی ہے۔ یہ ہوا ایک نئی تبدیلی کے آثار نیز نئی امیدوں اور امنگوں سے بھرپور و معمور ہے۔ یہ اہلِ افریقہ کو ایک نئی بیداری اور نئے حوصلوں سے ہمکنار کرنے والی ہے اور ساتھ ہی ایسے شواہد کی آئینہ دار ہے جن سے اہلِ افریقہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کے خوش آئند مقدرات کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ تمام باتیں آپ کے لئے اور میرے لئے کس درجہ اہمیت کی حامل ہیں۔ اور آپ سے ملاقات اور باہم تبادلۂ خیالات کا یہ موقع میرے لئے کس درجہ مسرت انگیز ہو سکتا ہے۔

آپ کا روشن اور درخشندہ تر مستقبل جسے میں اپنی بصیرت کی آنکھ سے دیکھ رہا ہوں، نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہے۔ اور چونکہ میں نے

اپنی زندگی کا ایک بڑا حصّہ نوجوانوں کے درمیان کام کرنے میں ہی گزرا ہے اس لئے میری طرح آپ کو بھی اس بات پر متعجب نہیں ہونا چاہیئے کہ مَیں ایک خاص باطنی تحریک کے ماتحت فی الوقت بعض ایسی باتیں کہنا چاہتا ہوں جو نوجوانوں کے دلوں کو متاثر کرنے اور انہیں حرکت میں لانے والی ہوں۔

علمی ترقی کی جدّوجہد اور اسکی اہمیت

جو چیز میرے قلب و ذہن پر سب سے زیادہ چھائی ہوئی ہے اس کے سوا اور کچھ کہنے یا بیان کرنے کی خواہش مَیں کر بھی کیسے سکتا ہوں؟ اور وہ یہ ہے کہ مَیں آپ لوگوں پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ علمی ترقی کے لئے جدوجہد کرنا کس درجہ اہم ہے۔ اور یہ کہ اِس جدوجہد کو کامیابی سے جاری رکھنے اور اسے مثمر ثمرات بنانے کا اسلامی طریق کیا ہے؟

آج سائنس اور ٹیکنالوجی کے مذکرے ہر شخص کی زبان پر ہیں۔ مَیں اِس کے خلاف نہیں ہوں اور نہ اس سے بے رُخی برتنے کا قائل ہوں۔ اور مَیں اس سے بے رُخی برت بھی کیسے سکتا ہوں جبکہ مَیں جانتا ہوں کہ خدائے قادرِ مطلق نے آسمانوں اور زمین کو اِس لئے پیدا کیا ہے کہ انسان انہیں مسخر کرکے ان سے فائدہ اُٹھائے۔ اور ان کی تسخیر بجز اس کے کیسے ممکن ہو سکتی ہے کہ علم حاصل کرنے میں صبر، ہمت اور استقلال سے کام لیا جائے اور پھر اس حاصل کردہ علم کو انسانی زندگی کی فلاح و بہبود نیز اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ مقصد کی تکمیل کے لئے استعمال کیا جائے؟

لہٰذا مَیں سب سے پہلے تو حصولِ تعلیم کی جدوجہد میں آپ کی کامیابی کے لئے نیک تمنّاؤں کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اِس جدّوجہد میں بامراد کرے۔ خواہ آپ قوانینِ قدرت اور اُن کی کارفرمائی سے متعلق سائنسی علوم کا مطالعہ کر رہے ہوں یا پھر سوشل سائنس، تاریخ اور ادب وغیرہ مضامین کے مطالعہ میں مصروف ہوں یا عملی اور پیشہ ورانہ سائنس کے مطالعہ میں منہمک ہوں یا دینیاتی اور مذہبی سائنس میں درک حاصل کرنا آپ کا مطمحِ نظر ہو۔ الغرض علم کے کسی بھی شعبہ میں آپ مصروفِ کار ہوں میری دلی تمنّا اور دُعا ہے کہ تحصیلِ علم کے ہر میدان میں آپ کا قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا جائے اور کامیابی آپ کے قدم چومے۔ اس میں شک نہیں کہ علمی میدان میں ترقی کرنے اور کرتے چلے جانے کے لئے جدوجہد کرنا دنیا بھر کے نوجوانوں کا خصوصی حق ہے لیکن اس ضمن میں جو بات مَیں آپ کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ سچائی یا صداقت ہی کا دوسرا نام علم ہے اور یہ کہ اسے حاصل کرنے کی مساعی اور جدّوجہد کا ایک وہ طریق بھی ہے جس کی اسلام نشاندہی کرتا ہے۔ مَیں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ اسلام کے پیش کردہ

طریق کو اپنائیں اور پھر خود تجربہ کر کے دیکھیں کہ علمی جدّوجہد کے بارآور ہونے کے لحاظ سے یہ بہترین طریق ہے یا نہیں۔

علمی ترقی کو مثمر ثمرات بنانے کا اسلامی طریق

حصولِ علم کی جد و جہد کو بارآور کرنے کے سلسلہ میں اسلام نے جو طریق پیش کیا ہے وہ دعا کے ذریعہ استمداد کا طریق ہے۔ مَیں ابھی آپ کو بتاؤں گا کہ دعا سے فی الاصل میری کیا مراد ہے؟ اور جبکہ آپ مطالعہ اور تحقیق کے میدان میں مصروفِ کار ہیں میں اس مخصوص طریق کو اپنانے کی طرف آپ کو کیوں متوجہ کر رہا ہوں؟ میرا نظریہ یہ ہے کہ آڑے وقتوں میں جبکہ علمی تحقیق کے دوران تمام راستے مسدود نظر آنے لگتے ہیں اور عقل اندھی اور بے بس ہو کر رہ جاتی ہے علم حقیقی تک رسائی دعا کے ذریعہ ہی ہوتی رہی ہے۔ بڑے بڑے دریافت کنندہ موجد اور عظیم سائنسدان دنیا میں ایسے گزرے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ عقدہ کشائی کی گواہی دی ہے لیکن آپ بجا طور پر ایسے سائنسدانوں کی بھی نشاندہی کر سکتے ہیں جو سرے سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان ہی نہیں رکھتے یا اس قسم کے ایمان کو چنداں اہمیت نہیں دیتے اور نہ ہی وہ دعا اور اس کی اہمیت کے قائل ہیں۔ مَیں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ بات صحیح ہے، یقیناً دنیا میں اس قسم کے سائنسدان بھی موجود ہیں۔ لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ ایسے موجدوں اور سائنسدانوں کو بھی بسا اوقات غیب کے دروازے کو اس التجا اور درخواست کے ساتھ کھٹکھٹانا پڑا ہے کہ وہ اپنے غیب کے بعض راز ان پر منکشف کر کے ان کی عقدہ کشائی کرے۔ مشکل وقت میں غیبی مدد کے لئے ان کی یہ تڑپ اور لگن اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھنے والے کی دعا سے بلحاظ مقصد و مدعا چنداں مختلف نہیں ہوتی۔ ایمان رکھنے والا یقین پر قائم ہو کر خدا تعالیٰ سے استمداد کرتا اور اکثر اس کی جناب سے اپنی مراد پاتا ہے۔ وہ تجربہ کی رُو سے جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندے کی پکار کو سنتا اور اس کے جواب میں رجوع برحمت ہوتا ہے اور اسے اپنے افضال و انعامات سے نوازتا ہے۔ ایمان نہ رکھنے والا بھی آڑے وقت میں غیر شعوری طور پر غیب سے استمداد کا طالب ہوتا ہے اور بسا اوقات وہ بھی جنابِ الٰہی سے اپنی مراد کو پا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھنے والا اور ایمان نہ رکھنے والا دونوں ہی استمداد کے لئے غیب کی طرف رجوع کرتے ہیں اور دونوں ہی کو مدد دی جاتی ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ ایمان نہ رکھنے والا نہیں جانتا جبکہ ایمان رکھنے والا جانتا اور اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ وہ غیبی مدد جس کے وہ دونوں ملتجی ہوتے ہیں اور جو انہیں میسّر بھی آجاتی ہے قادرِ مطلق خدا

کی طرف سے ہی آتی ہے جو ہم سب کا خالق اور پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھنے والا اور ایمان نہ رکھنے والا دونوں ہی اس اُمید کے ساتھ دعا کا سہارا ڈھونڈتے ہیں کہ کہیں نہ کہیں سے ان کی دستگیری ہوگی اور اس طرح عقدہ کشائی کی صورت نکل آئے گی۔ ایمان نہ رکھنے والے کو خود اس کا علم نہیں ہوتا کہ وہ دعا کرتا ہے، نہ اُسے یہ پتہ ہوتا ہے کہ وہ کس کے حضور دعا مانگتا ہے اور نہ وہ یہ جانتا ہے کہ وہ کونسی ہستی ہے جو اس کی دعا کو سنتی اور اُسے قبولیت کے شرف سے نوازتی ہے۔ برخلاف اس کے ایمان رکھنے والا اپنے لمبے تجربہ کی بناء پر جانتا ہے کہ وہ دعا کرتا ہے اور کرتا بھی ہے اپنے خالق و مالک اور اپنے آقا سے جو اس پر علم اور تحقیق و دریافت کے دروازے کھولتا ہے۔ سو گویا ایمان نہ رکھنے والا لاعلمی میں دعا مانگ رہا ہوتا ہے اور ایمان رکھنے والا یقین اور اعتماد کے ساتھ اپنے قادر و توانا خدا کو پکار رہا ہوتا ہے۔ دونوں ہی کی دعائیں قبولیت کے شرف سے نوازی جا رہی ہوتی ہیں۔ لیکن کتنا فرق ہے دونوں کی دعاؤں میں! اور وہ کتنی مختلف ہوتی ہیں ایک دوسرے سے!

ہماری علمی پسماندگی اور اس کا علاج

دونوں کی دعاؤں کا یہ باہمی فرق ہی ہے جس کی طرف فی الوقت میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ فرق یہ ہے کہ اگر تم عرفان، اعتماد، بھروسہ اور یقین کے ساتھ دعا کرتے ہو تو اس امر کا زیادہ امکان ہے کہ تمہاری دعا سُنی اور قبول کی جائیگی۔ اعتماد، بھروسہ اور یقین سے لبریز دعا کا ہماری پسماندگی کی موجودہ حالت کے دُور ہونے سے گہرا تعلق ہے۔ آپ اور ہم اور اسی طرح ایشیا اور افریقہ کی دوسری قوموں پر علمی پسماندگی کا اعتراض وارد کیا جاتا ہے لیکن نہ آپ اور نہ ہم سدا علمی پسماندگی کا شکار رہے ہیں۔ ماضی میں ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہے جب ہم ہی ترقی یافتہ شمار ہوتے تھے۔ اپنی ترقی کے اُس دَور میں ہم نے نہ صرف الٰہیات کا عرفان حاصل کرنے میں دنیا کی رہنمائی کی بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے مادی علوم میں بھی ہم نے دنیا کی راہبری کا فرض خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ ہماری ترقی اور عروج کا وہی زمانہ اب پھر لوٹ کر آنے والا ہے۔ آپ کے اور ہمارے لئے ایک دفعہ پھر روحانی اور مادی علوم کا مشعل بردار بننا مقدر ہے۔ جب وہ وقت آئیگا تو ہم میں سے وہی لوگ جو قدرتی وسائل و ذرائع اور قدرت کے وضع کردہ طریقوں کو ــــ جو ہم کو اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کئے گئے ہیں ــــ دُعا سے متحد کر دکھائیں گے یعنی جو علمی ترقی کی مادی کوششوں پر ہی اکتفا نہیں کریں گے بلکہ ساتھ کے ساتھ

اللہ تعالیٰ کے قادرانہ تصرّف، فضل اور رحمت پر
ایمان لاکر اور اس بارہ میں یقین سے مالا مال ہو کر
دعا کے ذریعہ آسمانی مدد اور راہنمائی کے طالب
ہوں گے وہی لوگ ترقی کے میدان میں پہلے سے
کہیں بڑھ کر تیز رفتاری کے ساتھ آگے ہی آگے
بڑھتے چلے جائیں گے اور دنیا کے رہبر و راہنما ثابت
ہوں گے۔ وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں اپنی طاقتوں
اور صلاحیتوں کے بارہ میں کوئی مغالطہ نہیں ہوگا۔
وہ ہرگز ایسے خودسر نہیں ہوں گے کہ ہر بات کو
اپنی ہی طرف منسوب کر کے یہ دعویٰ کریں کہ انہوں
نے اپنی طاقت اور اپنی صلاحیت کے بل پر سب کچھ
کیا ہے۔ وہ عاجزی اور انکساری کے اوصاف
سے متصف ہوں گے۔ وہ نہ خود تباہی کی سمت میں
قدم اُٹھائیں گے اور نہ دوسروں کو تباہی کی طرف
لے جانے والے ہوں گے۔ برخلاف اس کے وہ تو
دوسروں کو اُس تباہی سے بچانے اور محفوظ کرنے
والے ہوں گے جس کے غار میں حصولِ علم کی اندھی
اور بے لگام جدّوجہد کا ہم سب کو دھکیل دینا
یقینی ہے۔

قرآن مجید کا ایک تاکیدی حکم اور اس کی حکمت

بعض اور باتیں بھی ہیں جن پر غور کرنے کی میں
آپ کو دعوت دینا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے
ہمیں قرآن مجید میں بار بار توجہ دلائی ہے کہ ہمارا فرض
ہے کہ ہم جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اُس پر
پُوری توجہ کے ساتھ غور کرتے رہیں۔ اس کا منشاء
یہ ہے کہ ہم خود اپنے وجود، اپنے بے حیثیت آغاز،
اپنی ہر آن بڑھتی ہوئی امنگوں اور خواہشات،
اپنی زندگی اور اپنی موت اور اگلے جہان کی غیر محدود
حیات پر غور کریں اور ہمیشہ اِن تمام امور کا گہری
نظر سے مطالعہ کرتے رہیں۔ مدعا اور مقصد یہ ہے
کہ ہمارے خصوصی مفادات کچھ ہی تقاضا کریں اور
ہمارے مطالعہ اور دریافت کی مخصوص راہیں خواہ
کوئی ہوں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ماحول اور
ارد گرد کی اشیاء سے خواہ وہ انسان ہوں یا
جانور، پرندے ہوں یا بے جان مادی چیزیں ہم
ان سے بیگانہ اور لاتعلق نہ رہیں۔ مشہور مقولہ ہے
کہ اچنبہ اور استعجاب علم کی کنجی ہے۔ ہمیں اپنے
ہم جنس یعنی نوعِ انسان کے مفادات اور ان کی
امنگوں اور خواہشات سے کسی حال میں بھی بے رخی
نہیں برتنی چاہیئے۔ ہمیں ان ذمہ داریوں اور
فرائض سے ہمیشہ باخبر رہنا چاہیئے جو انفرادی
سطح پر باہمی تعلقات کے ضمن میں نیز اجتماعی سطح
پر بھی نوعِ انسان کے مجموعی مفادات کے ضمن میں اور
ہم سب کے خالق و مالک کے حقوق یعنی حقوق اللہ
کے ضمن میں ہم پر عائد ہوتے ہیں۔ اگر ہم اس صاف
اور سیدھی سی بات کا خیال رکھیں اور اس بارہ میں
پوری احتیاط سے کام لیں تو ہم ان تمام خطرات
سے جو پُرمسرت اور خوشحالی کی بھرپور زندگی کو
لاحق ہیں اور جو تہذیبِ نو کے سر پر منڈلا رہے ہیں

بچ نکلنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور تخلیق کائنات کے عظیم مقصد سے ہم آہنگی ہمیں نصیب ہو جائیگی۔

ہمیں سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ ہم ہیں کیا اور ہماری ہستی کیا ہے؟ ہم اللہ تعالیٰ کی عاجز مخلوق ہی تو ہیں جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے محدود اختیارات سونپے گئے ہیں اور جو جزوی طور پر آزاد پیدا کی گئی ہے۔ اس عاجز مخلوق (یعنی انسان) کو اس غرض کو پورا کرنا چاہیئے جس غرض کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے اور وہ یہی ہے کہ وہ اپنے خالق کے حضور کمال عاجزی اور تذلّل کے ساتھ جھکے۔ اگر ہم اپنے ماحول اور گرد و پیش سے، تخلیقِ کائنات کے عظیم مقصد سے اور اپنے خالق سے باخبر ہو جاتے ہیں اور ان سب سے آگاہی حاصل کر لیتے ہیں تو پھر اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ ہم دنیا میں اس طرح زندگی نہ بسر کریں کہ گویا ہمیں اس امر کا کوئی احساس ہی نہ ہو کہ یہاں دوسرے لوگ بھی موجود ہیں یا یہ کہ علم کے ہمارے اپنے میدان کے علاوہ بعض اور میدان بھی ہیں یا یہ کہ ہماری پیدائش اور ہمارے وجود کی کوئی علّتِ غائی بھی ہے۔ یعنی یہ کہ رضائے الٰہی کے ساتھ ہم آہنگی اختیار کرکے خدا سے صلح کرنا۔ ایسی صورت میں تو ہمیں بدرجۂ اولیٰ ان سب باتوں کا پورا پورا احساس ہونا چاہیئے۔

جدید سائنسی علوم کی ظاہری واقفیت بھی اچھا اثر پیدا کئے بغیر نہیں رہتی۔ تمام سائنسی علوم ہم پر اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق میں کارفرما مقصدیت اور معنویت کو واضح کرتے ہیں۔ بایں ہمہ سائنس سائنس میں بھی فرق ہوتا ہے۔ ایک فرق یہ ہے کہ بعض سائنسی علوم نسبتاً زیادہ خصوصیت کے حامل ہوتے ہیں اور بعض میں نسبتاً زیادہ عمومیت پائی جاتی ہے۔ زیادہ عمومیت کے حامل وہ سائنسی علوم ہوتے ہیں جو انسان بحیثیتِ مجموعی بحث کرتے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایسے سائنسی علوم میں آپ کو زیادہ دلچسپی لینی چاہیئے اور ان کے مطالعہ کی طرف آپ کو زیادہ راغب ہونا چاہیئے کیونکہ یہ علوم آپ کو اس علّتِ غائی اور مقصد کے زیادہ قریب لے جانے والے ہیں جس سے ہماری زندگی میں معنویت پیدا ہوتی ہے اور اس زندگی کی اہمیت ہم پر آشکار ہوتی ہے۔ لہذا علوم کے ایسے میدانوں میں آپ کے لئے زیادہ جاذبیت ہونی چاہیئے اور ان کے مطالعہ کی طرف آپ کو زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔

حیاۃ الآخرۃ کا عقیدہ اور علمی ترقی پر اس کا اثر

ہمارا علوم جدیدہ کی رسمی اور روایتی تقسیم سے زیادہ متاثر ہونا سود مند نہیں ہے ہمیں ان علوم کا اپنے مخصوص طریق سے جائزہ لینا چاہیئے۔ ہمیں اگر موقع ملے تو ایسے علوم منتخب کرنے چاہئیں جو انسان سے بہ حیثیتِ مجموعی واقفیت

پیدا کرنے والے ہوں۔ یعنی جن سے انسان کی صلاحیتوں، دلچسپیوں، امنگوں، ذمہ داریوں اور فرائض وغیرہ سے آگاہی حاصل ہوتی ہو۔ حتیٰ کہ ہمیں ایسے علوم اور کتب کے مطالعہ کو بھی ترجیح دینی چاہیئے جو ہم میں اگلے جہان کی زندگی کے متعلق فکرمندی پیدا کرنے والے ہوں۔ اگر ہم حصولِ علم کی جدوجہد کے متعلق اپنے نظریہ اور رویّہ کی اس طرح اصلاح کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے تو پھر ہمیں بہت جلد یہ احساس ہو جائیگا کہ اس دنیا کی زندگی حیاۃ الآخرہ کے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی حتیٰ کہ ان میں تقابل کے لئے پہاڑ اور رائی کی مثال بھی یکسر ناکافی ہے۔ اس حقیقت سے آگاہ ہونے کے بعد وقتی مفادات، باہمی جھگڑوں، نفرت و حقارت اور ایک دوسرے کو گرانے کے متعلق ہمارے نقطۂ نظر میں ایک انقلاب آئے بغیر نہیں رہتا۔ اس ایمان و یقین کو اپنانے سے دنیا بھر کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے والے نوجوانوں کی حصولِ علم کی جدوجہد میں ایک نئی کیفیت، ایک نئی وسعت اور ایک نئی گہرائی و گیرائی پیدا ہو سکتی ہے۔ ابھی ہم اس حقیقت سے پوری طرح باخبر نہیں ہیں کہ اس دنیا کی تمام اشیاء اپنے اندر غیرمحدود خواص اور غیرمحدود قوتیں رکھتی ہیں۔ اگر علم کی اور خواص الاشیاء معلوم کرنے کی دوڑ میں ہم کسی نہ کسی وجہ سے پیچھے رہ گئے ہیں تو پھر ہمیں محض اس بناء پر ہمت ہارنے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں ہرگز بھی یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ ہر اہم بات دریافت کی جا چکی ہے اور اب کوئی ایسی اہم بات باقی نہیں ہے جسے ہم دریافت کریں یا کر سکیں۔ ایک حقیقی سائنسدان جس نے نیچر کی لامحدود وسعتوں اور اُن لامحدود خواص کا جو نیچر کی جملہ اشیاء میں ودیعت کئے گئے ہیں کچھ بھی مطالعہ کیا ہے نہ کبھی ایسی بات سوچے گا اور نہ کبھی اسے زبان پر لائے گا۔ سائنس کے صرف کمتر اور گھٹیا درجہ کے طلباء ہی ایسی بات سوچ سکتے اور زبان پر لا سکتے ہیں۔ کم تر درجہ کے ایسے سائنسدانوں کو جاننا اور یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے خالق و مالک خدا کی بنائی ہوئی کائنات اپنی وسعت کے لحاظ سے غیرمحدود ہے اور اس کی پیدا کردہ جملہ اشیاء کے خواص اور طاقتوں کی بھی کوئی انتہاء نہیں ہے اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی غیرمحدود طاقتوں اور صفات کے ایک جلوہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ خواص الاشیاء دریافت کرنے کا سفر کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔

نوجوان طلباء کے نام ضروری پیغام

لہٰذا میرا پیغام یہ ہے کہ اپنی پوری ہمت اور پوری طاقت کو مجتمع کر کے علمی تحقیق میں لگ جاؤ۔ ماضی میں جو کچھ بھی دریافتیں ہو چکی ہیں تمہارے لئے ان سے کہیں بڑھ کر دریافت کرنے کا ابھی موقع ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ تمہارے لئے علمی تحقیق کے

میدان میں اپنے جوہر دکھانے کے لئے بہت کچھ محفوظ ہے بلکہ اتنا کچھ محفوظ ہے کہ تم اسے تصوّر میں بھی نہیں لا سکتے۔ دعا کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کی غیر محدود صفات اور قدرتوں سے آگاہ ہونے کے نتیجہ میں اس وقت جو علم تم حاصل کروگے وہ نہ صرف پہلے کی نسبت زیادہ وسیع اور عمیق ہوگا بلکہ وہ زیادہ بامعنی اور بامقصد ہوگا اور تخلیقِ کائنات کے عظیم مقصد سے زیادہ مطابقت اور ہم آہنگی رکھنے والا ہوگا اور اس طرح ہمارے خالق و مالک، ہمارے آقا اور ہمارے معبودِ حقیقی کی رضا اور خوشنودی پر منتج ہو کر صحیح معنوں میں فائز المرام کرنے والا ہوگا۔

پس علمی ترقی کی جدّ و جہد میں دعا کی اہمیت اور اس کی برکات سے متعلق میں نے جو کچھ بیان کیا ہے اس پر سنجیدگی سے غور کرو اور یاد رکھو کہ دعا اس وقت تک اپنے کمال کو نہیں پہنچتی جب تک کہ خدا تعالیٰ کی جو آسمانوں اور زمین اور ان میں موجود ہر شے کا خالق و مالک، اور پرورش کرنے والا ہے صحیح معرفت حاصل نہ ہو۔ میری یہی نصیحت ہے کہ اسی کی طرف جھکو خواہ ابھی تمہیں کامل معرفت حاصل نہ ہوئی ہو۔ وہ تمہاری طرف متوجہ ہوگا اور تمہاری دعا کا جواب دے گا اور ان تمام علمی کاوشوں میں جو تم اس کی خاطر اور اس کی مخلوق کی خاطر اٹھاؤ گے تمہارا ہادی اور تمہارا راہنما بن جائے گا۔ یہ ایک ایسا طریقِ عمل ہے جو حصولِ علم کی جدّ و جہد کو حقیقی کامیابی سے ہمکنار کرنے اور اسے مثمر ثمرات بنانے کے لحاظ سے بہت موزوں اور مناسب ہے۔

مذہبی تعلیم اور اسکی بے اندازہ اہمیت

ایک اور کام بھی ہے جو آپ لوگوں کو اس ضمن میں کرنا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ دوسرے علوم کو یکسر نظر انداز کر کے کسی ایک علم میں خصوصی مہارت پیدا کرنے کی خاطر اس پر ضرورت سے زیادہ توجہ مرکوز کرنے کے طریق اور اس کے غیر صحت مندانہ اثر کو زائل کرنے کی آپ کوشش کریں۔ اس قسم کی مہارت جدید علم اور جدید تعلیم کی ایک ناگزیر و ناگوار خصوصیت بن کر رہ گئی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اس قسم کی مہارت ایک حد تک ناگزیر بھی ہوتی ہے اور مفید بھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شعبۂ علم میں اس کی بڑھتی ہوئی وسعت کے پیش نظر بہت کچھ جاننا اور اس پر عبور حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور پھر علم کے نئے نئے شعبے نکلتے چلے آتے ہیں نتیجۃً کوئی شخص بھی علم کے ایک یا دو شعبوں سے زیادہ شعبوں کی طرف پوری طرح متوجہ نہیں ہو سکتا۔ پھر بھی میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ تعلیم اور تحقیق کے میدان میں موجودہ صورتِ حال کی اصلاح کے لئے کچھ نہ کچھ کیا جا سکتا ہے اور کرنا چاہیئے تا کہ انسان یک طرفہ علوم میں ہی گم ہو کر نہ رہ جائے۔

ایک مناسب نقطۂ نظر اور طرزِ عمل اختیار کرنے سے بہت کچھ اصلاح کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں مَیں جس نقطۂ نظر اور طرزِ عمل کا حامی ہوں وہ ایک ایسا نقطۂ نظر اور طرزِ عمل ہے جو آپ کے اندر اپنے شعبۂ علم کے علاوہ دیگر شعبوں میں بھی تحیّر انگیز دلچسپی کو اُبھارنے والا ہے۔ یہ ایک ایسا نقطۂ نظر اور طرزِ عمل ہے جو بالآخر آپ میں یہ صلاحیت پیدا کر دیتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق اور پوری کی پوری کائنات کو مع اس کے حُسن، اُس کے جاہ و جلال اور اس کی مقصدیت کے بہ ہیئتِ مجموعی دیکھیں اور اسی اعتبار سے اس پر غور کریں۔ اس نقطۂ نظر اور اس طرزِ عمل کو ہم آزادانہ ماحول میں مذہبی تعلیم کو تمام سطحوں اور تمام درجوں میں رائج کر کے فروغ دے سکتے ہیں۔ مذہبی تعلیم کا، جدید نظامِ تعلیم میں از خود در آنے والی اس ناگوار صورتِ حال پر بہت صحت مند اور متوازن اثر پڑے گا۔ تعلیم یافتہ مردوں اور عورتوں کی آئندہ نسلوں کے ذہنوں کو مذہبی تعلیم اللہ تعالیٰ کی طرف، جو ہمارا خالق و مالک اور پروردگار ہے، پھیر دے گی۔ ذرا سوچئے اور غور کیجئے اس کا کیا نتیجہ ہو گا؟ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ نئے حقائق دریافت کرنے کی رفتار بہت تیز ہو جائے گی۔ نئے علم کی تلاش ایسی سمتوں میں کی جائے گی اور ایسے خطوط پر آگے بڑھے گی جو ہماری جسمانی، اخلاقی اور روحانی بہتری اور خوشحالی کے عین مطابق ہوں گے۔ اس کے نتیجہ میں ہم ایک دوسرے کے متعلق اور دنیا کے کُل انسانوں کے متعلق یہ سوچنا اور سمجھنا شروع کر دیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق ہیں جنہیں زندہ رہنے اور خوشحالی سے ہمکنار ہونے کا مساویانہ حق حاصل ہے اور یہ کہ ان سب پر خود اپنے بارہ میں، اپنے ہم جنس ساتھیوں کے بارہ میں اور اللہ تعالیٰ کے بارہ میں بعض فرائض عائد ہوتے ہیں جنہیں بجا لانا ضروری ہے ایسا نقطۂ نظر اور رویہ ہماری حصولِ علم کی جدّ و جہد کو ہر نوع مناسب مقامات پر اور مناسب حدود کے اندر رکھنے میں بہت ممد ثابت ہو گا۔ اس کے نتیجہ میں ہماری حصولِ علم کی جدّ و جہد ہم میں عجز و انکسار پیدا کرے گی نہ کہ کبر و غرور اور نخوت۔ ہماری زندگیاں خود ہمارے لئے اور تمام دوسرے انسانوں کے لئے زیادہ اہم اور زیادہ مفید بن جائیں گی۔ علم ہمیں ضرور حاصل کرنا چاہیئے لیکن جو علم ایسا کر دکھانے میں ناکام رہتا ہے اس کی ناکامی ظاہر و باہر ہے۔ بنیادی طور پر ہی وہ ناکامی سے دوچار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا

مَیں دعا کرتا ہوں کہ ہمارا رحمٰن و رحیم خدا ایک بہتر زندگی کے لئے ہماری کوششوں کا

رُخ مناسب سمت کی طرف پھیر دے۔ وہ اپنے فضل سے ہمیں اُن غلطیوں سے بچالے جو ہم سے سرزد ہو سکتی ہوں اور ہماری اُن غلطیوں کو معاف کر دے جو ہم سے سرزد ہو چکی ہوں۔ وہ ہماری اچھی نیتوں اور نیک ارادوں پر نظر کرتے ہوئے ہماری حقیر کوششوں اور تھوڑے اعمال کو ہی اپنے فضل سے قبول فرمالے۔ اور خواہ ہم اس کے مستحق ہوں یا نہ ہوں وہ محض اپنے فضل سے ہی ہمیں اپنی تائید و نصرت اور اپنی رضا اور اپنی خوشنودی سے نوازے۔ وہ ان لوگوں کے قلوب و اذہان میں دوبارہ جا داخل ہو جنہوں نے اُسے بھلا دیا ہے اور اپنے خیالات تک سے اُسے باہر نکال دیا ہے۔ وہ انہیں اپنے آپ پر اور اُن اسباب پر جو انہیں حاصل ہیں بھروسہ کرنے کی حماقت اور اس کے بُرے انجام سے بچالے۔

اے قادر و عزیز خدا! اے تمام اشیاء اور اُن کے خواص کے خالق! اے ہمارے ہادی و ناصر! حقیقی اور کارآمد علم کے دروازے ہمیشہ تیرے ہی فضل اور تیری رحمت کے نتیجہ میں کُھلتے رہے ہیں۔ ان دروازوں کو ہم میں سے اُن پر کھول دے جو تلاشِ علم کی جدّ و جہد میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ ان دروازوں کو ہم پر بھی کھول اور ہماری آئندہ نسلوں پر کھولتا رہیو تاکہ تیری پیدا کردہ ہر چیز کی ماہیت کو سمجھنے والی بصیرت ہمیں ملے، تاکہ ہم ہر اس چیز سے آگاہ اور باخبر ہوں جسے تُو پسند کرتا اور جس سے تُو خوش ہوتا ہے اور تاکہ ہم اُن راستوں پر چلیں جو اُن مقاصد کو پُورا کرنے والے ہیں جن کی خاطر تُو نے ہمیں پیدا کیا ہے۔

اے ہمارے آقا اور اے ہمارے مالک! ایسا کر کہ ہم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگیں اور ایک دوسرے کی خدمت بجا لائیں اور سب سے بڑھ کر ہم پر یہ فضل فرما کہ ہم تجھ سے محبت کرنے والے ہوں اور ہمیں اپنا حقیقی عبد بننے کی توفیق عطا کر اور ایسا کر کہ ہم ہمیشہ ہی تیرے احسانوں کو یاد کر کے تیرے شکر گزار بندے بنے رہیں۔ اور ہم علم اور نئی دریافتوں کی تلاش کے اہل ثابت ہوں جس کی تڑپ اور لگن اپنے فضل اور اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت تُو نے ہمارے اندر پیدا کی ہے۔ اور جو علم ہمیں حاصل ہو اور جو نئی دریافتیں ہم کریں وہ ہمیں ایک دوسرے کے قریب لانے میں اور تیرے مقاصد، تیری منشاء اور تیرے ارادہ کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے میں ہمارے لئے ممد و معاون ثابت ہوں۔ آمین۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔"

(ترجمہ از مسعود احمد دہلوی ۔۔ الفضل ۹ر احسان ۱۳۴۹ ہش)

۱۳ر شہادت کو حضور نے مالم وزیری عبدو صاحب سے (جو گورنمنٹ کے ڈپٹی سیکرٹری ہیں ۔۔۔ اور عرصہ سے زیرِ تبلیغ تھے) فرمایا کہ آپ آج سورج غروب ہونے سے قبل احمدیت میں داخل ہونگے ۔۔۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کا شرف عطا فرمایا۔ بعد میں ان کا سارا خاندان احمدی ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک)

نائیجیریا کی احمدی جماعتوں کے نمائندگان سے مشورہ

مزید سکول اور میڈیکل سینٹر کھولنے کی ہدایت! ایک صد افراد کا قبولِ حق

۱۵ شہادت کو پانچ بجے شام فیڈرل پیلس ہوٹل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقامی جماعتوں کے نمائندگان کو چائے پر مدعو فرمایا۔ اجلاس میں حضور نے جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا سے مشورہ طلب فرمایا کہ آئندہ پانچ سے سات سال تک کے عرصہ پر حاوی ایک باقاعدہ منصوبے کے ماتحت یہاں سکول اور میڈیکل سینٹر کھولے جائیں۔ اس غرض کے لئے نمائندگان نے ایک سب کمیٹی بنا کر منظوری کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کی۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ کم از کم سولہ مزید سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سکول اور چار نئے میڈیکل سینٹر کھلنے چاہئیں۔

حضور نے سات احباب پر مشتمل کمیٹی منظور فرمائی اور ہدایت فرمائی کہ میرا دورہ افریقہ ختم ہونے سے قبل یہ کمیٹی اپنی رپورٹ میرے سامنے پیش کرے۔ حضور نے اس منصوبہ کا نام "Leap Forward" (یعنی آگے بڑھو) رکھا۔ اور نائیجیریا کا نقشہ سامنے رکھ کر بعض مقامات کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ ان مقامات کو بھی زیر تجویز رکھا جائے۔

لیگوس سے تقریباً آٹھ سو میل کے فاصلہ پر واقع شہر کانو میں ہمارا مشن اور ساز و سامان سے لیس ہسپتال ہے۔ ۱۴/ شہادت کو حضور کی وہاں روانگی کا پروگرام تھا۔ لیکن موسم کی خرابی کے باعث ہوائی جہاز وہاں نہ جا سکا۔ اس پر کانو کے مبلغ مکرم محمد بشیر صاحب شاد اور ہسپتال کے ڈاکٹر مکرم ضیاء الدین صاحب واقفِ زندگی بذریعہ لوکل فلائٹ حضور کی خدمت اقدس میں لیگوس پہنچ گئے۔ حضور نے ان سے فرمایا کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ اسی کی خاطر گھر سے روانہ ہوئے تھے وہ جہاں چاہے لے جائے۔

مکرم شاد صاحب نے عرض کی کہ ہم نے حضور کی کانو میں تشریف آوری کے موقعہ پر ایک سو نئے احمدیوں کا تحفہ حضور کی خدمت میں پیش کرنا تھا۔ اب خاکسار بیعت فارم لے آیا ہے۔ حضور اس تحفہ کو قبول فرمائیں۔

حضور نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور دعا فرمائی ☆

لیگوس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم پریس کانفرنس

انسانیت کے احترام اور اقتصادی مسئلہ کے متعلق اسلامی تعلیم کی وضاحت

۱۶ ؍ شہادت کو فیڈرل ری پبلک ہوٹل کے میٹنگ ہال میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک نہایت اہم پریس کانفرنس ہوئی۔ اخبارات، ٹیلیویژن، ریڈیو اور نیوز ایجنسیوں کے اٹھارہ نمائندے شامل ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے انگریزی میں سلسلۂ کلام کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کے سامنے اس وقت دو بڑے مسائل ہیں۔ ایک مسئلہ انسانیت کے احترام کو قائم کرنے کا ہے۔ دوسرا مسئلہ اقتصادی ہے۔ فرمایا کہ میرے نزدیک انسان کا احترام قائم کرنا اور اس کو صحیح منصب دلانا دوسرے سوال کی نسبت زیادہ اہم ہے۔ انسان کا احترام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی کے ذریعہ قائم ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے جیسا انسان ہوں۔ یہ ارشاد فرما کر انسان کی ہمیشہ کے لئے تکریم اور عزت قائم فرما دی۔

حضور نے فرمایا کہ دوسرا مسئلہ اقتصادی ہے۔ میں نے اقتصادیات کا مطالعہ کیا ہے۔ اور معروف اور مستند مفکرین مارکس وغیرہ کی کتب پڑھی ہیں۔ کہا یہ جاتا ہے کہ ہر شخص کو اس کی ضرورت کے مطابق ملنا چاہیئے۔ لیکن ضرورت کی کوئی تسلّی بخش تعریف کسی نے بھی نہیں کی۔ لیکن قرآن ضرورت کی بجائے حق کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ ایک انسان کے حقوق سے مراد یہ ہے کہ اس کی شخصیت کی تمام صلاحیتوں کی پوری نشو و نما ہر انسان کا حق ہے۔ اور اس نشو و نما میں تساہل یا کسی قسم کی روک ڈالنا اسلام میں گناہ ہے۔ اور اس نشو و نما میں ممد ہونا نیکی۔ اس بارے میں حضور نے نمائندگان کے بعض سوالات کے جوابات بھی دیئے۔

پریس کانفرنس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ جماعت احمدیہ نائیجیریا میں سولہ سیکنڈری سکول اور چار میڈیکل سنٹر جاری کر رہی ہے۔ اسکے علاوہ مغربی افریقہ کے عوام کی بہبود کیلئے بعض اور سکیمیں بھی زیر غور ہیں۔ پریس کانفرنس کی یہ ساری کارروائی اسی روز ٹیلیویژن پر دکھائی گئی۔

احمدیت انسانوں کی بنائی ہوئی تنظیم نہیں ہے

اس کی بنیاد خود اللہ تعالیٰ نے رکھی اور وہی اس کی رہنمائی کرتا ہے

اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی عظمت و شان کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے

خطبہ جمعہ از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

فرمودہ ۱۷ ارشہادت بمقام مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج لیگوس (نائیجیریا)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"انسانوں کی خود اپنے ہی ہاتھوں قائم کی ہوئی تنظیم کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسکے اراکین نے آپس میں یہ عہد کیا ہے کہ وہ مل جل کر کام کرینگے اور ایک مشترکہ مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت اس سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ اس کی حیثیت ایک کلب کی سی نہیں ہوتی۔ یہ ایک جماعت ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ خود اپنے ہاتھ سے قائم کرتا ہے اور جس پر اس کی برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

درحقیقت ان دونوں میں فرق یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ جب لوگ باہم مل کر کوئی تنظیم قائم کرتے ہیں تو وہ اس بات کے بھی مجاز ہوتے ہیں کہ اس تنظیم کو توڑ ڈالیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی جماعت کو قائم کرتا ہے تو دنیا میں کوئی فرد یا کوئی ادارہ نہ اس بات کا حق رکھتا ہے اور نہ ہی اسے یہ قدرت حاصل ہوتی ہے کہ اس جماعت کو توڑ دے۔ انسانوں کی قائم کردہ تنظیمیں ایک سے زیادہ حصوں میں بٹ سکتی ہیں اور اکثر بٹ بھی جاتی ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک حصہ کو اتنے ہی حقوق اور مراعات حاصل ہوتی ہیں جتنی کہ اپنی اپنی جگہ دوسرے حصوں کو۔ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت بھی متعدد حصوں میں تقسیم ہو سکتی ہے لیکن ان میں سے جماعت کا صرف ایک حصہ

اللہ تعالیٰ کی برکات کا مورد رہ سکتا ہے باقی سب ان فیوض سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔ انسانوں کی قائم کردہ تنظیم زیادہ سے زیادہ اپنے اراکین کی دنیوی اور مادی ضروریات کو پورا کر سکتی ہے۔ یہ تنظیم سکول قائم کر سکتی ہے، ہسپتال جاری کر سکتی ہے، لائبریریاں اور دیگر ایسے ہی ادارے قائم کر سکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت اپنے اراکین کے لئے اس سے بہت کچھ زیادہ کرنے کی اہل ہوتی ہے اور یقیناً ان کے لئے وہ مادی ضروریات سے بہت کچھ بڑھ کر کر دکھاتی ہے۔ درحقیقت الٰہی جماعت کے قیام کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے اراکین کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں مدد دے۔ اور یہ ایسی بات ہے جسے انسانوں کی بنائی ہوئی تنظیم کسی صورت میں بھی سرانجام نہیں دے سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی برکات یا ان کا وعدہ اس تنظیم کے شاملِ حال نہیں ہوتا برخلاف اس کے الٰہی جماعت تو شروع ہی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت اور کامیابیوں کے ہزاروں وعدوں کے ساتھ ہوتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس فرق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"بعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا اور مدارس کھولنا ہی تائیدِ دین کے لئے کافی ہے مگر وہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے اور اس ہماری انتہائی ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں اور کیونکر اور کن راہوں سے وہ اغراض حاصل ہو سکتے ہیں۔ سو انہیں جاننا چاہیئے کہ انتہائی غرض اس زندگی کی خدا تعالیٰ سے سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقاتِ نفسانیہ سے چھڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے۔ سو اس یقین کامل کی راہیں بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز نہیں کھل سکتیں۔ ... جو آسمان سے اُترا وہی آسمان کی طرف لے جاتا ہے۔

سو اے وے لوگو! جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو ۔۔۔۔ اپنی سچی رفاہیت اور اپنی حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی اپنی تدبیروں میں نہ سمجھو جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ سے کی جاتی ہے اور یہ اشغال بنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہیں

اور ترقیات کا پہلا زینہ متصور
ہوتے ہیں مگر اصل مدعا سے بہت
دُور ہیں ...... امیدوں کا تمام
مدار اور انحصار ان رسمی علوم کی
تحصیل پر ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور
اس آسمانی نور کے اُترنے کی ضرورت
ہے جو شکوک و شبہات کی آلائشوں
کو دُور کرتا اور ہوا و ہوس کی آگ
کو بجھاتا اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت
اور سچے عشق اور سچی اطاعت کی
طرف کھینچتا ہے۔ .....

اگرچہ تم اپنی دنیوی فکروں
اور سوچوں میں بڑے زور سے
اپنی دانش مندی اور صداقت رائے
کے مدعی ہو مگر تمہاری لیاقت،
تمہاری نکتہ رسی تمہاری دُور اندیشی
صرف دنیا کے کناروں تک ختم
ہو جاتی ہے اور تم اپنی اس عقل
کے ذریعہ سے اُس دوسرے عالَم
کا ایک ذرہ سا گوشہ بھی نہیں
دیکھ سکتے جس کی سکونتِ ابدی
کے لئے تمہاری رُوحیں پیدا کی
گئی ہیں۔"

سو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ انسان
آسمانی روشنی یعنی الٰہی نور کے بغیر نابینا اور
اندھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو رحمٰن اور رحیم ہے
انسان کو اس لئے پیدا نہیں کیا کہ وہ انسانی خیالات
کے جنگلوں میں بھٹکتا پھرے۔ اس نے تمام زمانوں
میں انبیاء کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ حقیقی اور اصل مقصد
کی طرف انسانوں کی راہنمائی کریں۔ اس سلسلہ میں
آخری راہنما حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تھے۔ نوعِ انسان کی راہنمائی کے لئے جو احکام آپؐ
کو عطا کئے گئے وہ قرآن مجید میں درج ہیں اور
ان کا بہترین عملی نمونہ یا اُسوہ حسنہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی اپنی حیاتِ طیبہ ہے۔ حضورؐ کے بعد
خلفاء راشدین کا دَور آیا جو کہ آپؐ کے سچے جانشین
تھے اور جن کے وجودوں میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ
روشنی پوری طرح منعکس تھی۔ خلافتِ راشدہ کا دَور
ختم ہو جانے کے بعد مجددین انسانوں کی اُس
وقت تک راہنمائی کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت
میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود اور
مہدی معہود بن کر دنیا میں تشریف لے آئے۔ آپؑ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز اور آپؐ
کے عظیم روحانی فرزند تھے اور آپؑ کی بعثت ان
متعدد پیشگوئیوں کے مطابق ہوئی جو قرآن مجید اور
اس سے پہلی کتب مقدسہ میں درج ہیں اور جن کا
احادیثِ نبویؐ میں بھی ذکر ہے۔ آپؑ کی بعثت سے
شکوک و شبہات اور بے یقینی کے سیاہ بادل
چھٹ گئے اور انسان ایک دفعہ پھر اپنے خالق
کے قریب آ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

بعثت کے ذریعہ انسان نے نئی زندگی حاصل کر لی اور اس کی زندگی بامقصد ہو گئی اور اس نے جان لیا کہ اس کی زندگی کا حقیقی مقصد کیا ہے اور اسے کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال سے اس روشنی نے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی چمکنا بند نہیں کر دیا۔ حضورؑ کا تو وصال ہو گیا لیکن وہ روشنی اپنی جگہ پر قائم ہے اور روحوں کو باقاعدہ اور مسلسل منور کر رہی ہے۔ اور مردوں اور عورتوں کی ان کی حقیقی منزل کی طرف راہنمائی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو روشنی اور بصارت کے بغیر نہیں چھوڑ دیا۔ روشنی چمک رہی ہے اور اس کی شعاعیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ اکنافِ عالم میں پہنچ رہی ہیں۔ ان خلفاء کو چھوڑ کر نہ کہیں روشنی ہے نہ حقیقی راہنمائی۔

درحقیقت خلیفہ کسی دنیاوی انجمن کا سربراہ نہیں ہوتا۔ اس کا انتخاب خدا خود کرتا ہے اور وہ خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ آسمانی مقصد اور آسمانی سکیم کی دنیا میں نمائندگی ہوتی ہے۔ یاد رکھو احمدیت کوئی انسانوں کی از خود بنائی ہوئی کلب نہیں ہے۔ یہ ایک جماعت ہے اور جماعت بھی ایسی جس کی اللہ تعالیٰ نے خود بنیاد رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی راہنمائی کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ ہی حقیقتہً تمام روشنی کا منبع ہے۔ اس جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی عظمت اور شان کو دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ یہی جماعت انسانیت کی امیدوں کا مرجع اور اسکے درخشندہ مستقبل کی ضامن ہے۔

خلافت قدرتِ ثانیہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کی دوسری تجلی۔ اگرچہ خلیفہ المہدی المعہود تو نہیں ہوتا لیکن وہ المہدی المعہود کا جانشین ضرور ہوتا ہے۔ اس کا آنا اُس وقت ہوتا ہے جب المسیح الموعود والمہدی المعہود کا وصال ہو جائے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ مہدی علیہ السلام جسمانی طور پر ہمیشہ تو اس دنیا میں نہیں رہ سکتے تھے لیکن خلافت رہ سکتی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گی۔ درحقیقت خلافت اسلام کی اُن برکات کے تسلسل کا نام ہے جو مہدی موعود دوبارہ دُنیا میں لائے تھے۔

اب اللہ کی مشیت نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ جانشینی کی بھاری ذمہ داریاں میرے کمزور کندھوں پر ڈالی جائیں۔ جن لوگوں نے میری اطاعت کا عہد کیا ہے اور اسلام کی خدمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے جلال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کے اظہار کے لئے کوشاں ہیں انہیں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ کامیابی اور خدمت کرنے کی توفیق کے لئے ہم

صرف اور صرف اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں
اگر انسانی امداد بہم پہنچائی جائے تو وہ صرف
اور صرف اللہ تعالیٰ کے شکر کے طور پر ہونی
چاہیئے کہ اس نے محض اپنے فضل سے اپنے دین
کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور یہ مدد
اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے وصول کرنی
چاہیئے کیونکہ اس کی مرضی کے بغیر کوئی چیز بھی نہ
کسی کام آسکتی ہے اور نہ کسی حقیقی مدد کا ذریعہ
بن سکتی ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو
توفیق دے اور ہمت عطا کرے کہ ہم ثابت قدمی
سے اسی کے ہو رہیں اور غیر اللہ سے ہمارا کوئی
تعلق نہ ہو۔ ہم اس کے دین کی خاطر اور اس کی
رضا کے حصول کی خاطر ہمیشہ ہر قربانی کرنے کیلئے
تیار رہیں اور ہر قسم کے بتوں کو ـــــ دولت
کے بت، طاقت کے بت، لوگوں کی خوشنودی یا
ان کی ناراضی کے بت، تعداد کی کثرت کے بت
اور نسلی امتیاز کے بت ـــــ پاش پاش کر دیں۔
اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو اور ہماری مدد
اور نصرت فرمائے۔ خدا کرے کہ اس کی رضا
اور اس کی خوشنودی بتمام وکمال ظاہر ہو۔
آمین یا رب العالمین۔"

(ترجمہ از انگریزی)

(الفضل ۱۴ ہجرت ۱۳۴۹ ہش)

(بقیہ صفحہ ۱۹)

اسی روز شام کو مسلم کونسل آف نائیجیریا کی
طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں وسیع
پیمانے پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس
میں احباب جماعت کے علاوہ مختلف ممالک کے
سفراء، حکومت کے افسران، عدالت عالیہ کے جج
صاحبان، نامور مسلم زعماء، دیگر معززین اور روؤسائے
شہر نے شرکت کی۔

۱۲؍شہادت کو نائیجیریا کی عدالت عالیہ کے
جج جناب عبدالرحیم بکری صاحب نے حضور کے اعزاز
میں دوپہر کے کھانے کی دعوت کا وسیع پیمانے پر اہتمام کیا
جس میں نائیجیریا کی نامور شخصیتیں اور اعلیٰ افسران بہت کثیر
تعداد میں شریک ہوئے۔ جناب عبدالرحیم بکری صاحب
جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کے پریذیڈنٹ مکرم جناب
ایس۔ او بکری صاحب کے صاحبزادے ہیں۔

بعد ازاں حضور بذریعہ موٹر کار نائیجیریا کے مشہور
تاریخی شہر اجیبو اوڈے تشریف لے گئے۔ یہ شہر لیگوس سے ۶۰ میل کے
فاصلہ پر ایک اہم تعلیمی مرکز ہے۔ اس موقعہ پر حضور کا بڑی
گرمجوشی سے والہانہ انداز میں استقبال کیا گیا۔ وہاں حضور نے
ایک عالیشان مسجد کا افتتاح فرمایا جو ۲ ہزار پونڈ کے خرچ
سے حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے۔ اس تقریب میں نائیجیریا کے
طول وعرض سے آئے ہوئے تین ہزار افراد نے شرکت کی۔
مسجد کے افتتاح کا یادگاری پتھر نصب فرمانے کے بعد حضور
ایدہ اللہ نے احباب جماعت سے انگریزی زبان میں ایک نہایت
بصیرت افروز خطاب فرمایا جس کا ترجمہ اردو زبان میں

لیگوس یونیورسٹی کے پروفیسران اور طلباء کی حضور سے ملاقات

پاکستانی ہائی کمشنر کی طرف سے عشائیہ کا اہتمام

۱۷ ارشہادت کو نماز جمعہ کے بعد لیگوس یونیورسٹی کے طلباء کا ایک وفد فیڈرل پیلس ہوٹل میں حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ باوجود سخت گرمی کے حضور نے انہیں شرف باریابی بخشا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ گفتگو تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس وفد میں ایک طالبہ بھی تھی۔ جب حضور نے جملہ طلبہ کو شرف مصافحہ بخشا تو یہ طلبہ ہاتھ ملتی رہ گئی۔ اس پر فوراً ہی حضرت بیگم صاحبہ نے اندر سے اس کے لئے "الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ" کی ایک انگوٹھی بھجوادی جو تمام حاضرین کے سامنے اسے پہنائی گئی۔ اس وجہ سے تمام طلبہ اسے رشک کی نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

اس سے قبل ۱۶ ارشہادت کی شام کو لیگوس یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان کی طرف سے اسی ہوٹل میں حضور کی خدمت میں عشائیہ دیا گیا ان میں جناب ڈاکٹر تاج الدین غاذا موسی قابل ذکر ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف شعبۂ تاریخ کے صدر ہیں۔ اور نہایت شریف الطبع قابل اور ماہر سکالر ہیں۔ انہوں نے جماعت کا کافی لٹریچر مطالعہ کیا ہوا ہے اور اپنے طلباء کے سامنے اس لٹریچر کی خاص تعریف کیا کرتے ہیں۔

۱۷ ارشہادت کو نائیجیریا میں مقیم پاکستانی ہائی کمشنر جناب ایس ایم قریشی صاحب نے حضور کے اعزاز میں الوداعی عشائیہ کا اہتمام کیا۔ حضور اقدس اپنے خدام کے ساتھ ان کی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔ اس دعوت میں سوڈان، انڈونیشیا، نائیجیر اور سیرالیون کے سفراء بھی موجود تھے۔ نائیجر کے سفیر نے اس موقعہ پر حضور کو اپنے ملک آنے کی دعوت دی +

(بقیہ صفحہ ۲۱)

اس ملاقات کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر مملکت کو پاکستانی صنعت کاری کا نمونہ بطور تحفہ پیش کیا جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا اور پاکستانی صنعت کی تعریف کی نصف گھنٹہ کی ملاقات کے بعد رخصت کے وقت صدر مملکت حضور سے بغلگیر ہوئے اور حضور نے ان کی گردن پر بوسہ دیا۔

اخبارات نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدر مملکت سے ملاقات کو تفصیل سے دیا اور تصاویر بھی شائع کیں +

نائیجیریا کے دورے کی یاد ہمیشہ میرے دل میں محفوظ رہیگی

آپ کی محبّت نے میرا دل جیت لیا ہے!

اہلِ نائیجیریا کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا الوداعی پیغام

میرے عزیز بھائیو اور بہنو!

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

نائیجیریا کی سرزمین سے روانہ ہوتے وقت میرا دل آپ سے محبت اور اخوت کے جذبات سے لبریز ہے نائیجیریا کے دورے کی یاد ہمیشہ ایک عزیز متاع کی حیثیت سے میرے دل میں محفوظ رہیگی۔ اب جبکہ یہ دورہ ختم ہو گیا ہے میں غمگین ہوں اور آپ کی پیاری یاد سے دل مغموم ہے۔ آپ کی محبت نے میرا دل جیت لیا ہے میں اور سیّدہ منصورہ بیگم آپ کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ یاد رکھیں آپ ایک عظیم ملک کے عظیم فرزند ہیں جو جسمی اور انسانی نزاع سے مالا مال ہے۔ آپ ایک شاندار مستقبل کے مالک ہیں ایسا مستقبل جو آپ کے تصور سے بھی بڑھ کر شاندار ہے لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے آپ ہم سب کے خالق اور مالک اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کر لیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے، ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے آپ حق و صداقت کی شمع لے کر چار دانگ عالم میں پھیل جائیں یہاں تک کہ دنیا آپ سے اپنی امیدیں وابستہ کرے اور لوگ آپ کی قسمت پر رشک کریں۔ آمین　　(الفضل ــــ ۶ ہجرت ۱۳۴۹ ہش۔ صٓ)

غانا کو روانگی اور احباب کی طرف سے پُرخلوص الوداع

مغربی افریقہ میں حضور کے دورہ کے پہلے ملک نائیجیریا میں ۱۷ شہادت نہایت کامیاب دورہ فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۸ شہادت کی صبح لیگوس سے غانا کے دارالحکومت اکرہ کے لئے روانہ ہوئے۔ فضائی مستقر پر احباب جماعت نے جوق در جوق پہنچ کر اپنے محبوب امام کو نہایت پُرخلوص الوداع کہا۔ آئندہ روز اخبار سنڈے پوسٹ نے الوداع کے منظر اور حضور کے الوداعی پیغام کو شائع کیا +

بقیہ صـ ۱۱۴

—ختم المرسلین زندہ باد—احمدیت زندہ باد
—انسانیت زندہ باد—امیر المومنین زندہ باد
—خلیفۃ المسیح زندہ باد—کے نعرے لگا رہے تھے۔

حضور کی قیامگاہ "گورنر لاج" کو جھنڈیوں اور استقبالیہ نشانوں سے آراستہ کیا ہوا تھا جب حضور کی کار یہاں پہنچی تو فضا میں نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے۔ اس موقع پر ایک سو کے قریب حجاج اور بکثرت غیر از جماعت معززین بھی موجود تھے۔ حضور انور تقریباً سات گھنٹے کی سفر کی کوفت کے بعد جب سوا چار بجے گورنر لاج میں ورود فرما ہوئے تو فرمایا کہ سب حاضر احباب اور بچوں سے مصافحہ کروں گا۔ چنانچہ تقریباً ۲ دو گھنٹے تک حضور نے احباب سے مصافحہ فرمایا، بچوں کو پیار کیا اور حالات دریافت فرمائے۔ شدید گرمی کے باوجود مشتاقانِ دید کے ہجوم اور حضور کی شفقت و محبت نے ایسا روحانی اور پُر کیف منظر پیش کیا جو بیان سے باہر ہے۔ اس موقع پر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے علیحدہ مستورات کو مصافحہ کے شرف سے نوازا۔ اندازہ ہے کہ تین سے چار ہزار تک احباب نے حضور سے اور تین صد کے قریب خواتین نے حضرت بیگم صاحبہ سے ملاقات کی۔

شام کے وقت حضور احباب کے حلقے کے درمیان تشریف فرما ہوئے اور رات گئے تک مجلسِ علم و عرفان جاری رہی۔ احباب باری باری حضور کے بدن کو دباتے اور حضور اپنے روح پرور ارشادات سے احباب کو نوازتے رہے۔ اس موقع پر حضور نے فرمایا کہ مغربی افریقہ کے لوگ بہت سادہ ہیں۔ تصنّع سے کوسوں دور ہیں۔ صاف ستھرے رہنے کے عادی ہیں۔ اچھا لباس پہننے کے شوقین ہیں اور اسے صاف رکھنے کا شوق بھی ہے۔ فرمایا ہر جگہ جماعتوں کے اخلاص اور محبت کے الگ الگ رنگ نظر آئے اور سبھی اپنی اپنی جگہ دل کو خوش کرنے والے تھے۔ اس بات کا غم ہے کہ نائیجیریا کے مخلصین سے ملنے کا وقت کم ملا۔ یہ حسرت رہی کہ فرداً فرداً ہر ایک سے ملوں ٭

بقیہ صـ ۹۵

ہے۔ فرمایا محبت ہمیشہ نفرت پر غالب آیا کرتی ہے۔ مذہب محبت سکھاتا ہے اور محبت پر قائم ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہماری محبت ساری دنیا کی نفرت پر غالب آ کر رہے گی اور بالآخر تمام صفحۂ زمین پر اسلام ہی کا بول بالا ہو گا ٭

غانا میں ورود پر حضور کا خطاب

"آج مسکراہٹوں کا دن ہے۔ ہم اسلئے مسکراتے ہیں کہ اسلام کی فتح کا دن قریب آچکا ہے۔ یہ دلوں کی فتح ہوگی"

غانا

• اکرا کے ہوائی مستقر پر والہانہ خیر مقدم • اکرا میں مسجد کا سنگِ بنیاد۔ • وسیع پیمانے پر استقبالیہ تقریب • غانا کے سربراہ مملکت سے ملاقات • کماسی میں پرجوش خیر مقدم • سیکنڈری سکول میں خطاب • مشن ہاؤس کماسی کا افتتاح • یونیورسٹی میں خطاب • ٹیچی مان میں خیر مقدم • ایک عظیم الشان مسجد کا افتتاح • کماسی میں استقبالیہ تقریب • سالٹ پانڈ میں خطبۂ جمعہ • اکرا میں پریس کانفرنس سے خطاب۔

• پُر خلوص الوداع۔

غانا

رقبہ :- ۹۲ ہزار مربع میل، ریجنز :- ۹، آبادی :- پانچ کروڑ، مذاہب :- عیسائیت، اسلام، مشرکانہ
قبائل :- فینٹی، اشانٹی، ایوے، گاز، ڈگمانز گانجاز، والاز، کساسی، ڈگاٹیز، موشیز - ہاؤساز
زبانیں :- قبائل کے نام پر - آزادی ۶ مارچ ۱۹۵۷ء (برطانیہ سے)، دارالحکومت :- اکرا،
صدر مملکت :- بریگیڈیر کے - اے افریفا، آب و ہوا :- گرم مرطوب، مشہور پیداوار :- مکی
گنا - کساوا - یام - کوکو - ٹمبر - ناریل -

اپر وولٹا
آئیوری کوسٹ
ٹوگو
غانا
ٹیچی مان
کماسی
اکرا
سالٹ پانڈ
خلیج گنی

آغاز مشن = مارچ ۱۹۲۱ء

ابتدائی مبلغین

- حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر
- حضرت مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب
- حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی
- محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر

پریذیڈنٹ جماعت

مکرم الحاج ممتاز بیگ آرتھر صاحب

موجودہ مبلغین

- مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر (مشنری انچارج)
- مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب
- مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب جوزا
- مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب

(افریقن مبلغین = ۳۰ تقریباً)

احمدیہ مشن ہاؤسز :- ۱۷　　مشن ہیڈ کوارٹرز :- ۳۰

〃 جماعتیں :- ۳۰۴　　احمدی آبادی :- اندازاً پانچ لاکھ (سنہ ۱۹۶۰ء میں)

〃 مساجد :- ۱۷۴ (حالیہ دورہ میں حضور نے ٹیچی مان کی عالی شان مسجد کا افتتاح فرمایا۔ مسجد اکرا کا سنگِ بنیاد رکھا اور مسجد گومو آمنگو آذی میں یادگاری تختی نصب فرمائی۔)

〃 سکولز :- ۵ سیکنڈری، ۳۵ مڈل و پرائمری۔　　احمدیہ ہسپتال :- ایک۔

〃 اخبار :- The Guidence (ماہانہ).

ترجمۂ قرآن کریم :- فینٹی زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے۔　　سالانہ بجٹ :- دس لاکھ روپے (تقریباً)

اکرا کے ہوائی مستقر پر سینکڑوں افریقن احمدیوں کی طرف سے والہانہ خیر مقدم

اکرا میں ایک نئی مسجد کا سنگِ بنیاد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۸ ارشہادت کو لیگوس سے بذریعہ ہوائی جہاز غانا کے دارالحکومت اکرا میں تشریف لائے۔ اکرا کے فضائی مستقر پر خوشیوں سے معمور دس ہزار احمدی فدائیوں نے اپنے پیارے آقا کا نہایت شاندار استقبال کیا۔ جہاز کے اندر ہی حضور کی نظر اس جم غفیر پر پڑی تو حضور کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا اور حضور نے جہاز کی کھڑکی سے ہی اپنے عشاق کو ہاتھ ہلا کر انکے والہانہ استقبال کا جواب دیا۔ اور جب حضور جہاز سے باہر تشریف لائے تو فضا میں اللہ اکبر، اسلام احمدیت، حضرت خلیفۃ المسیح ـــ زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند ہوئے۔ حضور کا استقبال کرنیوالوں میں مملکت غانا کے بعض وزراء، اعلیٰ حکام و افسران، نامور و ممتاز شخصیتوں نیز کثیر التعداد معززین شہر بھی شامل تھے۔ علاوہ ازیں ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔ احمدی احباب کے والہانہ اظہار سے متاثر ہوکر حضور نے فرمایا کہ آج مسکراہٹوں کا دن ہے۔ ہم اسلئے مسکراتے ہیں کہ اسلام کی فتح کا دن قریب آچکا ہے۔ یہ دلوں کی فتح ہوگی۔

ہوائی مستقر سے کاروں کے ایک طویل قافلہ میں حضور امبیسیڈر ہوٹل میں تشریف لائے۔ حضور کی کار پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا۔ جہاں جہاں سے حضور کی کار گزرتی رضاکار خدام اور پولیس کے سپاہی مؤدب ہوکر سلام کرتے۔

۱۹ ارشہادت کی شام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اکرا میں تعمیر کی جانے والی ایک عظیم الشان مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ سنگِ بنیاد کی اس تقریب میں غانا کے ہزاروں ہزار مخلص احمدی احباب کے علاوہ مختلف ملکوں کے سفارتی نمائندگان، مملکتِ غانا کے وزراء اور دیگر اعلیٰ حکام و افسران نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ سنگِ بنیاد نصب فرمانے سے قبل حضور نے اسلامی معاشرہ میں مساجد کی اہمیت اور تعلیم و تربیت کے اعتبار سے ان کے نہایت اہم کردار پر ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اپنے دستِ مبارک سے مسجد کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا +

اسلام نے انسانی مساوات کو جس رنگ میں قائم کیا ہے اس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی!

مسجد اکرا کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز خطاب

تشہد و تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ الحشر کی آخری دو آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے یہاں آنے اور آپ کی معیت میں یہاں بیٹھنے کا موقع عنایت فرمایا۔ میں اس موقع پر آپ سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بہنیں یہاں بیٹھی ہیں ان میں سے ایک فیصدی بھی انگریزی زبان نہیں سمجھتیں اسلئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اپنی زبان اردو میں تقریر کروں اور اس کا ترجمہ آپ کی زبان میں کیا جائے جسے آپ سمجھتے ہیں۔

آج ہم ایک مسجد کی بنیاد رکھنے کے لئے اور ایک دوسرے سے ملاقات کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ مسجد ایک ایسی عمارت ہے کہ جس کی مثال دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی مسجد علامت ہے انسانی اخوت کی، مسجد علامت ہے انسانی ہمدردی کی، مسجد علامت ہے انسانی مساوات کی۔ اس لحاظ سے مسجد کے مقابلہ میں کوئی اور عمارت دنیا میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مسجد ہماری ملکیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ اور مسجد کے دروازے ہر اس انسان کے لئے کھلے ہیں جو خدائے واحد کی پرستش کے لئے نیک نیتی سے اس میں داخل ہونا چاہتا ہے جیسا کہ اس مثال سے واضح ہے کہ عیسائیوں کا ایک وفد جو خدائے واحد کی پرستش کرتے تھے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اجازت چاہی کہ وہ باہر جا کر خدائے واحد کی پرستش کر سکیں۔ ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ تم خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہتے ہو اسلئے تم خدائے واحد کے لئے مسجد میں عبادت کرو۔ یہ ایک نہایت

ہی حسین اور پیاری تعلیم ہے۔ اور یہ ہو نہیں سکتا کہ جب انسان کے کان میں یہ آواز پہنچے وہ کھچا ہوا نہ آئے۔ اسلام کی اس تعلیم پر جب مَیں نے مختصراً ڈنمارک کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر روشنی ڈالی تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اُس وقت سے ہزاروں عیسائی ہماری مسجد میں ہمارے ساتھ شامل ہو کر خدائے واحد کی پرستش کر چکے ہیں۔

(نعرہ ہائے تکبیر)

اسلام نے انسانی مساوات کو جس رنگ میں قائم کیا ہے اُس کی مثال بھی دنیا میں نہیں ملتی۔ مسجد اس مساوات کی ایک علامت بھی ہے اور مساوات سکھانے کا ایک مدرسہ بھی ہے۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد غانا کے باشندے اور نائیجیریا کے باشندے، سیرالیون کے باشندے اور ربوہ کے رہنے والے سب برابر ہو جاتے ہیں۔ یہ سبق جب سکھایا گیا تو اس کے اظہار کے لئے فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جھنڈا تیار کروایا اور اس جھنڈے کو بلال ؓ کے جھنڈے کا نام دیا ـــــ وہ بلال ؓ جسے سردارانِ مکہ حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے، وہ بلال ؓ جس پر سردارانِ مکہ نے ہزار قسم کے ظلم ڈھائے تھے اس بلال ؓ کے نام پر حضور ؐ نے وہ جھنڈا تیار کیا اور اُن سردارانِ مکہ سے کہا کہ اگر تم اپنی جانوں اور اموال اور عزتوں کی حفاظت چاہتے ہو تو اس جھنڈے کے نیچے آ جاؤ۔

(نعرہ ہائے تکبیر)

مساوات کی یہ حسین تعلیم اور اس حسین تعلیم پر یہ حسین عمل ہمیں تو کہیں اور نظر نہیں آتا۔ آج پھر انسان کو یہ ضرورت ہے کہ اسے مساوات کا سبق سکھایا جائے۔ انسان انسان سے عزت اور احترام کا سلوک کرنا بھول چکا ہے اور ایسے انسان دنیا میں پائے جاتے ہیں جو دوسروں سے اپنے آپ کو بڑا اور بہتر سمجھتے ہیں۔ کوئی کسی سے بڑا نہیں سب برابر ہیں۔ (نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد)

اگر انسانیت نے زندہ رہنا ہے اور خطرناک اور بھیانک تباہی سے خود کو محفوظ رکھنا ہے تو اُسے مساوات کو سیکھنا پڑے گا۔

مثال دینے کے لئے اب مَیں اس براعظم سے نکل کر امریکہ اور روس کی طرف جاتا ہوں۔ ان ممالک میں ـــــ یورپ، امریکہ اور روس میں ـــــ انسان سے انسان کی نفرت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ اس نے بے شمار ایٹم بم بنا لئے ہیں۔ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم سے انسان کی عزت قائم نہیں کی جا سکتی، انسانوں میں مساوات کو قائم نہیں کیا جا سکتا، انسان کو ہلاک ضرور کیا جا سکتا ہے۔ تباہ ضرور کیا جا سکتا۔ آج انسان زندگی کا خواہش مند ہے اور ہر انسان کے دل سے یہ آواز نکل رہی ہے کہ ہمیں ایٹم بم کی ضرورت نہیں! ہمیں اخوت، ہمدردی اور مساوات کی ضرورت ہے۔

آؤ ہم آج یہ نعرہ لگائیں کہ انسانیت زندہ باد (نعرہ ہائے تکبیر) نعرۂ انسانیت زندہ باد۔ اس براعظم میں بس چند ہی دن مجھے چلنے پھرنے اور دوستوں کو دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ دوسرے ملکوں کی نسبت باہمی پیار یہاں زیادہ نظر آتا ہے۔ مختلف مذاہب میں، مختلف طبیعتوں میں مختلف حالات میں رہنے والے انسان دوسرے براعظموں کی نسبت مجھے یہاں زیادہ پیار کرنے والے نظر آئے اس لئے میرا دل یہ دیکھ کر انتہائی مسرت سے بھر گیا اور میں نے یہ سوچا کہ شاید اللہ تعالٰے کے نزدیک یہ مقدر ہو کہ ہم اور آپ دنیا کو مساوات کا سبق سکھانے والے بن جائیں اور وہ جنہیں دنیا نے دھتکار دیا تھا وہ دنیا کے لئے باپ اور بڑے بھائی بن جائیں۔

صرف مسجد ہی کی یہ علامت نہیں بلکہ اسلام کی ساری تعلیم انسان اور انسان میں برابری کو پیدا کرتی ہے۔ وہ بھی جو اسلام کی تعلیم سے واقف نہیں اسلام کے احسان کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ اسلام صرف یہ نہیں کہتا کہ مسلمان پر افترا نہ باندھو اسلام یہ کہتا ہے کہ کسی انسان پر بھی افترا نہ باندھو۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ کسی مسلمان کے جذبات کو ٹھیس نہ لگاؤ۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ ان لوگوں کے جذبات کو بھی ٹھیس نہ لگاؤ جو اللہ تعالٰی کو گالیاں نکالتے ہیں۔ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ ..... الخ (۱۹/۱)

اسلئے ہم سمجھتے ہیں کہ وہ زمانہ آگیا ہے کہ اسلام اپنی امتیازی محبت اور پیار کے نتیجے میں انسان کا دل جیت لے گا۔ دلوں کی فتح کے لئے کسی طاقت کی ضرورت نہیں ہے۔ دلوں کو جیتنے کے لئے پیار کی ضرورت ہے اور ہمارے دل انسانیت کے پیار اور اسکی محبت سے لبریز ہیں اسلئے ہم سمجھتے ہیں کہ انسانوں کے لئے ہماری محبت کبھی بھی ناکام نہیں ہو سکتی۔ دنیا کی باہمی نفرت ہمارے پیار میں گم ہو جائے گی اور دنیا کے محسن اعظم کی محبت، یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر انسان کے دل میں قائم ہو جائے گی (نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، حضرت امیر المومنین زندہ باد)

اب ہم مسجد کا سنگِ بنیاد رکھیں گے اس دعا کے ساتھ کہ اے ہمارے ربِ کریم ہم کمزور اور ناچیز بندے ہیں لیکن تُو ہر طاقت کا مالک ہے۔ ہر چیز تیرے علم میں ہے کوئی چیز تیرے تصرف سے باہر نہیں۔ ہماری دعا کو سن ہماری مدد کو آ اور جس غرض کیلئے تُو نے مساجد کی تعمیر کا حکم دیا ہے ہماری اس مسجد سے وہ غرض بھی پوری ہو اور انسان انسان سے پیار کرنے لگے۔ تیری معرفت کو وہ حاصل کرے اور تیرے پیار اور تیری نعمتوں اور تیری رحمتوں کا وہ وارث ہو۔ اے ہمارے پیار کرنیوالے رب ہم تیرے حضور عاجزانہ جھکتے ہیں ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبول کر ہماری ان خواہشات کو پورا کر اور وہ دن ہمیں ہماری زندگیوں میں دکھا کہ جب ہر انسان تیری عظمت اور تیرے جلال کو پہچانتے ہوئے تیرے حضور جھکے۔ آمین"

(الفضل ۲۰ شہادت ۱۳۴۹ ہش)

غانا

اکرا کے فضائی مستقر پر دس ہزار افریقن احمدیوں نے حضور کا استقبال کیا
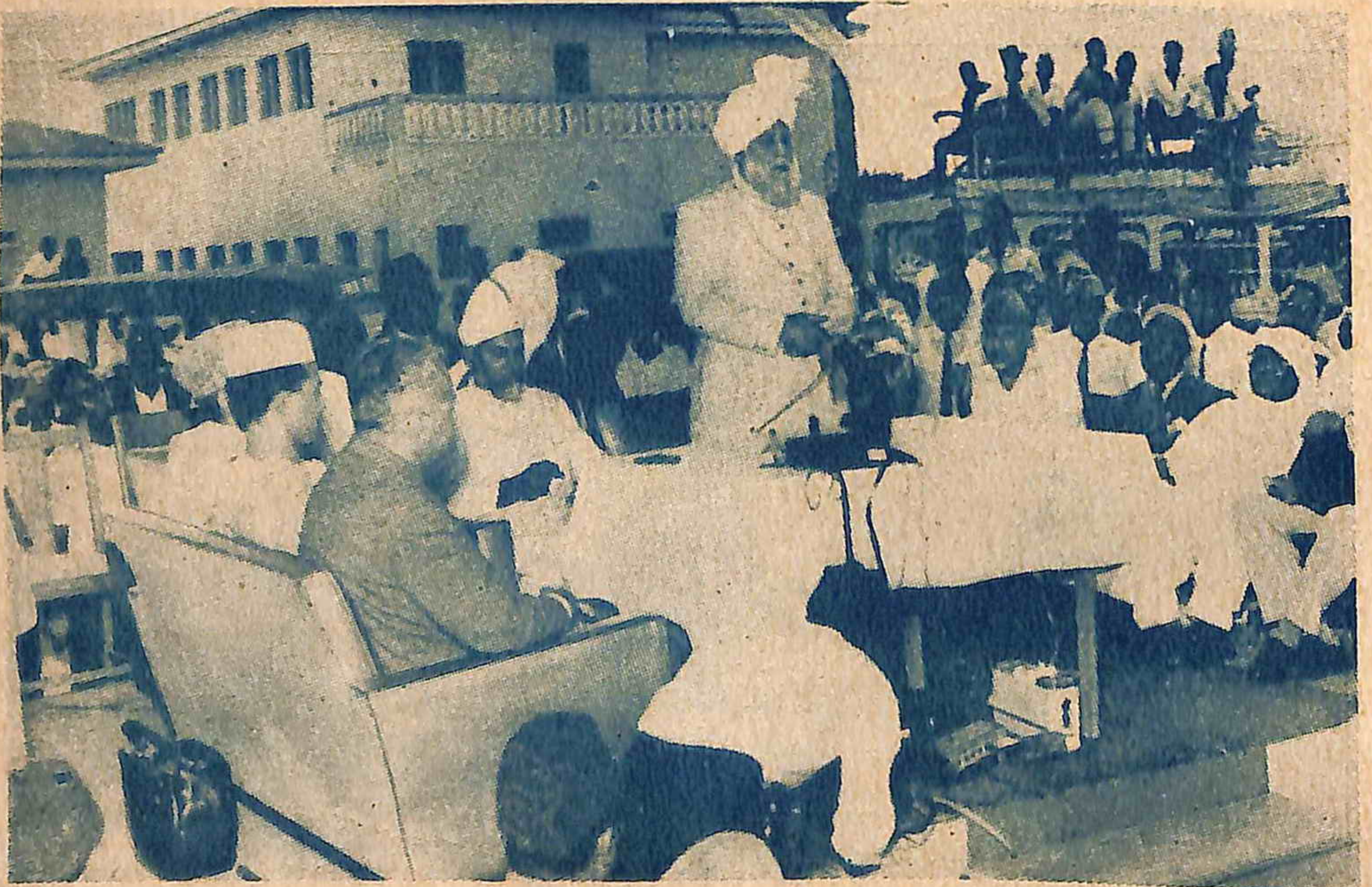
اکرا میں ایک نئی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد حضور خطاب فرمارہے ہیں
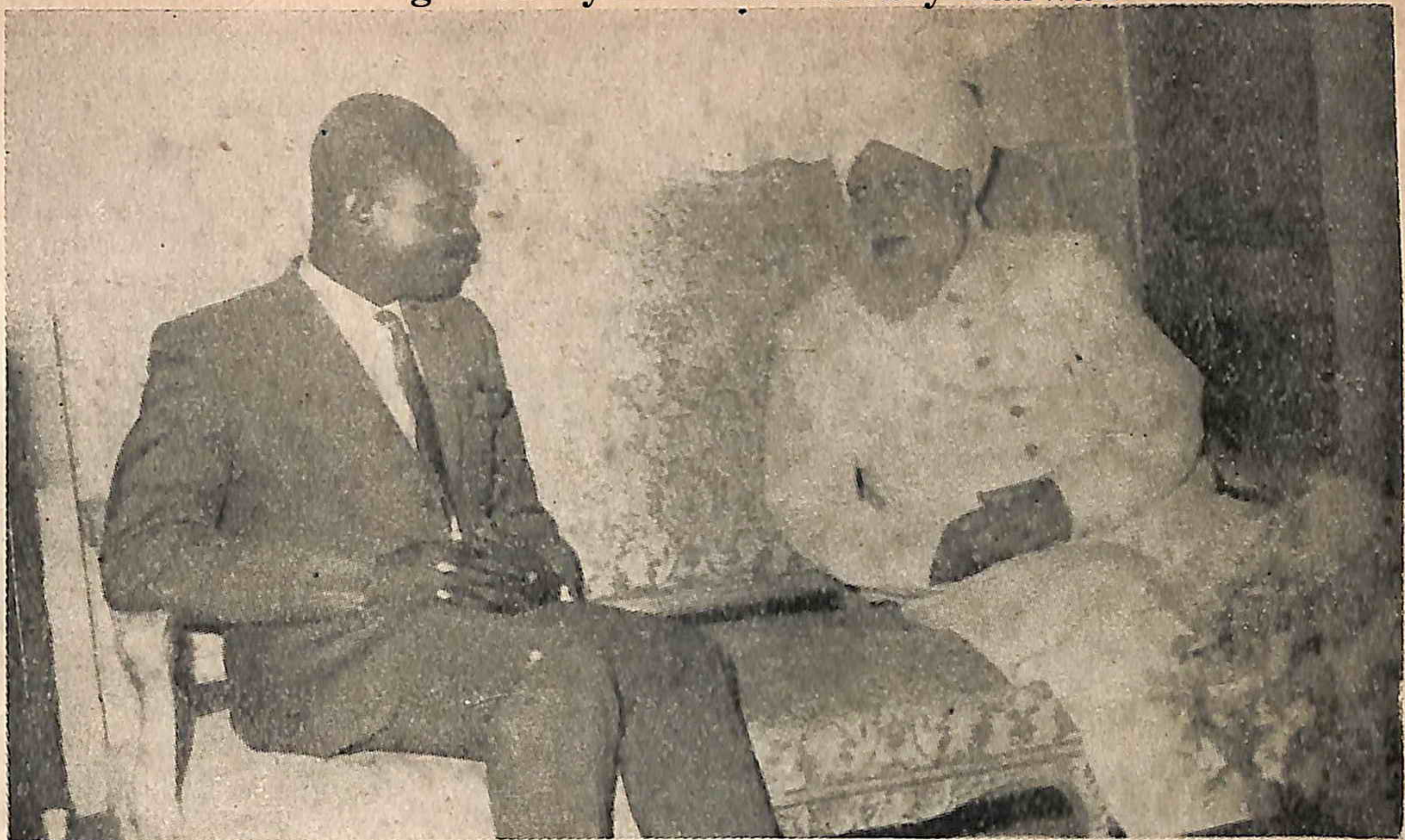
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی غانا کے سربراہ مملکت جناب کے۔ اے افریقا سے ملاقات

حضور اکرا میں پریس کانفرنس سے خطاب فرما رہے ہیں

اکرا میں وسیع پیمانے پر حضور کے اعزاز میں استقبالیہ

احباب جماعت اور سربرآوردہ اصحاب سے ملاقاتیں، غانا کے سربراہ مملکت سے ملاقات

۱۹ ر شہادت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اکرا کے مقامی احمدی احباب اور غانا کے دوسرے علاقوں سے آنے والے تمام احباب کو فرداً فرداً ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ غانا سے فرمایا۔ ہم یہاں آرام کرنے کے لئے نہیں آئے کہ آپ ہمیں کمروں میں بند کر رکھیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اپنی پیاری جماعت سے ملیں اور کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہ جائے جسکی ملاقات کی خواہش پوری نہ ہو۔

اس روز ساڑھے چھ بجے شام ایمبیسیڈر ہوٹل میں حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک استقبالیہ دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں عہدیدارانِ جماعت کے علاوہ غانا کے وزراء، مختلف ممالک کے سفراء، اکابرینِ چرچ، نیوز ایجنسیوں کے نمائندگان اور معززینِ شہر نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم معززین کو ایک ایک کرکے حضور کی خدمت میں پیش کرتے۔ حضور ہر ایک سے ملاقات اور حسب حال گفتگو فرماتے۔ یہ مہمان بڑے ادب سے حضور سے گفتگو کرتے اور بڑی توجہ سے حضور کے ارشادات سنتے۔ اس موقعہ پر غانا نیوز ایجنسی کی نمائندہ خاتون سے اسلام کے محاسن بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اسلام ساری دنیا کے دل جیت کر رہے گا اور ایک سفارتخانے کے نوعمر تھرڈ سیکرٹری سے فرمایا کہ ہمیں اپنی نئی نسل کے ساتھ محبت اور فراخدلی سے برتاؤ کرنا چاہیئے کیونکہ آئندہ ذمہ داری کا بوجھ انہیں کے کندھوں پر پڑنے والا ہے۔

۲۰ ر شہادت کی صبح کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ غانا کے سربراہ مملکت بریگیڈیر کے۔ اے افریفا کی ملاقات کے لئے انکے دفتر میں تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ جانیوالوں میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم بھی شامل تھے۔ اس موقعہ پر سرکاری نمائندوں نے حضور کا نہایت شاندار استقبال کیا۔ سربراہِ مملکت، نائب صدر جناب ہارلے کی معیت میں حضور سے ملاقات کے کمرے میں ملے۔ صدرِ مملکت حضور کے ساتھ بیٹھے اور محترم میاں صاحب اور نائب صدر صاحب دونوں پہلوؤں میں تشریف فرما ہوئے۔ حضور نے کافی دیر تک صدرِ مملکت سے گفتگو فرمائی۔ اس موقعہ پر حضور نے ان سے وعدہ فرمایا کہ ضرورت پڑنے پر کسی پاکستانی احمدی ماہرِ زراعت کی خدمات

کماسی میں حضور کا پُرجوش خیر مقدم

تعلیمُ الاسلام سیکنڈری سکول میں پُر معارف خطاب

۲۰ شہادت کو صدرِ مملکت سے ملاقات کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ کار اکراسے ۱۷۰ میل کے فاصلے پر واقع اشانٹی ریجن کے صدر مقام کماسی تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر اشانٹی ریجن کی جماعتہائے احمدیہ کے مخلص و فدائی احباب نے کماسی پہنچ کر اپنے آقا کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ کماسی سے پندرھویں میل پر بعض احباب حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جب حضور کی کار کماسی پہنچی تو فضا اللہ اکبر، اسلام، احمدیت، حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں سے گونجنے لگی۔

۲۱ شہادت کو پونے دس بجے صبح تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول میں تشریف لے گئے۔ طلباء اور سٹاف الگ الگ سفید لباس میں صف بستہ مؤدب کھڑے تھے۔ حضور نے سوائے لیڈی لیکچرر کے سب اساتذہ اور طلباء کو شرفِ مصافحہ بخشا اور اساتذہ کو ضروری ہدایات سے نوازا۔ سکول کے ہال میں حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔

اس کے بعد حضور نے طلباء سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔

حضور نے ارشاد فرمایا کہ حقیقی علم حقیقی استادِ کامل یعنی اللہ تعالیٰ ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ ہی سے علوم و معارف کے خزائن حاصل کئے۔ آپ کے عظیم روحانی فرزند حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی برکت سے ایک رات میں عربی کے چالیس ہزار مادے سکھا دیئے۔ درجہ بدرجہ اب بھی اللہ تعالیٰ سے علوم حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ خوب محنت کرو لیکن محنت کو سہارا نہ بناؤ۔ اصل سہارا خدا تعالیٰ کو سمجھو اور اسی سے مدد مانگو۔ محنت اور دعا دونوں مل کر صحیح نتائج پیدا کرتے ہیں تعلیم حاصل کرو اپنے ملک و قوم کی خدمت کے لئے۔ تخریب کے لئے نہیں تعمیر کے لئے۔

خطاب کے بعد حضور نے سٹاف اور طلباء کے ساتھ فوٹو کھنچوایا +

مشن ہاؤس کماسی کا افتتاح

چار ہزار احباب کو شرفِ مصافحہ

۱۲ار شہادت کو حضور نے انتہائی مصروف دن گزارا۔ احمدیہ سکول کے معائنہ کے بعد حضور نے احمدیہ مشن ہاؤس کماسی کا افتتاح فرمایا۔ مشن ہاؤس کی یہ دو منزلہ عالی شان عمارت ہزاروں پونڈ کے صرف سے بن کر تیار ہوئی ہے۔ اندازہ ہے کہ اس موقعہ پر دس ہزار لوگ حضور کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ اس تقریب میں ہزاروں احمدی احباب اور بعض سر برآوردہ حضرات کے علاوہ قبائل کے سردار، چیفس اور پیراماؤنٹ چیفس بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ افتتاحی تقریب میں حضور نے حاضرین کو ایک پُر اثر خطاب سے نوازا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے آنے کی غرض اللہ تعالیٰ کے اس الہام میں درج ہے کہ "یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ" آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم ترین روحانی فرزند ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لاکھوں کروڑوں فرزند ہیں لیکن آپ ہی کو ان سب میں سے چُنا اور فرمایا کہ میرا سلام ان کو پہنچا دو۔ تقریر کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی۔

اس کے بعد سخت گرمی کے باوجود حضور نے اندازاً چار ہزار احباب جماعت اور غیر از جماعت افراد کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔ اس موقعہ پر ننھے مُنّے بچے حضور کی خصوصی شفقت کا مورد بنے۔ حضور نے ہر بچّے کو سینے سے لگا کر پیار کیا۔

لجنہ اماء اللہ کماسی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی حرم محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے اعزاز میں بہت وسیع پیمانے پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا۔ جس میں تقریباً تین ہزار خواتین نے شرکت کی۔ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ نے اس موقعہ پر غانا کی احمدی بہنوں کو شرف مصافحہ بخشا +

آج انسانیت کو ایٹمی خطرہ سے کہیں بڑھ کر ایک اور خطرہ لاحق ہے

وہ خطرہ یہ ہے کہ حصولِ علم کی انسانی کوششوں میں سے دعا کے انتہائی اہم عنصر کو بے دخل کر دیا گیا ہے

کماسی یونیورسٹی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا دانشوروں سے خطاب

۲۱ شہادت کی شام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غانا کی مشہور و معروف سائنس اور ٹیکنالوجی کی یونیورسٹی میں تشریف لے جا کر یونیورسٹی کے ہال میں دانشوروں اور اہلِ علم حضرات کے ایک عظیم اجتماع سے ایک پُر معارف اور بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ صدارت کے فرائض یونیورسٹی کے چیئرمین نے ادا فرمائے۔ حضور کے خطاب کا مختصر خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔ خطاب انگریزی میں تھا۔

حضور نے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ آج دنیا کو ایٹمی دھماکہ سے اتنا خطرہ لاحق نہیں ہے جتنا خطرہ اسے اس افسوسناک صورتِ حال سے ہے کہ انسانی کوشش، تدبیر اور مجاہدہ میں سے دعا کے انتہائی اہم عنصر کو یکسر بے دخل کر دیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا آج دنیا ایٹمی تباہی کے جس ہولناک خطرہ سے دوچار ہے وہ اس غلطی کے نتیجہ میں رونما ہوا ہے کہ انسان نے اپنی مادی کوششوں میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور رہنمائی سے اپنے آپ کو یکسر محروم کر لیا ہے اور وہ دعا کے حصارِ عافیت سے دن بدن دور سے دور تر ہوتا جا رہا ہے۔

حضور نے تدبیر اور دعا دونوں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا ذرائع اور اسباب سے فائدہ اٹھانا اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کر کے اس سے امداد کا طالب ہونا یہ دونوں باتیں حصولِ مقاصد کے حق میں بنیادی شرط کی حیثیت رکھتی ہیں۔ تدبیر اور دعا دونوں باہم لازم و ملزوم ہیں بلکہ
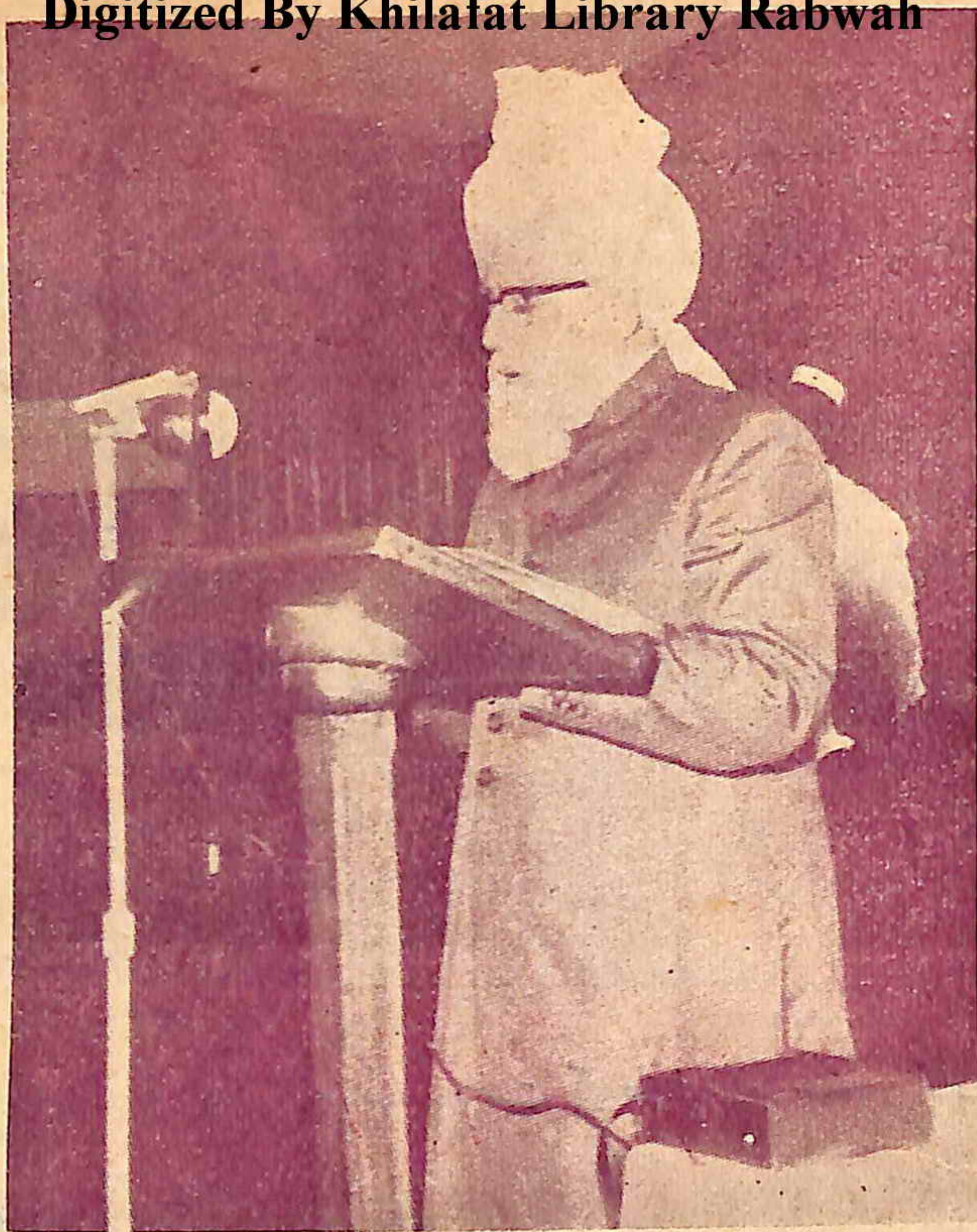
کماسی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں حضور کا خطاب
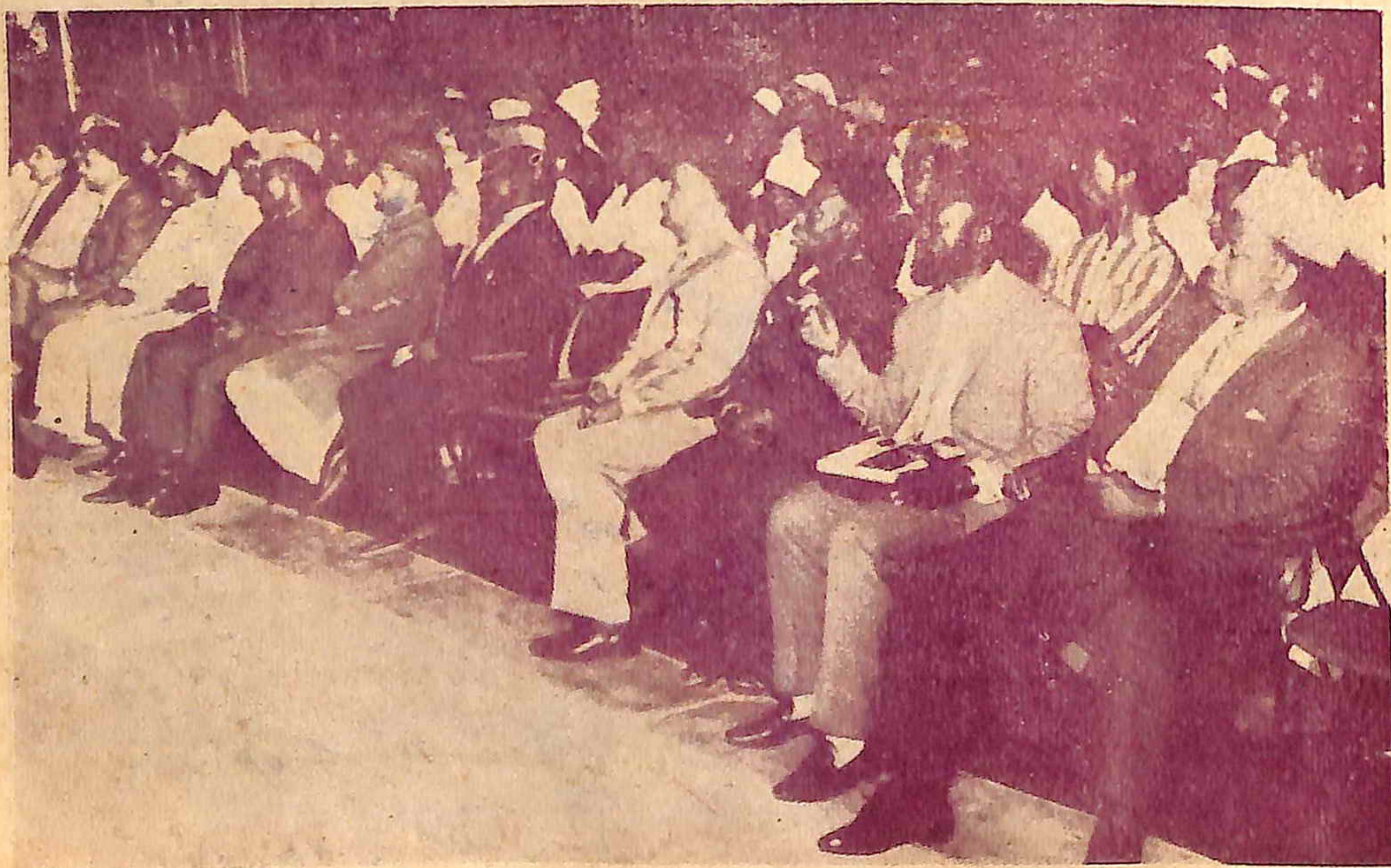
معزز سامعین کا ایک منظر

ٹیچی مان میں تشریف آوری پر احباب جماعت کی طرف سے حضور کا والہانہ خیر مقدم
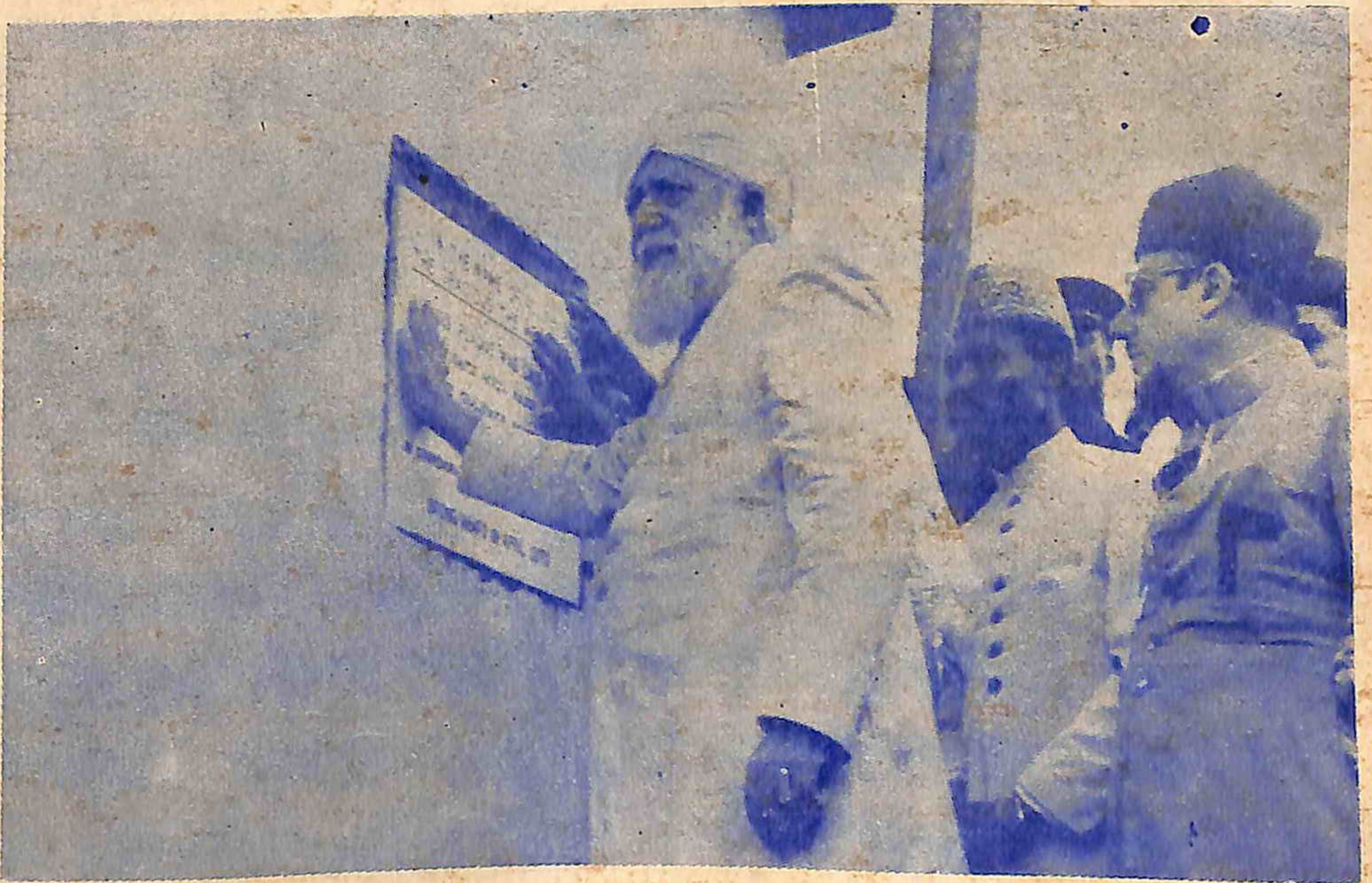
حضور ٹیچی مان کی نو تعمیر شدہ عالیشان مسجد پر افتتاحی تختی نصب فرمارہے ہیں

اگر دیکھا جائے تو ایک ہی حقیقت کے دو پہلو ہیں۔ دونوں کی اہمیت کو سمجھنا اور ان پر ایک ساتھ عمل پیرا ہونا از بس ضروری ہے۔ بدقسمتی سے دنیا اس حقیقت کو فراموش کر بیٹھی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ بڑی تیز رفتاری سے ایک ہولناک تباہی کی طرف بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

تدبیر اور دعا دونوں کی اہمیت واضح کرتے کے ضمن میں حضور نے علی المخصوص دعا کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات کا عرفان حاصل کئے بغیر مجرد دنیوی علوم کی تحصیل بنی نوع انسان کے لئے خطرہ کا موجب ہے۔ دعا دنیوی علوم کی تحصیل کی سمت مقرر مقرر کر کے اسے بامقصد اور کار آمد بنانے میں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے مزید فرمایا جہاں مادی علوم انسان کو قوت و اقتدار سے بہرہ ور کرتے ہیں وہاں دعا انسان کو بصیرت عطا کر کے اس کے اندر اس حاصل کردہ قوت اور اقتدار کو صحیح طور پر استعمال کرنے کی اہلیت پیدا کرتی ہے۔ اس لحاظ سے جب علم کا دعا سے کوئی تعلق یا واسطہ نہ رہے تو پھر وہ ایک لعنت بن جاتا ہے۔ اس لئے بہ ضروری اور نہایت ضروری ہے کہ ہم خود اپنے یعنی تمام بنی نوع انسان کے مجموعی مفاد کے پیش نظر نہ صرف اس خطرہ کو بھانپیں اور محسوس کریں جو ایمان باللہ کے بغیر حصولِ علم کی ظاہری کوششوں میں پوشیدہ ہے بلکہ ایمان باللہ اور اس کے شیریں ثمرات سے بہرہ ور ہو کر اس خطرہ کا سدِ باب کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم قوانینِ قدرت کے مطالعہ اور انکی ممکن حد تک تسخیر کے میدان میں پھونک پھونک کر قدم رکھیں اور قدم قدم پر اپنا محاسبہ کریں تا کہ اس طرح حاصل ہونے والا علم بنی نوع انسان کے لئے خطرہ کا نہیں بلکہ سراسر فائدہ اور رحمت کا موجب ثابت ہو۔

خطاب کے آغاز میں حضور نے کتابی اور درسی علم اور اس کے بالمقابل اصلی اور حقیقی علم اور اس کے حصول کے طریق پر بھی بہت بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا تحصیلِ علم ایک مقدس فریضہ ہے لیکن میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ وہ علم جو کتابوں سے اخذ اور کلاس روم میں حاصل کیا جاتا ہے اصل اور حقیقی علم نہیں ہوتا زیادہ سے زیادہ اسے فرسودہ علم سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ یہ اصل اور حقیقی علم کی ایک نقل ہوتا ہے اور اس کی حیثیت محض معلومات سے زیادہ نہیں ہوتی۔ کتابی علم کے متعلق اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ وہ زنگ آلود ہو کر چنداں کار آمد نہ رہے۔ وہ اس بند اور رکھڑے پانی کی مانند ہوتا ہے جس کا اپنے ماخذ سے تعلق منقطع ہو چکا ہوتا ہے اس لئے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بدبو دینے لگتا ہے اور انسانی استعمال کے قابل نہیں رہتا لیکن وہی علم جو محض معلومات کے طور پر ہم کلاس روم میں حاصل کرتے ہیں جب ہمارے اذہان میں اس طور سے جڑ پکڑتا

ہے کہ وہ تفقّہ کی مدد سے ہمارے وجود اور ہماری شخصیت کا جزو بن جائے تو پھر وہ جامد اور فرسودہ نہیں رہتا بلکہ ایک حقیقی اور کارآمد چیز کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اپنی اس نئی شکل میں وہ حقیقی علم کے شعلہ کو برقرار اور فروزاں رکھنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا اصل اور حقیقی علم جسے ابدی صداقت سے تعبیر کیا جاتا ہے اس وقت نمودار ہوتا ہے جب ہم حقیقت کا براہ راست مطالعہ کر کے ایک طرف اس حقیقت کے ساتھ قریبی رابطہ پیدا کرتے ہیں اور دوسری طرف اس حقیقت کے خالق کے ساتھ اور بھی زیادہ قریبی تعلق استوار کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اس طرح ہم سرچشمۂ علوم تک جا پہنچتے ہیں اور اس کے ساتھ ایک قریبی اور دائمی ربط و اتصال ہمیں حاصل ہو جاتا ہے جب یہ دو طرفہ تعلق اور ربط قائم ہو جائے تب اور صرف تبھی ہم سائنسدان اور سکالرز کہلائے جانے کے مستحق بن سکتے ہیں۔ نور اور علم و عرفان کا یہ سرچشمہ خدائے واحد کے سوا اور کوئی نہیں۔ جو علیم و خبیر بھی ہے اور عزیز و حکیم بھی پس جو لوگ سچائی اور روشنی سے پیار کرتے اور محبت رکھتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ صرف اور صرف خدائے واحد کا سہارا ڈھونڈیں اور اسی کے سہارے کو مضبوطی سے تھام لیں، اسی سے دعا کریں، اسی سے مدد مانگیں اور اسی سے ہدایت اور رہنمائی کے طالب ہوں۔ خدائے واحد کے آستانہ پر جھکنے اور اس کے حضور دعا کرنے سے علم کی نئی راہیں روشن ہوتی ہیں اور دریافتوں کے نئے دروازے کھلتے ہیں۔ پس اپنے علم اور اپنی عقل کی پرستش نہ کریں بلکہ صرف اور صرف اللہ کے پرستار بنیں اور اس کے ساتھ عاجزانہ تعلق قائم کر کے اس سے ہمکلامی کا شرف حاصل کریں کیونکہ وہ تمام علوم و انوار کا سرچشمہ اور کُل کائنات ارضی و سماوی کا خالق ہے۔ جب خدا کے ساتھ تعلق اور رابطہ آپ کو سائنس اور علوم کے غیر محدود اور دائمی خزانوں کا وارث بنا سکتا ہے تو پھر اندھیروں میں آپ کیوں بھٹکیں۔

اس ضمن میں حضور نے مزید فرمایا لیکن ہمیں انسانی کوشش، جدوجہد اور تدبیر کی اہمیت کو بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے۔ یاد رکھیں ان تمام ذرائع کو جو میسّر ہوں کام میں لا کر پوری پوری اور مخلصانہ کوشش کرنا آپ کے فرائض میں داخل ہے البتہ جب آپ اپنی سی کوشش کر گزریں تو اپنی اس کوشش پر ہرگز نہ بھروسہ کریں بلکہ اس سے آگے بڑھ کر استمداد اور استعانتِ الٰہی کے میدان میں قدم رکھیں یعنی ساتھ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں کیونکہ تمام ذرائع اور نتائج و عواقب پر نیز جملہ اسباب و عوامل اور ان کے اثرات پر اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت ہے اور جو کچھ

آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اللہ ہی کے دستِ قدرت کی تخلیق ہے اور وہ ان سب سے ورا الورا ہے ۔ سو اپنی دعاؤں اور اپنی کوششوں کو باہم متحد کر دیں ۔ دعا یہ کریں کہ خدا ہمیں بصیرت عطا کرے اور دنیا ومافیہا کی واقفیت سے بہرہ ور فرمائے ۔ کائنات اور ہم سب کے خالق سے جو ہمارا آسمانی آقا اور الٰہ ہے تعلق استوار کرنے میں دعاؤں سے کام لیں اور کوشش میں لگے رہیں ۔ وہی ہے جس نے مختلف اشیاء پیدا کر کے ان میں غیر محدود خواص رکھ دیئے ہیں اور پھر انہیں انسان کی خدمت پر لگا دیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان علم و عقل اور کوشش کے ذریعہ سے ان خواص کو کام میں لائے اور ان سے فائدہ اٹھائے ۔ بے علمی (جہالت) استفادہ کی راہ میں روک بن جاتی ہے اور بے عقلی (نامعقولیت) علم کا گلا گھونٹ رکھ دیتی ہے اور اسی طرح جمود شکست خوردگی اور مایوسی پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتا ۔ خدائے قادر و توانا نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ انسان کو محنت اور جد و جہد میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھنی چاہیئے ۔ ضروری ہے کہ وہ اتنی محنت کرے کہ اس کی محنت اپنے کمال اور نقطۂ عروج کو پہنچ جائے ۔ جب حصولِ مقصد کی خاطر انسان ان تھک اور کبھی نہ ختم ہونے والی کوشش میں لگ جاتا ہے اور پیش آمدہ اشکال کو حل کرنے پر اپنے تمام ذرائع بروئے کار لا کر اپنا وقت، اپنی طاقت اور اپنی بصیرت کو مرکوز کر دیتا ہے اور پھر ساتھ کے ساتھ عاجزانہ طور پر خدا کے حضور خدا کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس سے رہنمائی اور امداد کا طالب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف رجوع برحمت ہوتا ہے اور اس کے فضل سے کامیابی کے دروازے کھل جاتے ہیں ۔

اپنے اس نہایت بصیرت افروز خطاب کو حضور نے نہایت بیش قیمت دعاؤں پر ختم کیا جس میں حضور نے کماسی یونیورسٹی کے طلباء اور طالبات کو اس دعا سے بھی نوازا کہ اللہ تعالیٰ انہیں حصولِ علم کے طریق کو اختیار کرتے ہوئے اصل اور حقیقی علم سے بہرہ ور ہونے اور اس علم سے بنی نوع انسان کو فیض پہنچانے اور ان کی صحیح معنوں میں خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے ۔

(الفضل یکم ہجرت ۱۳۴۹ ہش)

تقریر کے بعد حضور نے حاضرین کو سوالات کرنے کی دعوت دی ۔ چنانچہ بہت سے دلچسپ سوالات کئے گئے جن کے حضور نے پُر معارف جواب دیئے منجملہ ایک سوال یہ تھا کہ شیطان کو کیوں پیدا کیا گیا؟ حضور نے فرمایا تا آپ کی نیکی کی قوت کو آزمایا جائے ۔ اس جواب سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے ۔

ٹیچی مان میں حضور کی تشریف آوری

پُر خلوص خیر مقدم ○ روح پرور تقریر ○ مسجد کا افتتاح ○ ایک عمارت کا سنگِ بنیاد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ ابدی کے حسین جلوے

۲۲ شہادت کو ۹½ بجے صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ موٹر کار کماسی سے ٹیچی مان کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ شہر کماسی سے ۷۵ میل کے فاصلے پر واقع برانگ اہافو ریجن کا صدر مقام ہے۔ حضور کا قافلہ سات کاروں پر مشتمل تھا۔ ٹیچی مان سے دس میل ورے بعض احباب جماعت استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ راستے میں خوشنما گیٹ بنائے گئے تھے۔ شہر سے قریباً دو میل لمبے راستہ پر ہزاروں افراد نے حضور کا نہایت پُر خلوص خیر مقدم کیا۔ استقبال کرنے والوں میں جماعت احمدیہ ٹیچی مان کے مخلص وفدائی احباب کے علاوہ قبائل کے سردار اور دیگر مقامی باشندے بھی شامل تھے۔ عیسائی کلب کے بعض سر برآوردہ افراد بھی آئے ہوئے تھے احباب جماعت اپنے خوبصورت لباس میں ملبوس قطار در قطار کھڑے تھے۔ اور پُر جوش نعرہ ہائے تکبیر سے فضا میں ایک عجیب روحانی سماں بندھ گیا تھا۔ اس شاندار استقبال سے متأثر ہو کر حضور نے فرمایا کہ میں احباب اور بہنوں سے مل کر بہت خوش ہوں۔ یہ ایک روحانی تجربہ تھا فرمایا کہ آج تو میں ضبط بھی نہ کر سکا۔

اس کے بعد حضور ٹیچی مان کی نئی تعمیر شدہ مسجد کے افتتاح کے لئے اس کے پاس ایک نہایت خوبصورت پنڈال میں تشریف لے گئے اس موقعہ پر احباب جماعت ایک ہی طرح کے سفید لباس میں ملبوس ایک ترتیب کے ساتھ کھڑے تھے۔ بہنیں بھی باپردہ الگ کھڑی تھیں۔ سامنے قبائلی سرداران اپنے مخصوص لباس میں اپنے چھاتہ برداروں اور عصا برداروں کے ساتھ کرسیوں پر متمکن تھے۔ حضور کے صدر جگہ رونق افروز ہونے پر تلاوت قرآن کریم ہوئی۔ پھر مکرم مولانا عبدالوہاب صاحب آدم مشنری انچارج برانگ اہافو ریجن نے حضور کی خدمت میں اخلاص ومحبت سے لبریز سپاسنامہ پیش کیا۔ اس کے بعد نانا

جو آئیوری ایسی یان پیرا ماؤنٹ چیف نے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں انہوں نے کہا کہ میں اپنی قوم کی طرف سے آپ کا دلی خیر مقدم کرتا ہوں کہ آپ نے یہاں کی جماعت کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس سرزمین کی عزت افزائی فرمائی۔ اسے ہمارے روحانی آقا! ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ جو ہم میں رہتا ہے ہماری مدد فرمائے۔

اس کے بعد حضور نے ایک نہایت روح پرور تقریر فرمائی۔ فرمایا کہ میں آپ کے بے ساختہ اظہار محبت سے بہت متأثر ہوں اور میری توجہ آج سے اسی سال پہلے کی طرف مبذول ہو گئی۔ جب ایک تنہا آواز اُٹھی تھی۔ تمام دنیا اس آواز کو خاموش کرنے کے لئے جمع ہو گئی لیکن وہ آواز خاموش نہ کی جا سکی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اس آواز کی پُشت پر مدد کے لئے کھڑا تھا۔ آج میں نے محسوس کیا کہ آج کی ہر آواز اُس آواز کی صدائے بازگشت ہے جس نے بنی نوع انسان کو اپنے خالق کی طرف بُلایا تھا۔

پھر حضور نے پیراماؤنٹ چیف کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ پر ایک عظیم دن طلوع ہوا ہے۔ آپ کا مستقبل نہایت شاندار ہے۔ آپ کی تکریم کا دن آن پہنچا ہے۔ آج سے کوئی آپکو حقارت سے نہیں دیکھے گا۔ بحیثیت انسان آپ تمام انسانوں کے برابر ہیں۔ انسانوں میں تمام پیغمبر جو گزر چکے ہیں اور انسانیت کے بہترین نمونہ تھے شامل ہیں وہ سب انسان تھے۔ مثلاً حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور سب کے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ قرآن کا اعلان ہے "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ" بنی نوع انسان کے سید و مولا محمد رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں کہ میں آپ میں سے ہوں اور آپ مجھ سے ہیں۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کے بعد سے تمام انسان، انسان ہونے کے لحاظ سے برابر ہیں۔ آپؐ نے اپنے آپ کو انسانوں میں سے ایک انسان قرار دیکر انسانیت کا مقام کتنا بلند کر دیا۔

حضور نے فرمایا کہ میرا دل جذبات سے لبریز ہے۔ میری روح آپ کے لئے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہے۔ میری دُعا ہے کہ آپ خود اپنے مقام کو پہچاننے کی توفیق پائیں اور کسی انسان کے سامنے جُھکنے کی بجائے ہمیشہ خدائے واحد کے سامنے جُھکتے رہیں۔ اگر آپ نے قرآن کی اس آسمانی تعلیم پر عمل کیا جو آپ کی عزت، شرف اور آپ کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے بھیجی گئی ہے تو وہ دن قریب ہے کہ جو اب تک آپ کے استاد سمجھے جا رہے تھے آپ ان کے معلم بن جائیں۔

اس موقعہ پر حضور نے مسجد ٹیچی مان کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کے لئے دُعا فرمائی اور

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی آپ کو سعیِ مشکور کی توفیق عطا کرتا رہے۔ حضور نے یہ تقریر اشانٹی، عربی، اُردو اور انگریزی ——— چار زبانوں میں ارشاد فرمائی۔ تقریر کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی اور پیراماؤنٹ چیف، دیگر سرداران اور ان کے عصا برداروں کو مصافحہ کے شرف سے نوازا۔

اس تقریب سے فارغ ہو کر حضور اپنے عشاق کے ساتھ مسجد کی جانب بڑھے اور رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کی دعا کے ساتھ ایک بجکر پینتیس منٹ پر مسجد کا افتتاحی پتھر نصب فرمایا۔ پتھر کی تنصیب کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔

ٹیچی مان کی یہ نئی تعمیر شدہ عظیم الشان مسجد مخلصین کے چندہ سے تعمیر ہوئی ہے۔ اس کی تعمیر پر بارہ لاکھ روپے خرچ آئے ہیں۔ دس سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی۔ اس کا مسقف رقبہ ۸۰×۱۰۰ فٹ ہے۔ مسجد بڑی با موقع جگہ پر واقع ہے۔

مسجد کا افتتاحی پتھر نصب فرمانے کے بعد حضور نے مسجد سے تقریباً پچاس گز کے فاصلے پر لجنہ اماء اللہ کے ہال کا بنیادی پتھر رکھا۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے بھی بنیاد میں پتھر رکھا۔ اس موقعہ پر بھی حضور نے دعا فرمائی۔

اس کے بعد حضور مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی۔ نماز شروع ہونے سے قبل حضور نے دیکھا کہ پہلی صف میں ایک صاحب کے پاس جا نماز نہیں تھا حضور نے اپنا جا نماز نیچے سے نکال کر بچھانے کے لئے انہیں مرحمت فرمایا۔

نماز کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اندازاً تین ہزار احباب کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ تعداد میں اتنی ہی عورتوں سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے مصافحہ فرمایا۔

۳ بجکر ۱۷ منٹ پر حضور ٹیچی مان سے کماسی کے لئے روانہ ہوئے۔ جاتے وقت حضور نے فرمایا کہ "ٹیچی مان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ابدی حیات کے حسین جلوے نظر آئے"۔

(بقیہ صفحہ ۵۹)

عربی میں خطاب فرمایا ——— حضور کے خطاب کے بعد ملاقات کا پروگرام تھا۔ اس جماعت کے ایک بزرگ حضور سے ایک ایک دوست کا تعارف کرواتے جاتے تھے۔ نام سب کے عربی تھے۔ پہلے دوست حضور سے مصافحہ کرتے ہوئے بے اختیار ہو کر حضور سے لپٹ گئے۔ حضور نے بھی انہیں سینے سے لگا لیا۔ اسکے بعد یکے بعد دیگرے ۱۵۰ احباب کو ہی حضور نے مصافحہ و معانقہ کا شرف بخشا۔ ساری جماعتوں میں سے صرف اسی ایک جماعت کو یہ فخر حاصل ہے کہ جسکے جملہ اراکین سے حضور نے معانقہ فرمایا۔ مستورات سے الگ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ ملاقات فرمائی اور انہیں بیش بہا تحائف سے بھی نوازا اور اجتماعی دعا کرائی۔

کماسی میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام،

وا کی مخلص جماعت سے حضور کی ملاقات

۲۲ شہادت کی شام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹیچیمان سے کماسی تشریف لائے۔ اسی شام جماعت احمدیہ کماسی کی طرف سے حضور کے اعزاز میں بہت وسیع پیمانے پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب میں بھی احباب جماعت کے علاوہ اس علاقے کے تمام اکابر، معززین، عہدیداران، سرداران قبائل، اخبارات کے نمائندے اور یونیورسٹی کے پروفیسر شامل ہوئے۔ مکرم الحاج الحسن عطاء صاحب معززین کا حضور سے تعارف کرواتے اور حضور مردوں کو مصافحہ کے شرف سے نوازتے اور ہر ایک سے اس کے حسب حال گفتگو فرماتے۔ حضور نے فرمایا کہ میں جب چاہتا ہوں لوگ مسکرانے لگ جاتے ہیں۔ دراصل مسکراہٹ ہی سے مسکراہٹ پیدا ہوتی ہے۔

استقبالیہ تقریب سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ نماز کے بعد وا کی جماعت کے احباب سے ملاقات کا پروگرام تھا۔ وا کماسی سے قریباً پونے تین سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں کی جماعت کئی ہزار مخلص افراد پر مشتمل ہے جو عربی زبان کے عاشق ہیں۔ وا کے ڈیڑھ صد احباب والہانہ انداز میں اپنے آقا کی ملاقات کے لئے کماسی میں حاضر ہوئے۔ نماز کے بعد ان سے ملاقات کے لئے حضور کالج کے ہال میں داخل ہوئے جو روشنیوں سے بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ جونہی حضور ہال میں داخل ہوئے ڈیڑھ سو مخلصین سفید لبادوں میں ملبوس سروں پر کلاہ اور سفید شملے اور طرّے دار پاکستانی پگڑیاں پہنے اپنے آقا کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ بعض احباب نے اپنے پاکستانی بھائیوں کی تقلید میں اچکنیں بھی پہنی ہوئی تھیں۔ پہلے انہوں نے بآواز بلند "اھلاً و سھلاً و مرحبا" کہا۔ پھر نہایت خوش الحانی اور وجد کی کیفیت کے ساتھ یہ عربی قصیدہ پڑھنا شروع کیا۔

طلع البدر علینا ۔۔۔ من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ۔۔۔ ما دعا للہ داع

اس قصیدہ کے ختم ہونے کے بعد انہوں نے ایک اور عربی قصیدہ پڑھا۔ ان قصائد کے دوران پڑھنے والے عشاق کے چہرے محبت و عشق اور ایمان و تشکر کے جذبات سے منور تھے۔ وا کی جماعت کے ان احباب میں سے نصف یا اس سے زائد عربی جانتے تھے۔ چنانچہ حضور نے ان سے

(باقی صفحہ ۔۔)

کماسی سے روانگی

○ سالٹ پانڈ میں ورود ○ والہانہ استقبال ○ حضور کا ولولہ انگیز خطبہ جمعہ

۲۳ شہادت کی صبح کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کماسی سے اکرا کے لئے روانہ ہوئے۔ بیسیوں میل پر احباب کاروں پر اپنے محبوب آقا کو افسردہ چہروں کے ساتھ رخصت کرنے آتے ہوئے تھے۔ حضور راستے میں برلب سڑک واقع احمدیہ مسجد نیترپیں تشریف لے گئے اور وہاں لمبی دعا مانگی۔ شام کے وقت اکرا پہنچے۔ اگلے روز حضور کا چھ کاروں پر مشتمل قافلہ اکرا سے ۵۰ میل کے فاصلے پر واقع سالٹ پانڈ پہنچا۔ غانا میں جماعتِ احمدیہ کے سب سے پہلے مبلغِ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹۲۱ء میں اسی مقام پہ وارد ہوئے تھے۔ جب حضور نے سالٹ پانڈ میں ورود فرمایا تو وہاں کے بارہ ہزار احمدی احباب نے "اھلاً وسھلاً ومرحباً" کے الفاظ کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا نہایت شاندار استقبال کیا۔ احباب سالٹ پانڈ سے باہر دو میل سے لے کر مسجد تک دو رویہ صف بستہ کھڑے نعرے لگا رہے تھے اور ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کی خدمت میں سلام عرض کر رہے تھے۔ علاوہ ازیں قبائل کے سردار، مقامی کلب کے سربرآوردہ اور دیگر معززین بھی بہت بڑی تعداد میں استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور پہلے مشن ہاؤس تشریف لے گئے پھر جلسہ گاہ میں واقع پنڈال میں تشریف لائے۔ حضور کے استقبال کی تقریب تلاوتِ قرآنِ کریم سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد جناب الحاج محمد آر غفر صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ غانا نے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور نے انگریزی زبان میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا ترجمہ مقامی زبان میں مکرم عبدالوہاب صاحب آدم ساتھ ساتھ کر رہے تھے۔ حضور نے فرمایا:-

"یہ دن آپ کے لئے ایک عظیم دن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس فعال اور زندہ تحریک میں شامل ہونے کی آپ کو نہ صرف توفیق دی بلکہ آج آپ کو موقع دیا ہے کہ آپ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ایک خلیفے سے ملاقات کر سکیں۔ پہلی بار آپ میں سے اکثر کو یہ موقع ملا ہے کہ آپ مجھ سے دعائیں لیں اور خلافت کی برکات سے بالمشافہ حصہ پائیں۔ اگرچہ میں تو آپ کے لئے ہر روز دعا کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے بھی یہ ایک عظیم دن ہے جب میں یہاں آیا اور میں نے تقدس
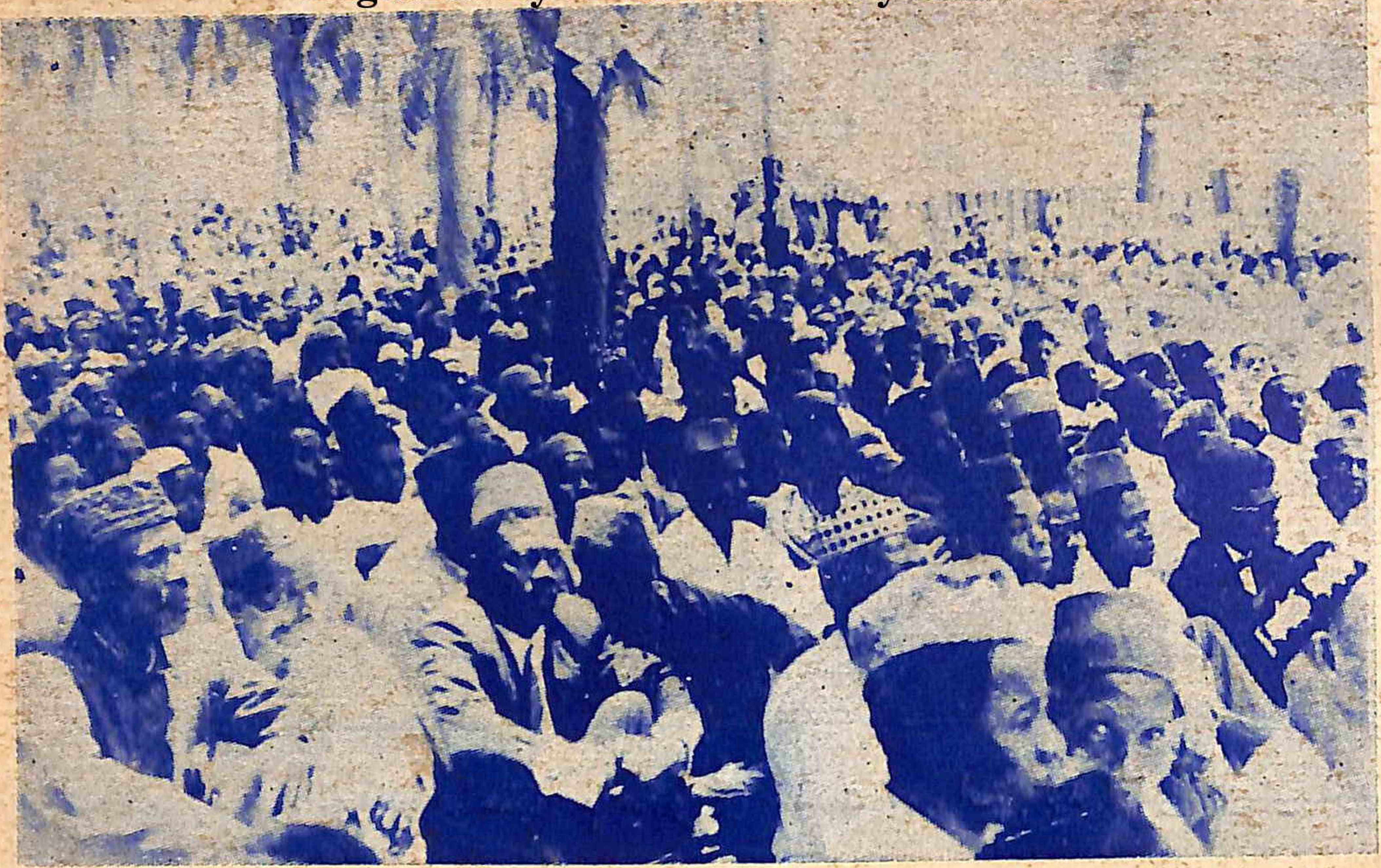
سالٹ پانڈ میں حضور کے خطبہ جمعہ کے دوران سامعین کا منظر

پادری، پیرا ماؤنٹ چیفس اور چیفس حضور کا خطبہ سن رہے ہیں

افریقن مبلغ مکرم عبدالوہاب صاحب آدم حضور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کررہے ہیں

غانا کے انتہائی خوش قسمت بچے جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سینے سے لگایا ہوا ہے۔

کا نور آپ کی پیشانیوں پر چمکتا ہؤا دیکھا تو میرے جذبات نے ایسا جوش مارا جسے بیان کرنا ممکن نہیں۔ بڑی مشکل سے میں نے اپنے جذبات پر قابو پایا۔ میں نے سوچنا شروع کیا کہ یہ ایک تنہا اکیلی آواز تھی جو آج سے اسّی سال پہلے قادیان سے بلند ہوئی۔ وہ آواز اپنے نفس کو بلند کرنے کے لئے نہیں اُٹھائی گئی تھی وہ آواز اللہ کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے اُٹھائی گئی تھی جو بڑی طاقتوں والا ہے۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور مقام کو ظاہر کرنے کے لئے بلند کی گئی تھی (اس پر آمین آمین کی آوازیں بلند ہوئیں) بنی نوع انسان اللہ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بھول چکی تھی لیکن بنی نوع انسان کو آپ کی رحمت اور مدد کی ضرورت تھی جس کے بغیر وہ اپنی غلطیوں کا خمیازہ بھگتنے سے نہیں بچ سکتی تھی۔ جب وہ آواز بلند ہوئی تو ساری دنیا اس آواز کو خاموش کرنے کے لئے کھڑی ہوگئی۔ لیکن انسان کی متحدہ سازش اور طاقت اس آواز کو خاموش نہ کرسکی۔ اللہ کے فرشتے آسمان سے اُترے کہ اس کی حفاظت کریں اور اس کی تائید کریں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام اور پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچائیں۔ جب میں نے آپ کو اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حمد کے ترانے گاتے دیکھا اور سُنا تو میں نے یہ محسوس کیا کہ یہ وہی آواز ہے جو آپ کے مونہوں سے صدائے بازگشت کی طرح ٹکرا کر بلند ہو رہی ہے۔

آپ احمدیت کی سچائی کا زندہ ثبوت ہیں۔ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت مسلمان جاگنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ تنظیمیں اور ایسوسی ایشنیں بنا کر اپنے رنگ میں مسلمانوں کی مدد کر رہے تھے اور ان کی دنیاوی مشکلات کو حل کرنے میں کوشاں تھے لیکن آپ ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی نئی ایسوسی ایشن یا کلب قائم کرنے کے لئے تشریف نہیں لائے تھے۔

آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی اپنی جماعت کے قیام کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی پوری قدرت اور طاقت آپ کی پُشت پر تھی۔ پس آپ کی خوشی اور اس کا اظہار بالکل حق بجانب ہے آپ مجھ سے ملے اور مجھے دیکھا اور میری دعائیں لیں اس لئے آپ کو پُورا حق ہے کہ آپ خوش ہوں جیسا کہ میں نے کہا ہے میں ہر احمدی کو احمدیت کی سچائی کا ثبوت سمجھتا ہوں اور آپ کا اسلام کے مقاصد کے حصول میں شغف آپ کے اخلاص اور ایمان کا آئینہ دار ہے۔ آپ ثبوت ہیں اِس بات کا کہ ہر وہ چیز صحیح اور خیر ہے جس کا اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے۔ اِس لئے ہمیں ان ذمہ داریوں کو جاننا اور سمجھنا چاہیئے جو ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہیں۔ ہمارے سامنے ایک اس سے بھی شاندار مستقبل ہے اور اسی کے مطابق بہت بڑی قربانیوں کی بھی ضرورت ہے۔ اگر ہم اپنی ذمہ داریاں صحیح معنوں میں ادا کریں تو ہم اللہ تعالیٰ کے ایسے فضلوں کے

وارث ہوں گے جن کا آج ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ اسلام اور احمدیت کی فتح کا دن بہت قریب ہے۔ اس لئے اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے تیار ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑیگا۔ اس کے فرشتے آسمان سے آپ کی مدد کے لئے اُتریں گے اور آپ ہی صرف آپ ہی ہر مذہب، ہر قسم کے فلسفے اور ہر قسم کے نظریے پر غالب آئیں گے مستقبل آپکا ہے۔ مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ آگے بڑھیں اور اس سے ملیں۔

اس کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پر سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں تفصیل سے واضح فرمایا کہ یقین یقین کو کاٹتا ہے۔ شکار جنگل کی طرف بلاتا ہے تو سانپ اور شیروں کا خوف اس سے دور بھگاتا ہے کہ جس طرح ایک شکاری کا جنگل میں جانا اور وہاں شکار کی بجائے سانپوں اور بھیڑیوں اور چیتوں کو پاکر واپس لوٹ آنا ایک عقلمند عمل ہے اسی طرح اگر انسان کو اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصے کا ڈر ہو تو وہ کبھی گناہ نہ کرے۔ وہ پوری کوشش کرے گا کہ اس کے غصے اور غضب کے جہنم سے اپنے آپ کو بچائے۔ پھر فرمایا۔ اس لئے اے میرے روحانی بچو! جس چیز کی ضرورت ہے وہ اللہ تعالیٰ کے جلال پر یقین ہے۔ ایسا یقین جس سے جسم کانپ جائے اور اللہ تعالیٰ کے قرب اور رضا ہی میں نجات نظر آئے۔ پس قرب کی راہوں کی تلاش ضروری ہے

اس لئے میں مہدی اور مسیح علیہ السلام کے جانشین کے طور پر آپ کو جو یہاں موجود ہیں یا دنیا میں کہیں اور موجود ہیں ان سب کے نوٹس میں یہ حقیقت لانا چاہتا ہوں کہ جو کتاب ان ساری ضرورتوں کو پورا کرتی ہے وہ صرف قرآن مجید ہے۔"

(الفضل ۲۲۔ ہجرت ۱۳۴۹ ہش)

(بقیہ صفحہ ۳۰)

اور وہاں کی احمدیہ مسجد میں اپنے دستِ مبارک سے ایک یادگاری تختی نصب فرمائی اور اجتماعی دعا کرائی۔ ڈیڑھ دو سو کے قریب مرد عورتیں یہاں جمع تھے اور وہ انتہائی خوش تھے کہ اپنے محبوب آقا کا دیدار نصیب ہوا۔

راستے میں جگہ جگہ جماعتیں ہی لوگ سالٹ پانڈ سے لاریوں پر واپس آ رہے تھے اور حضور کے انتظار میں جگہ جگہ لاریوں سے اُتر کر سڑک پر کھڑے تھے۔ جب حضور کی کاران کے پاس سے گزرتی تو حضور ان کے سلام کا جواب دیتے۔ ۲۳ شہادت ساڑھے ۷ بجے شام حضور واپس اکرا کے ایمبیسیڈر ہوٹل میں پہنچے۔

اگرچہ حضور کی طبیعت پر گرمی اور تھکان کا اثر تھا۔ لیکن حضور بہت خوش تھے اور بار بار اس خوشی کا ذکر فرماتے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے تھے۔

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بصیرت افروز خطاب

ہزارہا احمدیوں کو ملاقات کا شرف

سالٹ پانڈ میں خطبۂ جمعہ کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں ادا فرمائیں۔ جمعہ کے بعد حضور نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک نہایت بصیرت افروز اور جلال و غیرت سے پُر خطاب فرمایا

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کا امتحان لیا۔ اس امتحان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اوّل آئے۔ پاس تو دیگر انبیاء حضرت آدم، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام بھی ہوئے لیکن نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کی عظمت اور دیگر انبیاءؑ کی کامیابی میں کوئی نسبت ہی نہیں۔

حضور کے اس عظیم خطاب کو عیسائی منادوں نے غور سے سُنا۔ یہ لوگ خطبے اور نماز کے دوران اپنی اپنی جگہوں پر مع چیفس اور پیراماؤنٹ چیفس بیٹھے ہوئے تھے۔ خطاب کے بعد حضور بنفسِ نفیس مسٹر ارلان اور دیگر معززین کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرداً فرداً مصافحہ فرمایا اور ان کے حالات دریافت فرمائے۔

اس موقع پر حضور نے نماز کے وقت کی صفوں کی لمبائی ماپنے کا ارشاد فرمایا۔ ماپنے پر صف ۱۳۰ قدم نکلی۔ ویسے صفیں بعد میں اس سے بھی لمبی ہو گئی تھیں۔

اس کے بعد احبابِ جماعت سے ملاقات کا پروگرام تھا حضور نے کھڑے ہو کر ڈیڑھ گھنٹے تک احباب کو مصافحہ سے مشرف فرمایا۔

اس کے بعد حضور نے حضرت نیّر صاحبؓ کے اس کمرے کا ملاحظہ فرمایا جس میں انہوں نے پہلے پہل قیام کیا اور اپنی تبلیغی مہم کا آغاز کیا تھا۔ اس موقع پر حضور نے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ افریقہ کے سارے شمال کو جلد حلقہ بگوشِ احمدیت کریں گے۔

مشن ہاؤس میں حضور نے فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ غانا کے لئے ایک ریزرو فنڈ قائم کیا جائے۔ اس پر مکرم الحاج حسن عطاء صاحب نے سادہ کاغذ پر دو سو سی ڈی رقم کا چیک لکھ کر حضور کی خدمت میں پیش کیا جسے حضور نے قبول فرمایا۔

شام کے وقت اکرا کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی کے وقت افریقن بچیاں خوش الحانی سے سورۃ البقرہ کی پہلی سترہ آیات پڑھ رہی تھیں — اور اللہ اکبر، اسلام اور حضرت امیرالمومنین زندہ باد کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔

راستے میں سڑک سے ہٹ کر حضور "گوموآ منگو آذی" نامی گاؤں میں تشریف لے گئے۔ (باقی ص۶۲ پر)

اسلام انسانیت کے لئے مساوات کا پیغام لایا ہے

انسان کو چاہیئے کہ انسان سے محبت کرنا سیکھے!

اکرا میں حضور کی پریس کانفرنس

۲۴ شہادت کی صبح کو امبیسیڈر ہوٹل میں پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پندرہ کے قریب اخبارات اور ریڈیو وغیرہ کے نمائندے موجود تھے۔ یہ کانفرنس انگریزی زبان میں ہوئی۔ کانفرنس میں حضور نے فرمایا:-

اسلام اس ملک اور دیگر ممالک کے لئے بنی نوع انسان کی بحیثیت انسان کے ہمسری اور برابری کا پیغام لایا ہے اور ہم اس پیغام کے نقیب اور علمبردار ہیں کہ دنیا کا عظیم ترین انسان تمام انسانوں کو اُٹھا کر اپنے زمرے میں شامل فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔ ہم بنی نوع انسان کے خادم ہیں اور قرآنِ کریم کا یہ عظیم پیغام ہے۔ مَیں جہاں جہاں بھی گیا ہوں یہ پیغام دیتا رہا ہوں۔ سب انسان ایک بین الاقوامی برادری ہیں۔ مَیں آپ کے درمیان یُوں محسوس کرتا ہوں جیسے مَیں اپنے عزیزوں کے درمیان بیٹھا ہوں۔

فرمایا۔ ہم کسی ذاتی غرض کے لئے نہیں آئے خدمت کے لئے آئے ہیں۔ اگر آپ لوگ اپنی صلاحیتوں کو صحیح طور پر استعمال کریں تو بعید نہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ امریکہ اور یورپ کا استاد بنا دے۔ آپ کسی سے کم نہیں ہیں۔ میرا ارادہ ہو رہا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ انگلستان یا سکاٹ لینڈ میں افریقہ کے احمدیوں میں سے ایک مبلغ بھجوا دوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ مَیں سیاسی حدود کے خلاف نہیں اُنہیں ضروری خیال کرتا ہوں۔ جو شخص اپنے وطن سے محبت نہیں کرتا وہ بنی نوع انسان سے بھی محبت نہیں کر سکتا۔

ایک اخباری نمائندے نے حضور سے سوال کیا کہ آپ کا ہم لوگوں کے نام پیغام کیا ہے۔ فرمایا:-

"Let humans learn to love humans."

انسان کو چاہیئے کہ انسان سے محبت کرنا سیکھے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ میں ایک پیغام اپنی
جماعت کے لئے بھی چھوڑ رہا ہوں اور وہ یہ ہے
کہ آپ نے ایک حد تک اپنے ملک غانا کی خدمت
کی ہے میری خواہش اور دعا ہے کہ اور خدمت
کریں اور سکول اور کالج اور میڈیکل سینٹر کھولیں
اور اپنے دل کی کھڑکیاں کھول دیں تاکہ اللہ تعالیٰ
اندر داخل ہو سکے۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ آئندہ
پچیس ۲۵ سال بہت اہم ہیں۔ انسان اٹامک انرجی
کے غلط استعمال سے اپنے ہاتھوں خود تباہ ہونیوالا
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ستر سال قبل یہ خبر حضرت مہدیٔ
معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتا دی تھی کہ ایک ایسا
ہتھیار بنایا جائے گا کہ جس سے انسان ہی نہیں
زندگی ختم کر دی جائے گی۔ جو بچے گا وہ دیکھ لیگا
کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی وہ اللہ کا
سچا مامور تھا۔

پھر حضور نے نمائندگان سے غانا کے متعلق
بعض معلومات حاصل کیں۔

زرعی پیداوار کے متعلق فرمایا
ہم نے پاکستان میں زرعی میدان میں بہت
تحقیق اور ترقی کی ہے۔

فرمایا ہم ایک دوسرے کی مدد سے
کافی ترقی کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں
نے آپ کے صدر مملکت سے کہا اگر
آپ پسند کریں تو میں آپ کی مدد ✱

(بقیہ صفحہ ۶۶)

۲۶ / شہادت کی صبح کو حضور نے تقریباً
اسّی خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔ اشانٹی کی جماعت
مکرم الحاج حسن عطاء صاحب کی سرکردگی میں حضور کی خدمت
میں حاضر ہوئی اور حضور کے ساتھ فوٹو کھنچوایا۔ پونے
گیارہ بجے حضور مکرم الحاج محمد آرتھر صاحب کی فیکٹری میں
تشریف لے گئے اور وہاں دعا فرمائی۔

۲۶ / شہادت کی شب کو حضور نے اڑھائی گھنٹے
تک اکرا کی جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔ نیز حضور
نے خدام سلسلے کے مشنریز اور مربی صاحبان کے
ساتھ فوٹو کھنچوائی۔

غانا کا دورہ مکمل فرمانے کے بعد ۲۷ شہادت
کی صبح کو حضور اکرا سے آئیوری کوسٹ کے لئے روانہ
ہوئے۔ اپنے محبوب آقا کو دلی دعاؤں اور خوشی و غم کے
ملے جلے جذبات کے ساتھ الوداع کرنے کیلئے ہوائی
مستقر پر عہدیداران کے علاوہ کثیر تعداد میں مخلصین جماعت
اور بہنیں موجود تھیں جس وقت حضور جہاز کی سیڑھیوں
پر چڑھ رہے تھے تو ہوائی مستقر کی فضا اللہ اکبر، اسلام اور
حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں سے گونج رہی تھی اور حضور
ہاتھ ہلا ہلا کر اپنی پیاری جماعت کے نعروں کا جواب دے رہے تھے۔

○

✱ اور رہنمائی کے لئے ایک احمدی زرعی
ماہر کو بھجوا دوں گا۔

جماعتِ احمدیہ غانا کے عہدیداران کا اجلاس

جماعتِ اکرا کو شرفِ ملاقات ــــ پُرخلوص الوداع

۲۴۔ شہادت کو پریس کانفرنس کے بعد اسی ہوٹل میں عہدیداران جماعتِ احمدیہ غانا کا اجلاس ہوا۔ عہدیداران سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

مَیں نے سوچا ہے کہ ایک ریزرو فنڈ قائم کروں تاکہ آپ کی ترقی کی رفتار رُکنے نہ پائے ہمیں رُکنا نہیں چاہیئے۔ یہ ریزرو فنڈ ایسا ہو جو ہمارے ان اخراجات کو برداشت کرے جو Current یا معمولی نہ ہوں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اب میری توجہ دو سکیموں کی طرف پھیری ہے سکیموں کی تفاصیل بتاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ہر شخص کا حق ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم اس تک پہنچے۔

فرمایا کہ اب تیسری سکیم جس کی نوعیت مقامی ہے یہ ہے کہ ریزرو فنڈ قائم کیا جائے۔ اس کی سپورٹ اور مدد کے لئے امریکہ یا انگلستان کی جماعتیں ایک ریزرو فنڈ قائم کریں جو کم ازکم بیس ہزار پونڈ کا ہو۔ اس قسم کے ریزرو فنڈ نائیجیریا گھانا اور سیرالیون میں قائم ہوں گے۔ اہلِ گھانا میں سے اس میں کم ازکم دو سو سیڈی دینے والے حصہ لے سکتے ہیں۔ اس موقع پر بعض احباب نے حضور کی خدمت میں رقم مقررہ کی پیشکش کی۔ اس سے قبل بھی بعض اس فنڈ میں حصہ لے چکے تھے۔

اس اجلاس میں حضور نے جماعتہائے غانا کے نئے عہدیداران کا اعلان فرمایا۔ اور فرمایا کہ مَیں پُرانے عہدیداران کے کام کی قدر کرتا ہوں۔ اس موقع پر حضور نے جناب الحاج محمد آرتھر صاحب (جو جماعتِ غانا کے پریذیڈنٹ رہے ہیں) کو اپنے ہاتھ سے انگوٹھی پہنائی۔ ان سے معانقہ فرمایا اور بوسہ دیا۔

۲۵ شہادت کی شام کو حضور دیر تک اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما رہے۔ اس موقع پر حضور نے فرمایا کہ سالٹ پانڈ کے راستے میں یہ خصوصیت نظر آئی کہ کماسی کے راستے کے برعکس اس سڑک پر گرجا گھر بہت کم ہیں جی چاہتا ہے کہ یہاں ہر پانچ میل پر ایک مسجد بنائی جائے نیز فرمایا کہ زمین لے لینی چاہیئے۔

(باقی ص۶۵ پر)

آئیوری کوسٹ کے احباب کے نام ــــــ حضور کا پیغام
"مَیں آپ لوگوں سے مل کر بہت خوش ہُوا ہوں"

آئیوری کوسٹ

• ہوائی مستقر پر والہانہ استقبال • احباب جماعت سے ملاقاتیں • حضور کے پُر معارف خطابات • مجالس علم و عرفان • پریس انٹرویو • حضور کی طرف سے بچّوں کی دعوت • پُر خلوص الوداع +

آئیوری کوسٹ

رقبہ :- ۱۲۷۵۲۰ مربع میل

آبادی :- چالیس لاکھ (تقریباً)

آزادی :- سنہ ۱۹۶۰ء (فرانس سے)

دارالحکومت :- آبی جان

مذاہب :- اسلام، عیسائیت، بدھ مذہب

قبائل :- ۶۰ کے قریب

زبان :- ہر قبیلے کی علیحدہ زبان ---- فرنچ ---- مسلمانوں کی زبان جیولا - آب و ہوا :- معتدل و مرطوب

مشہور پیداوار :- کوکو - کافی - کیلا - کھجور کا تیل۔

مالی
اپر وولٹا
آئیوری کوسٹ
آبی جان
خلیج گنی

آغاز مشن :-
جولائی سنہ ۱۹۶۱ء

ابتدائی مبلغ :-
مکرم قریشی مقبول احمد صاحب
(سابق مبلغ انگلستان و امریکہ)
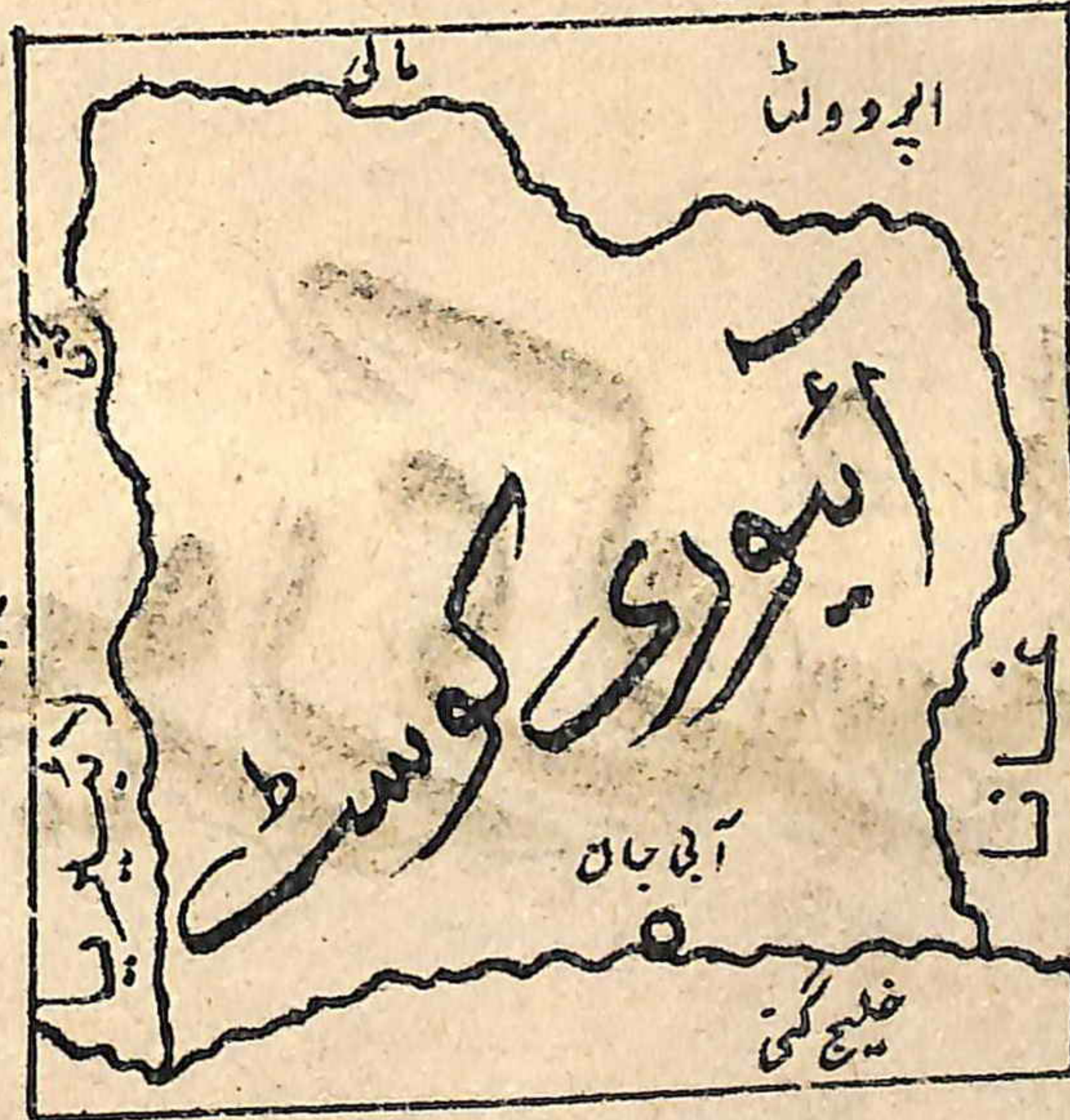
موجودہ مبلغ :-
مکرم قریشی محمد افضل صاحب
(مشنری انچارج)

پریذیڈنٹ جماعت :-
مکرم عبداللہ گولی بالی صاحب

مشن ہاؤس و مسجد :- ایک (اسی مشن کی ایک شاخ اپر وولٹا میں کھولی گئی ہے)

سکول :- ایک پرائمری سکول

لوکل مبلغین :- دو

سالانہ بجٹ :- ۸,۹۲,۲۲۰ فرانک

ترجمہ قرآن کریم :- پہلا پارہ (فرنچ - جیولا زبان)

احمدیہ لٹریچر :- اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ فرنچ میں، بعض اور رسائل بھی فرنچ میں۔

آبی جان کے ہوائی مستقر پر حضور کا والہانہ استقبال

پریس انٹرویو

۲۷ رشہادت کو تقریباً سوا گھنٹے کے سفر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اکرا سے آئیوری کوسٹ کے دار الحکومت آبی جان کے ہوائی مستقر پر بارہ بجکر پانچ منٹ پر پہنچے۔ مکرم قریشی محمد افضل صاحب مشنری انچارج آئیوری کوسٹ و دیگر اکابرینِ جماعت کے ساتھ اپنے آقا کے استقبال کے لئے ہوائی مستقر کے اندر محوِ انتظار تھے۔ ننھے احمدی بچے اور بچیاں پھولوں کے گلدستے اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضور نے احباب سے ملاقات فرمائی اور بچوں نے حضور کی خدمت میں گلدستے پیش کئے۔

اس کے بعد حضور وی۔ آئی۔ پی لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں ٹیلیویژن کیمرہ نصب کیا گیا تھا پریس اور ٹیلی ویژن کے نمائندے وہاں موجود تھے پریس کے نمائندے نے حضور کا انٹرویو لیا۔ حضور نے فرمایا:۔

ہماری اصل غرض تو روحانی ہے اور خدائے واحد کا پیغام لوگوں تک پہنچانا ہے۔ ثانوی غرض اوّل یہ ہے کہ جماعت کے دوستوں سے ملاقات کریں نیز یہ معلوم کریں کہ اِس ملک کی کیا خدمت کر سکتے ہیں اور آپ لوگوں سے بھی ملنے کا شوق تھا۔ اگر آپ لوگ اپنی روحانی، اخلاقی اور جسمانی صلاحیتوں کا پورا اور صحیح استعمال کریں تو ممکن ہے کہ آپ ساری دنیا کے معلّم بن جائیں۔ ایسے صحیح استعمال کی توفیق صرف دعا ہی سے ملتی ہے۔ اصل توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی چاہیئے۔ فرمایا ہم دو روز یہاں قیام کریں گے اِس لئے یہ آپ کا کام ہے کہ آپ اپنے متعلق مجھے بہت سی معلومات بہم پہنچائیں۔ ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ نائیجیریا اور غانا دونوں ملکوں میں ہماری بڑی بڑی جماعتیں ہیں۔ غانا میں ہمارے دو احمدی بھائی وزیر ہیں۔ اِسی طرح لیگوس (نائیجیریا) میں دو احمدی جج ہیں۔

یہاں سے حضور ہوائی مستقر کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں احباب، بہنیں اور معززینِ شہر صف بستہ کھڑے تھے بچیوں نے خوش الحانی سے "اھلاً و سھلاً مرحبًا یا امیر المومنین" پڑھا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردوں سے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے مستورات سے مصافحہ فرمایا۔ یہاں سے فارغ ہو کر حضور آئیوری انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل میں تشریف لے گئے۔

زمانۂ حاضرہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآنی معارف سکھائے گئے ہیں!

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

۲۷ شہادت کو بعد نماز مغرب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ آبی جان میں احباب جماعت سے ایک روح پرور خطاب فرمایا جس کا ترجمہ فرانسیسی اور مقامی زبان "جیولا" میں ساتھ ساتھ کیا گیا۔ اِس خطاب کا ملخص درج کیا جاتا ہے :-

"مَیں آپ لوگوں سے مل کر بہت خوش ہُوا۔

قرآنِ کریم کتابِ مبین بھی ہے اور کتابِ مکنون بھی۔ کتابِ مکنون کے راز وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے پیشِ نظر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزندوں پر کھولے جاتے ہیں اور اس طرح کتابِ مکنون کے وہ حصے کتاب مبین بن جاتے ہیں قرآن کریم ہر زمانے کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اِس زمانے کے مسائل کو حل کرنے کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ قرآنی معارف سکھائے گئے جن کی زمانے کو ضرورت تھی۔ اسلام پر موجودہ فلسفے اور سائنس کی طرف سے جتنے اعتراض بھی کئے گئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سارے اعتراض شافی جواب دیکر دُور فرمائے۔ حضور نے تمام معترضین کو چیلنج کیا۔ کسی ایک کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چیلنج کو قبول کرنے کی توفیق نہ ملی۔ اس دعویٰ کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ اِس سے یہ بھی ثابت ہُوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے باہر اندھیرا ہے اِس لئے ہمیں بہت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیئے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔"

(الفضل ۲۴ ہجرت ۱۳۴۹ ہش)

۲۸ شہادت دوپہر کے وقت حضور نے احباب سے ملاقات فرمائی۔ دریافت فرمایا کہ آپ کو کس قسم کی امداد کی ضرورت ہے۔ جواب ملا کہ ہم لوگ بڑے خوش قسمت ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ سکول کے لئے ہمیں کوئی مناسب عمارت خرید دی جائے۔ حضور نے خرچ کا اندازہ دریافت فرمایا +

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روحانی تاثیر کے لحاظ سے ابدی حیات دی گئی ہے

ہر نیا دن جو احمدیت پر طلوع ہوتا ہے احمدیت کو پہلے دن کی نسبت زیادہ طاقتور پاتا ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُر معارف اور ولولہ انگیز خطاب

۲۸ شہادت کو نماز مغرب اور عشاء کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ آبی جان میں تمام احبابِ جماعت سے مصافحہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے ایک نہایت پُر معارف اور ولولہ انگیز خطاب فرمایا جس کا ترجمہ فرانسیسی اور "جیولا" زبانوں میں ساتھ ساتھ کیا گیا حضور کے خطاب کا ملخص پیش کیا جاتا ہے :-

" نائیجیریا، گھانا، سیرالیون میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بہت بڑھ گئی ہے۔ گھانا میں ۱۹۶۰ء کی مردم شماری کے مطابق بالغ احمدی آبادی ایک لاکھ پینتیس ہزار تھی۔ سیرالیون میں بھی آبادی کی نسبت سے ماشاء اللہ جماعت کافی زیادہ ہے یہاں آئیوری کوسٹ (Ivory Coast) میں مشرکین بہت زیادہ ہیں۔ اسلام کے پہلے مخاطب مشرکینِ عرب ہی تھے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مشرکین کو پہلے پیغام پہنچانا چاہیئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوتِ قدسیہ اور افاضۂ روحانی کے نتیجے میں سارے مشرکینِ عرب کو اسلام کی طرف کھینچ لیا اور تھوڑے ہی عرصے میں عرب کے جزیرہ نما میں ایک عظیم انقلاب رونما ہو گیا۔ ہمارا یقین اور ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابدی حیات دی گئی ہے۔ اپنی روحانی تاثیر کے لحاظ سے حضورؐ آج بھی اسی طرح زندہ ہیں جس طرح چودہ سو سال پہلے۔ اگر ہم آپؐ کے اُسوہ پر عمل کریں اور اسلام کی حسین تعلیم مشرکوں تک پہنچائیں اور دعا کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ جس طرح اسلام کی تعلیم نے مشرکینِ مکّہ کے دل میں گھر کیا تھا۔ یہاں کے مشرکین (Pagans) بھی مسلمان نہ ہو جائیں ہماری نسل پر خصوصاً ان احمدیوں پر جو یہاں رہتے ہیں فرض ہے کہ اسلام کا پیغام مشرکین اور بد مذہب لوگوں تک پہنچائیں۔ مرکز کی طرف سے قرآن کریم کا فرانسیسی ترجمہ مع تفصیلی نوٹوں کے ربوہ سے تیار ہو کر جلد پہنچ جائے گا اور جس طرح یہاں کی جماعت نے مشورہ دیا ہے چھوٹے چھوٹے

رسالے بھی فرانسیسی میں تیار کرکے بھجوائے جائیں گے جس وقت یہ لٹریچر یہاں پہنچ جائے اس کو آگے پہنچانا اس جماعت کا کام ہے۔ ہم پاکستان میں بیٹھ کر اتنی دُور سے یہ کام نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور جلال اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اور وقار کے قیام کے لئے آپ کو بھیجا گیا ہے آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم روحانی فرزند سے جو وعدہ کیا ہے اس کے پورا ہونے کے آثار ہمیں نظر آنے لگ گئے ہیں۔ اگلے ہیں پچیس سال اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور کامیابی کے لئے بڑے اہم ہیں۔ مشرکوں، بدمذہبوں، مخالفوں نے حضور کی آواز کو جو ایک تنہا آواز تھی دبانے کے لئے ساری طاقت ایک جگہ جمع کر دی۔ ان کی ساری کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ اسلام کا حسین چہرہ ساری دنیا میں اب ہمیں نظر آرہا ہے۔ ہر نیا دن جو احمدیت پر طلوع ہوتا ہے احمدیت کو پہلے دن کی نسبت زیادہ طاقت ور پاتا ہے۔ اشتراکیت نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ دنیا سے اسلام کو مٹا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو (کشفی) نظارہ دکھایا کہ روس میں کثرت سے اسلام پھیل جائیگا ساری دنیا میں جہاں لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے تھے اور دہریہ بن گئے تھے احمدیت انہیں کھینچ کھینچ کر واپس لا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہے۔ آپ دعا اور تدبیر سے اللہ تعالیٰ کی خدمت کے لئے تیار ہو جائیں اور اس کی برکتوں کے وارث بنیں!

(الفضل ۲۴۔ ہجرت ۱۳۴۹ ہش)

بچوں کی دعوت اور الوداع

۲۹ شہادت کی صبح کو حضور نے احمدیہ عربک سکول کے بچوں کی دعوت کی۔ بچوں کی تعداد ۸۰ تھی۔ بچوں اور بچیوں نے "اھلاً وسھلاً ومرحبا یا امیر المؤمنین" بیک آواز خوش الحانی سے بار بار پڑھا۔ پھر "طلع البدر علینا" قصیدہ سُنایا اور قرآن کریم کی سورتیں خوش الحانی سے تلاوت کیں۔ حضور نے بچوں کیساتھ فوٹو بھی کھنچوائے جس وقت حضور بچوں کو رخصت فرمانے لگے تو پھر سب نے مل کر فرانسیسی زبان میں اللہ تعالیٰ کی حمد خوش الحانی سے پڑھی حضور نے فرمایا ریکارڈ کر لی جائے۔

دوپہر کے وقت لائبیریا کو روانگی کا پروگرام تھا۔ چنانچہ حضور فضائی مستقر پر تشریف لے گئے۔ جہاں مکرم قریشی محمد افضل صاحب کی معیت میں احباب جماعت اپنے پیارے امام کو الوداع کہنے کے لئے آئے ہوئے تھے حضور آئیوری کوسٹ کو دو روز تک اپنے وجود باجود سے فیضیاب کرنے کے بعد احباب کی دعاؤں کے درمیان لائبیریا کے لئے روانہ ہوئے۔
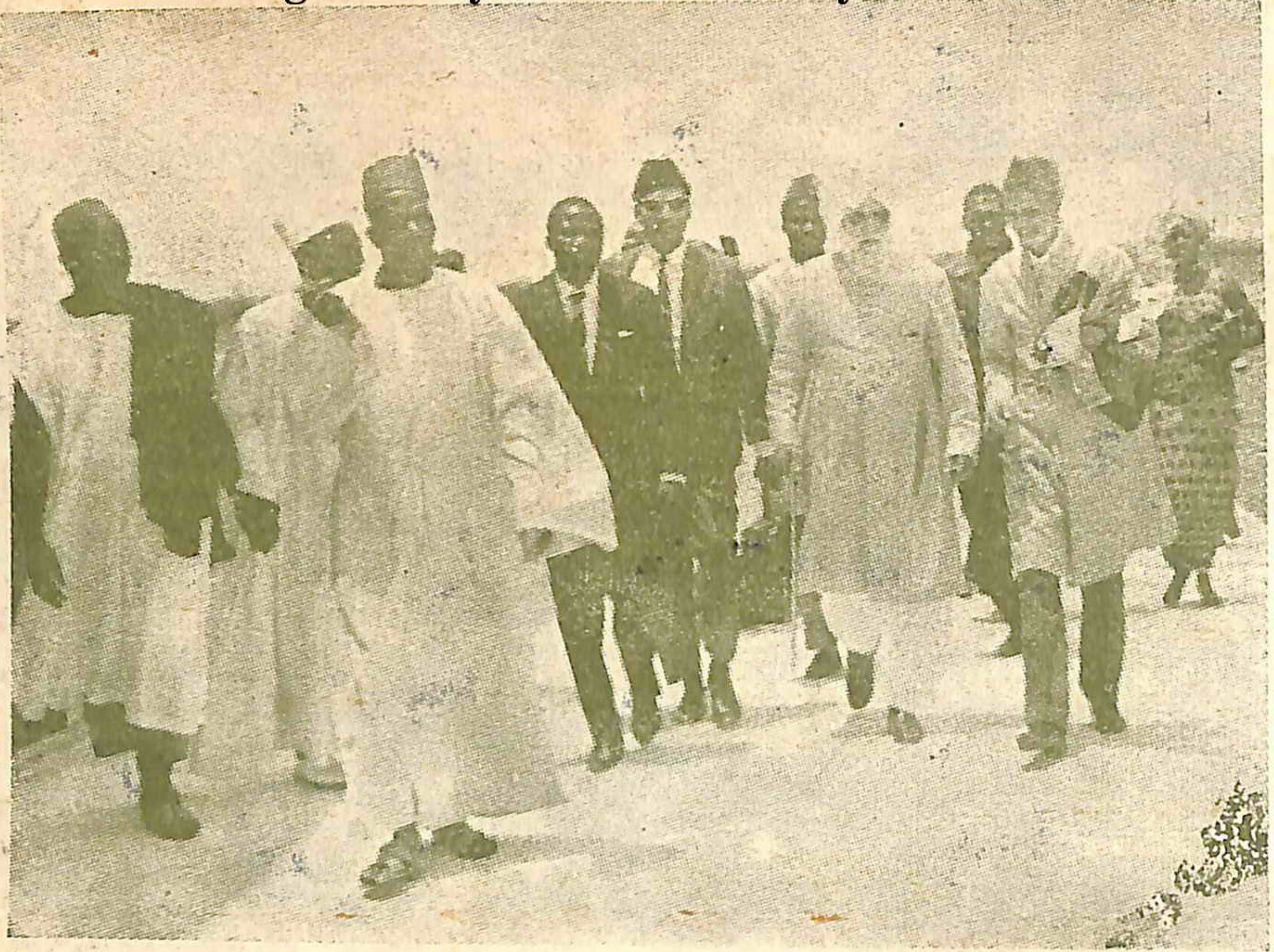
آبی جان کے فضائی مستقر پر حضور کے استقبال کا ایک منظر

آبی جان کی احمدیہ مسجد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

منروویا کے ہوائی اڈے پر حضور کا شاندار استقبال

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لائبیریا کے پریذیڈنٹ ولیم ٹب مین (درمیان) اور وائس پریذیڈنٹ ٹالبرٹ کے ہمراہ

صدرِ مملکت کی طرف سے استقبالیہ میں حضور کا خطاب
"میں اپنے ربِ کریم کا شکریہ بجالاتا ہوں جس نے مجھے، میری بیگم
اور میرے ساتھیوں کو اس عظیم ملک میں آنے کی توفیق دی۔"

لائبیریا

● پُرتپاک خیر مقدم ● صدرِ مملکت مسٹر ٹب مین سے ملاقات ● جماعت کی
طرف سے دعوتِ عشائیہ ● سرکاری ضیافت میں صدرِ مملکت کی طرف سے
خوش آمدید ● پریس کانفرنس ● عہدیداران کو ہدایات ● ملاقاتیں اور الوداع

لائبیریا

رقبہ :- ۴۳۰۰۰ مربع میل، آبادی :- تقریباً دس لاکھ، مذاہب :- عیسائیت غالب ہے مسلمان آبادی تقریباً ۲۷ فی صد ہے۔ قبائل ۱۸ (مسلمان زیادہ تر وائی، مینڈنگو اور پیلے سے تعلق رکھتے ہیں)، مسلمان جماعتیں :- (۱) مسلم کانگرس (۲) مسلم کمیونٹی۔

آزادی :- ۱۸۴۷ء (امریکہ سے) افریقہ کا سب سے پہلا آزاد ملک۔

دارالحکومت :- منروویا، صدر مملکت :- مسٹر ولیم ٹب مین۔

سرکاری زبان :- انگریزی، آب و ہوا :- گرم مرطوب۔

دیگر مبلغین

- مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری
- مکرم مبارک احمد صاحب ساقی
- مکرم عین اللہ خان صاحب سالکین (موجودہ مشنری انچارج)

آغاز مشن :- ۱۹۵۶ء

ابتدائی مبلغ :- مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب

لائبیریا میں ایک مخلص جماعت ہے۔ جماعت نے ایک بک شاپ کھول رکھی ہے جس کی وجہ سے مشن خود کفیل ہو گیا ہے۔ ایک احمدیہ پرائمری سکول بھی کھولا گیا ہے۔ لائبیریا کے صدرِ مملکت مسٹر ولیم ٹب مین باوجود عیسائی ہونے کے جماعت کے بہت مداح ہیں۔ وہ سرکاری تقریبات میں احمدی مبلغین کو مدعو کرتے ہیں۔

لائبیریا کے دارالحکومت منروویا میں حضور کا ورود مسعود

احباب جماعت اور صدر مملکت کے نمائندہ کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

۲۹ شہادت کو ۳ بجے کے قریب حضور کا جہاز ایک گھنٹہ پانچ منٹ کی پرواز کے بعد لائبیریا کے بین الاقوامی فضائی مستقر رابرٹس فیلڈ پر اُترا فضائی مستقر صدر مقام منروویا سے اٹھارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ہوائی اڈہ پر جماعت احمدیہ لائبیریا کے مخلص و فدائی احباب اور لائبیریا کے سربرآوردہ اصحاب نے حضور کا نہایت شاندار اور پرتپاک خیر مقدم کیا۔ حضور کا استقبال کرنیوالوں میں حکومت کے اعلیٰ افسران، لائبیریا کے مسلم زعماء اور دیگر معززین کے علاوہ خود صدر مملکت کا ذاتی نمائندہ بھی صدر مملکت کی کار لے کر حضور کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ سب سے پہلے مکرم امین اللہ خاں صاحب سالکین مشنری انچارج و امیر جماعت احمدیہ لائبیریا اور دیگر عہدیداران جماعت نے بڑھ کر اپنے آقا کی خدمت میں اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ ایک دوست نے پھولوں کا ہار جس میں ڈالروں کے نوٹ بھی لگے ہوئے تھے حضور کو پہنانے کے لئے پیش کیا جسے حضور نے جزاکم اللہ کہہ کر واپس دے دیا۔ اس کے بعد حضور وی۔ آئی۔ پی لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں مسلم گورنر غافانی کمارا اور انکے نائب الحاج کارے حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخباری نمائندے بھی موجود تھے۔ حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں احمدی خواتین حاضر تھیں۔ حضور نے اخباری نمائندے کے سوالات کے جواب دیئے اور بعد میں مسلم گورنر صاحب اور انکے نائب کو مخاطب کر کے فرمایا:-

مذہب دل کا معاملہ ہے جب تک دل نہ جیتے جائیں مذہب قبول نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کام وحشیانہ طاقت کے استعمال سے نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے محبت، ہمدردی اور خدمت کی ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا میرا پیغام وہی ہے جو اسلام کا پیغام ہے۔ جس کا ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بدیں الفاظ اعلان فرمایا کہ مَیں بھی تمہارے ہی جیسا انسان ہوں پس سب انسان پیدائش کے لحاظ سے بطور انسان برابر ہیں۔ ان سب کا حق ہے کہ صحیح مذہب ان تک پہنچایا جائے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اللہ تعالےٰ زندہ خدا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

(باقی صلہ پر)

صدرِ مملکت مسٹر ٹب مین سے حضور کی ملاقات

جماعت کی طرف سے وسیع پیمانے پر دعوتِ عشائیہ

۲۹ شہادت کو ساڑھے چھ بجے شام آئیوری کوسٹ کے سربراہِ مملکت مسٹر ولیم ٹب مین سے حضور کی ملاقات کا پروگرام تھا چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ صدرِ مملکت کی رہائش گاہ ایگزیکٹو مینشن تشریف لے گئے۔ حضور کی معیت میں جانے والوں میں مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور مکرم امین اللہ خاں صاحب سالکین بھی شامل تھے۔ صدرِ مملکت کے ساتھ انکے وزیرِ خارجہ بھی موجود تھے۔ صدرِ مملکت سے حضور کی ملاقات نہایت دوستانہ ماحول میں ہوئی انہوں نے فرمایا کہ حضور کی تشریف آوری ہمارے لئے خوشی اور خوش قسمتی کا باعث ہے۔

مکرم امین اللہ خاں صاحب سالکین کے متعلق فرمایا کہ آپ کے مشنری بہت "forceful" یعنی زبردست شخصیت کے مالک ہیں۔ حضور نے فرمایا:

"He is forceful without using Force."

یعنی وہ زبردست ہیں زبردستی کئے بغیر

اس پر صدرِ مملکت بہت محظوظ ہوئے۔

صدرِ مملکت بہت عمر رسیدہ ہیں اور اگرچہ آپ مذہباً عیسائی ہیں لیکن جماعتِ احمدیہ کے بہت مدّاح ہیں۔ ملاقات کے روز ان کی طبیعت علیل تھی اس لئے حضور نے ان کے پاس تھوڑی دیر توقف فرمایا۔ روانگی سے قبل حضور نے انہیں پاکستانی صنعت کا ایک تحفہ پیش کیا جسے انہوں نے بہت پسند کیا۔ ملاقات کے دوران ٹیلی ویژن والوں کا انتظام بھی تھا اور انہوں نے کیمرے نصب کئے ہوئے تھے۔

آٹھ بجے شام "ڈیکر" ہوٹل میں جماعت کی طرف سے حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر دعوتِ عشائیہ کا اہتمام کیا گیا اس میں احبابِ جماعت کے علاوہ صدرِ مملکت کے ذاتی نمائندہ، وزرائے مملکت، متعدد ملکوں کے سفارتی نمائندگان حکومت کے بعض اعلیٰ حکام و افسران، مسلم زعماء اور شہر کے معززین نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ مستورات کے لئے الگ پردے کا انتظام تھا جہاں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مہمانِ خصوصی تھیں۔

جماعت احمدیہ لائبیریا کی طرف سے حضور کے اعزاز میں عشائیہ میں نمائندہ صدر مملکت (دائیں) اور وزیر اطلاعات (بائیں)۔
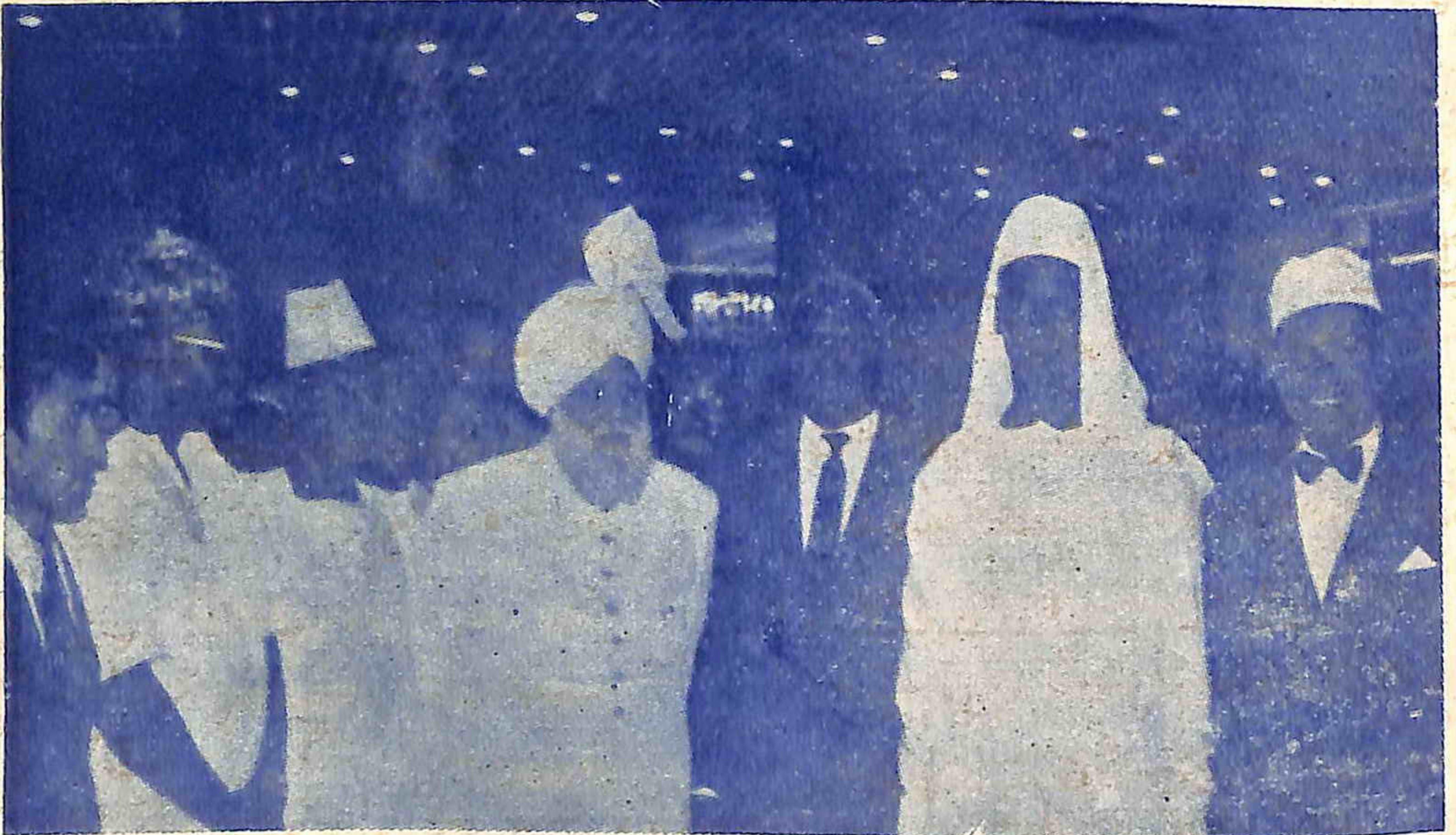
عشائیہ سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ احباب کے درمیان
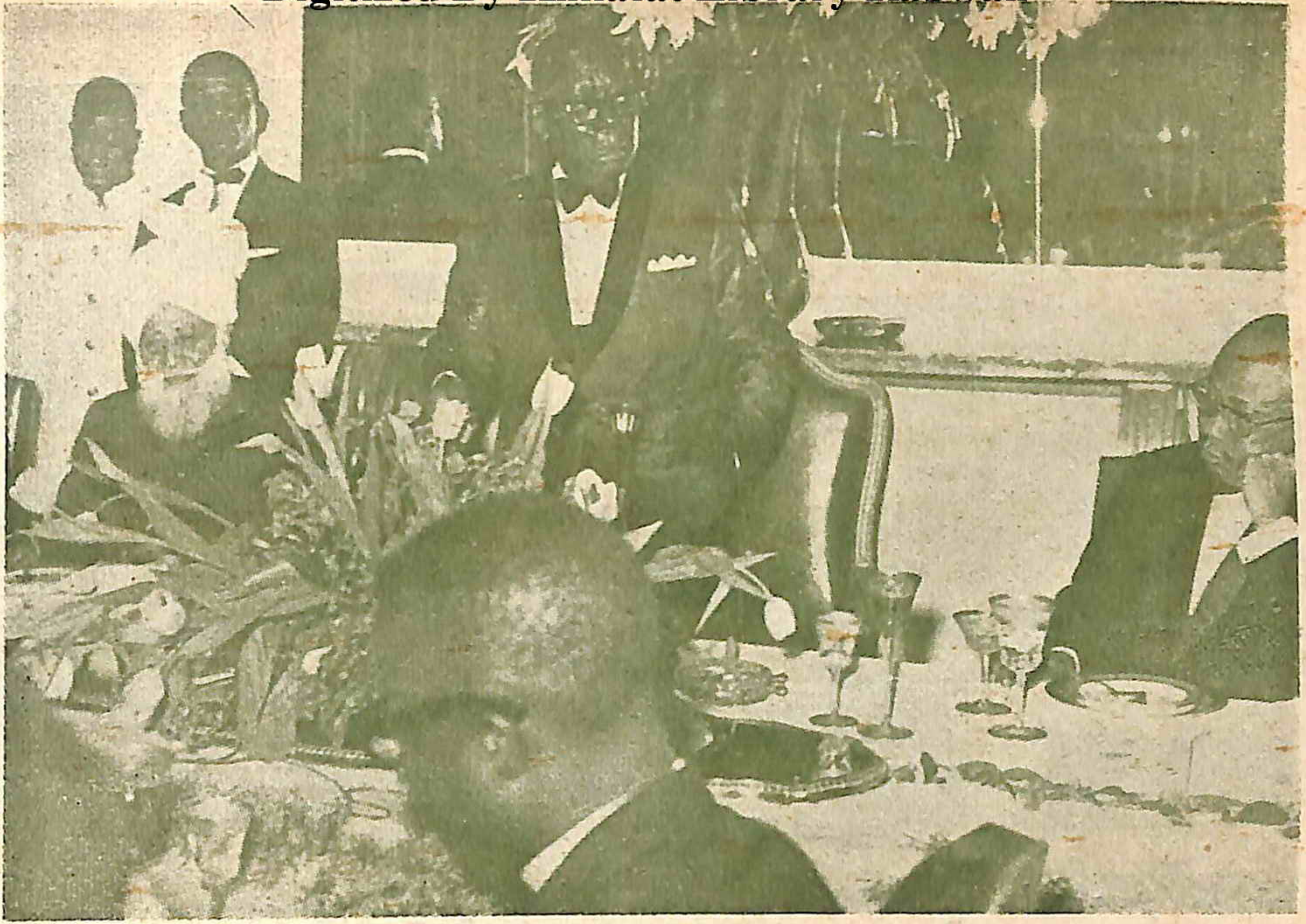
لائبیریا کے صدر مملکت مسٹر ٹب مین اپنے مقدس مہمان کے اعزاز میں خطبۂ استقبالیہ پیش کر رہے ہیں۔
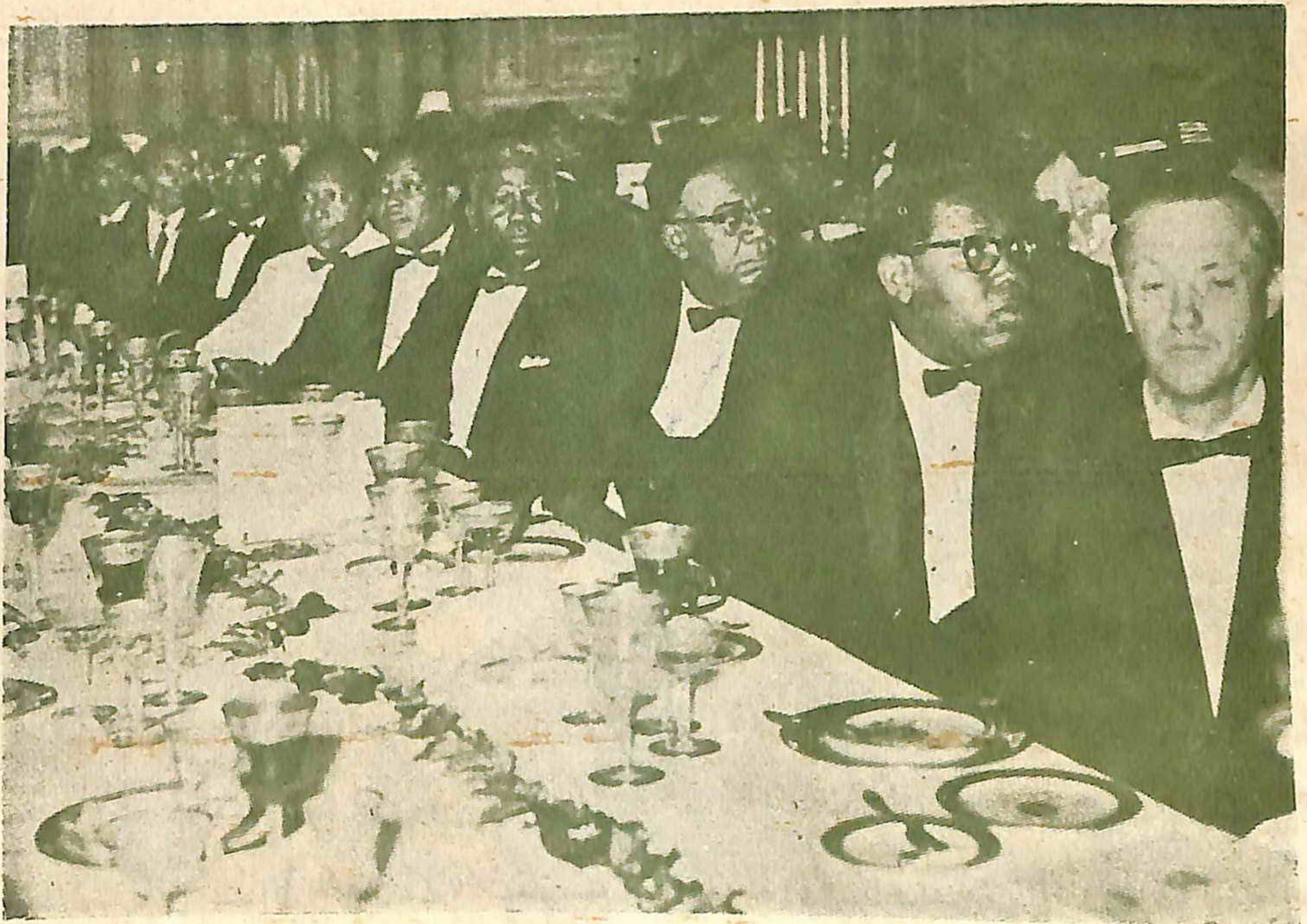
صدر ٹب مین کی طرف سے ضیافت پر حضور کا تاریخی خطاب خاص توجہ اور گہرے انہماک سے سنا گیا۔

احباب جماعت سے ملاقات

• پریس کانفرنس سے خطاب • عہدیداران جماعت کو ہدایات

۳۰ شہادت کی صبح کو تقریباً گیارہ بجے تک حضور نے احباب جماعت کو شرفِ ملاقات عطا فرمایا اِس موقع پر لبنان کے سفیر نے بھی حضور سے ملاقات کی۔ حضور ان سے عربی میں گفتگو فرماتے رہے اور ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی سرچشمۂ علوم ہے جس نے سیدنا حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو ایک رات میں عربی کے چالیس ہزار الفاظ سکھا دیئے۔

ساڑھے چار بجے شام ہوٹل کے کانفرنس روم میں پریس کانفرنس ہوئی جہاں ایک درجن سے زائد اخباروں اور ریڈیو کے نمائندے موجود تھے۔ حضور نے نمائندوں کے مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا :-

ہمارا مغربی افریقہ کے ممالک میں جماعتیں قائم کرنے سے کوئی ذاتی مفاد حاصل کرنا مقصود نہیں۔ ہم ان ممالک سے ایک پائی باہر لے کر نہیں گئے جو آمد ہوتی ہے انہی ممالک کی بہبود پر خرچ ہوتی ہے۔ ہم مدارس اور طبی مراکز کھولتے ہیں جن سے اِن ملکوں کے باشندے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ نائیجیریا میں ہمارے طبی مرکز نے جو کام شروع کیا گیا ہے بیس ہزار پونڈ سے زائد کمائے اور یہ ساری کی ساری رقم اسی مرکز کی توسیع و ترقی پر خرچ کی گئی۔

ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے ہزارہا لوگ مختلف ملکوں کی طرف سے فریضۂ حج ادا کرتے ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہماری جماعت کا بحیثیتِ جماعت سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ ہماری جماعت کا یہ اصول ہے کہ حکومتِ وقت کی اور قانون کی اطاعت کی جائے۔ ہم تو مذہبی جماعت ہیں۔

پریس کانفرنس کے معاً بعد اسی کمرے میں حضور نے جماعت کے عہدیداران کو بلایا ہوا تھا۔ اس اجلاس میں حضور نے عہدیداران کو لائبیریا میں تبلیغی، تعلیمی اور طبی کام کی توسیع و ترقی کے بارے میں ہدایات دیں اور فرمایا کہ اصل مقصد تو خدمت ہونا چاہیئے۔ عہدیداران نے اپنی بعض مشکلات حضور کے سامنے پیش کیں۔ اس پر حضور نے امداد کا وعدہ فرمایا اور فرمایا کہ انشاء اللہ ہمارا قدم آگے ہی بڑھتا رہے گا۔

"آج ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ

اس زمانے کے روحانی بادشاہ ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں

سرکاری ضیافت میں صدرِ مملکت کی طرف سے حضور کی خدمت میں خوش آمدید

۳۰ شہادت کی شام کو عزّت مآب صدرِ مملکت لائبیریا مسٹر ولیم ٹب مین کی طرف سے حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر سرکاری ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ عشائیہ میں اراکینِ قافلہ کے علاوہ جماعتی عہدیداران بھی مدعو تھے۔ علاوہ ازیں صدرِ مملکت، وائس پریذیڈنٹ، چیف جسٹس سپریم کورٹ، سپیکر، سینیٹ کے پریذیڈنٹ، سینیٹ کے چیئرمین، ایوانِ نمائندگان کے چیئرمین مع بیگمات، حکومت کے اٹھائیس وزراء، دیگر ممالک کے تیرہ سفراء، لائبیریا کے چھ سفراء (یہ سفراء مختلف ممالک میں مقرر ہیں۔ ان دنوں اپنے ملک آئے ہوئے تھے) مختلف سرکاری محکموں کے سربراہ، کمشنرز، ڈائریکٹرز بشپ اور پریس، ریڈیو و ٹیلیویژن کے نمائندے کُل اہم معززین بھی دعوت میں شامل ہوئے۔ اِس موقع پر صدرِ مملکت کی بیگم صاحبہ نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے لئے پردہ کا پُورا اہتمام کیا ہوا تھا۔

اِس دعوت میں گوشت اسلامی طریق سے ذبح شدہ تھا۔ اور مشروبات بھی سادہ پانی یا سیون اَپ وغیرہ پیش کی گئیں۔ ڈرائنگ ہال اُوپر کی منزل پر تھا اور اسے شاہانہ ٹھاٹھ سے سجایا گیا تھا۔ پہلے سب مہمان ہال میں جاکر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ پھر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور صدرِ مملکت مسٹر ٹب مین ہال میں داخل ہوئے۔ سب مہمانِ خصوصی اور صدرِ مملکت کی طرف رُخ کر کے احتراماً کھڑے ہو گئے پہلے حضور تشریف فرما ہوئے پھر صدرِ مملکت۔ اسکے بعد بلند آواز سے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی گئی۔ اس دوران تمام حاضرین احتراماً کھڑے رہے۔

کھانا ختم ہونے کے بعد صدرِ مملکت نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے فرمایا:۔

آج ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ اِس زمانے کے روحانی بادشاہ ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں۔ ان کی ہمارے ملک میں تشریف آوری ہمارے لئے عزّت کا باعث ہے۔ اگرچہ مَیں مذہباً عیسائی

ہوں لیکن ایک اللہ پر دلی اطمینان رکھتا ہوں آپ اسے کسی نام سے پکاریں God کہیں یا اللہ۔ اس پر ایمان اور یقین آج کی دکھی دنیا کے لئے بہت ضروری ہے۔ مَیں ہر مذہب کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ اسی لئے ہم نے اپنے آباء و اجداد کے لکھے ہوئے آئین کے مطابق مکمل مذہبی آزادی اپنے ملک میں قائم کر رکھی ہے۔ آج کے مہمانِ خصوصی ایک عظیم روحانی شخصیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ ہر وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے بینائی عطا فرمائی ہے دیکھ سکتا ہے کہ آپ کو قربِ الٰہی حاصل ہے۔ مَیں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور آپ کے لئے جامِ صحت تجویز کرتا ہوں۔

اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں صدرِ مملکت اور ان کی بیگم صاحبہ کا اس عزت افزائی پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ فرمایا اصل شکریہ کی مستحق تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اس لئے سب سے پہلے مَیں اپنے ربِّ کریم کا شکریہ بجا لاتا ہوں جس نے مجھے، میری بیگم اور میرے ساتھیوں کو اس عظیم ملک میں آنے کی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ ہی تمام روشنی، نور اور معرفت کا منبع ہے اور اسی کی صفات کے جلوے تمام کائنات میں جاری و ساری ہیں۔ اسی کے حضور ہم جھکتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صدرِ مملکت کو جو اپنے ملک کے لئے بمنزلہ ایک باپ کے ہیں اور ان کی بیگم صاحبہ کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبے عرصہ تک اپنے ملک و قوم کی توفیق دیتا چلا جائے اور اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حقیقی رحمت سے نوازے اور سارے ملک کی خوشحالی، امن اور خوشی کے بے پایاں خزانوں سے مالا مال کرے۔

اس کے بعد کافی پی گئی۔ گیارہ بجے شب یہ دعوت ختم ہوئی اور حضور صدرِ مملکت کی کار میں واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

(بقیہ صفحہ ۷۵)

زندہ رسول ہیں۔ ضروری ہے کہ صحیح طور پر مسلمان ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کیا جائے ایسا تعلق قائم کیا بھی جا سکتا ہے۔ ہم خود اس سلسلے میں صاحبِ تجربہ ہیں۔ ہمارا تجربہ ہے اور ایمان ہے کہ اگرچہ دوسرے انسان اور اہل اللہ بھی ہوئے لیکن ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بلند عزت کے مقام پر فائز ہیں۔

فضائی مستقر کی مصروفیات سے فارغ ہو کر حضور بذریعہ کار "ڈیوکار انٹی کانٹی نینٹل" ہوٹل میں تشریف لے گئے۔ حضور کی کار پر سائرن لگا ہوا تھا جس کی آواز سن کر کاریں اور راہگیر راستہ خالی کر دیتے تھے۔ سارے شہر میں جہاں جہاں سے حضور کی کار گزرتی لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ لائبیریا کے مہمانِ خصوصی کے طور پر جماعت احمدیہ کے امام تشریف لا رہے ہیں۔

لائبیریا سے گیمبیا کو روانگی

پُرخلوص الوداع

کانو (نائیجیریا) ہسپتال کے ڈاکٹر مکرم ضیاء الدین صاحب جو حضور کے طبی مشیر ہیں آب وہوا کی نمی کے باعث بیمار ہوگئے حضور دن میں کئی کئی بار ان کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے۔ صدرِ مملکت کے عشائیہ کے بعد بھی رات کو حضور ان کی مزاج پُرسی کے لئے تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا کہ چونکہ آپ کی طبیعت دُرست نہیں اس لئے آپ کل ہمارے ساتھ جانے کی بجائے واپس کانو چلے جائیں۔

یکم ہجرت کو لائبیریا سے گیمبیا روانگی کا پروگرام تھا۔ صبح کے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب سے ملاقات فرمائی۔ دوپہر کے وقت ہوائی مستقر پر پہنچے۔ صدرِ مملکت نے ایک ذاتی مراسلہ مکرم امین اللہ خاں صاحب سالکین کو بھجوایا ہوا تھا جس میں تمام متعلقہ افسروں کو ہدایت تھی کہ حضور کو عزت و احترام کے ساتھ الوداع کیا جائے۔ حضور لائبیریا کا تین روزہ دورہ مکمل فرمانے کے بعد احباب اور بہنوں کی دعاؤں کے ساتھ گیمبیا کے لئے روانہ ہوئے۔

روانگی سے قبل مسٹر فرنسوا پیروز جو فرانس کی ایک مشہور نیوز ایجنسی کے نمائندہ مقیم لائبیریا ہیں نے حضور سے ملاقات کی۔

آپ ایک مشہور جرنلسٹ ہیں۔ اور کئی سربراہانِ مملکت کے ہمراہ سفر کر چکے ہیں۔ پاکستان کے بہت مداح اور ہمدرد ہیں۔ ان کے پاس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" ایک پُرانا انگریزی ایڈیشن تھا جسے وہ اس غرض کے لئے ساتھ لائے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنے دستخط ثبت فرمائیں۔ چنانچہ ان کی خواہش پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے ایک جدید انگریزی ایڈیشن پر اپنے دستخط فرمائے اور یہ نسخہ مسٹر پروز کو دیا گیا۔

○

گیمبیا میں قیام کے دوران حضور کا فرمان

"میں یہاں آکر یہ محسوس کرتا ہوں کہ میں اپنے ہی گھر میں ہوں"

گیمبیا

- ہوائی مستقر پر والہانہ خیر مقدم
- صدرِ مملکت سے ملاقات
- سابق گورنر جنرل کی طرف سے استقبالیہ
- پریس انٹرویو
- نصرت سیکنڈری سکول اور مسجد کا سنگِ بنیاد
- احباب سے ملاقاتیں
- عہدیداران کو ہدایات۔
- روح پرور خطابات
- مجالسِ علم و عرفان

گیمبیا

رقبہ :- ۴ ہزار مربع میل   آبادی :- ۳،۱۶،۰۰۰   ڈویژنز :- ۵

مشہور قبائل :- میڈنگا - فولاز - وولف - جولاز   مذاہب :- اسلام - عیسائیت (۸۴٪ مسلمان)

آزادی سنہ ۱۹۶۵ء (برطانیہ سے)   دارالحکومت :- باتھرسٹ

پہلے گورنر جنرل :- الحاج سر ایف - ایم سنگھاٹے   پہلے صدرِ مملکت :- سر داؤد - کے - جوارا

سرکاری زبان :- انگریزی   آب و ہوا :- گرم مرطوب

مشہور پیداوار :- مونگ پھلی - چاول - چری - باجرہ -

پھل :- آم - کیلا - امرود - پپیتا - ناریل وغیرہ -

پہلے مبلغ
مکرم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب فاضل

سینیگال
بحر اوقیانوس
گیمبیا
باتھرسٹ
سینیگال
سینیگال

آغاز مشن سنہ ۱۹۶۱ء

دیگر مبلغین

مکرم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی
مکرم مولوی داؤد احمد صاحب حنیف
مشنری ڈاکٹر :- مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب

موجودہ مبلغین

مکرم اقبال احمد صاحب شاہد (قائم مقام مشنری انچارج)
مکرم مرزا احمد اقبال صاحب
پریذیڈنٹ جماعت :- مکرم محمد عبداللہ سوہنا صاحب

احمدیہ مشنز : ۲   احمدیہ مساجد :- ۳

" سکول :- حالیہ دورہ میں حضور نے نصرت سیکنڈری سکول کی بنیاد رکھی اور عنقریب ایک اور سکول کھولنے کا ارشاد فرمایا - سکول کے ساتھ ایک مسجد کی بھی بنیاد رکھی گئی -

" ہسپتال :- ایک   لوکل مبلغین :- ۳

باتھرسٹ کے فضائی مستقر پر حضور کا والہانہ خیر مقدم

خبر رساں ایجنسی کے نمائندے کو انٹرویو!

یکم ہجرت کو ۲ بجکر سات منٹ پر لائبیریا سے روانہ ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پانچ بجکر ۶ منٹ شام گیمبیا کے دارالحکومت باتھرسٹ کے فضائی مستقر پر پہنچے۔ ہوائی اڈے پر مکرم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب مشنری انچارج وامیر جماعت ہائے احمدیہ گیمبیا، مکرم الحاج ایف۔ ایم سنگھاٹے سابق گورنر جنرل گیمبیا، مسٹر ٹی۔ بی۔ فُون لیبر کمشنر اور تقریباً دو صد احباب اور بہنوں نے نعرہ ہائے تکبیر سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت پُرجوش اور والہانہ استقبال کیا۔ ایک دوست پہلے اللہ اکبر کہتے ان کے بعد سب مل کر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے۔ حضور نے فرداً فرداً سب احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ یہ دوست گیمبیا کے مختلف علاقوں سے اپنے پیارے امام کے استقبال کے لئے باتھرسٹ میں جمع ہوئے تھے۔ بعض احباب تین تین سو میل کا سفر طے کر کے آئے تھے۔

مصافحے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں خبر رساں ایجنسی کے انچارج نے حضور کا انٹرویو لیا۔ ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ میرے یہاں آنے کا مقصد آپ لوگوں سے ملاقات کرنا ہے۔ مَیں یہاں آکر یہ محسوس کرتا ہوں کہ مَیں اپنے ہی گھر میں ہوں۔

اِس سوال کے جواب میں، کہ آپ کس چیز میں دلچسپی رکھتے ہیں حضور نے فرمایا کہ مجھے عام انسان کی ترقی اور بہتری میں بہت دلچسپی ہے۔ فرمایا مغربی افریقہ کے ممالک میں پچاس سال پہلے احمدیت آئی تھی اور یہاں کے لوگوں کی خدمت کے لئے آئی تھی۔ اِس پچاس سال کے عرصہ میں ہم ایک پینی بھی کسی ملک سے باہر لے کر نہیں گئے۔ ہم یہاں خدمت کے لئے آئے ہیں ایکسپلائٹ کرنے کے لئے نہیں آئے۔ گیمبیا کا مشن ایک نیا مشن ہے پھر بھی یہاں کافی بڑی جماعت ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ چند سال تک بہت لوگ احمدی ہو جائیں گے۔

فضائی مستقر سے حضور اٹھارہ کاروں کے قافلے میں مسٹر سنگھاٹے کی کوٹھی پر تشریف لے گئے وہاں بھی حضور نے احباب سے مصافحہ فرمایا۔ دوسرے روز سے گیمبیا میں حضور کا قیام اٹلانٹک ہوٹل میں ہوا۔

صدرِ مملکت سر داؤد کے جوارا سے ملاقات

حضور کی طرف سے انگریزی تفسیر القرآن کے تحفہ کی پیشکش

۲۔ ہجرت کو ساڑھے نو بجے صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدرِ مملکت سر داؤد کے جوارا سے ملاقات فرمائی۔ صدرِ مملکت نوجوان، محبِّ وطن لیڈر ہیں۔ آپ پہلے مذہباً عیسائی تھے اب مسلمان ہو چکے ہیں۔ ان سے حضور کی ملاقات نہایت دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ صدر نے حضور سے دریافت کیا کہ حضور سفر کیسا چل رہا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سفر بہت کامیاب اور دلچسپ رہا ہے۔ سارے مغربی افریقہ کے لوگ مجھے بہت پسند آئے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے گیمبیا میں جماعتِ احمدیہ کے آئندہ پروگراموں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ہم انشاء اللہ خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر یہاں کے عوام کی خدمت کریں گے۔ ہماری اس میں کوئی ذاتی غرض نہیں۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے ایک عظیم تحفہ لایا ہوں اور وہ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹس کے ہے۔ اس پر صدرِ مملکت نے کھڑے ہو کر یہ آسمانی تحفہ وصول کیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اس نئی تالیف کا پہلا نسخہ ہے جو سارے مغربی افریقہ میں کسی کو دیا ہے ۔

بقیہ صفحہ ۱۱۴

بقیہ صفحہ ۱۱۴

جب سے حضور "بو" میں تشریف لائے گورنر لاج اور احمدیہ سکول میں رنگا رنگ کے بلبوں اور قمقموں سے ساری رات چراغاں کا سماں رہا۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ اس چراغاں کی کیا ضرورت ہے تو "بو" کے رہنے والے ایک دوست آبدیدہ ہو کر بولے کہ اگر عام دنیوی شادی ہو تو لوگ چراغاں کر لیتے ہیں۔ ہمارے ہاں تو آج روحانی عید ہے اور ہمارا دولہا تو امن کا شہزادہ ہے جس کا ہمیں اسّی سال سے اور ساری دُنیا کو چودہ سو سال سے انتظار تھا۔ ہمارے دل و دماغ حضور کی نورانی شخصیت سے منور ہو گئے ہیں اور جگمگا اُٹھے ہیں تو ہماری عمارتیں اس جشن میں حصّہ کیوں نہ لیں ۔

گیمبیا کے افق پر آفتاب احمدیت کا طلوع
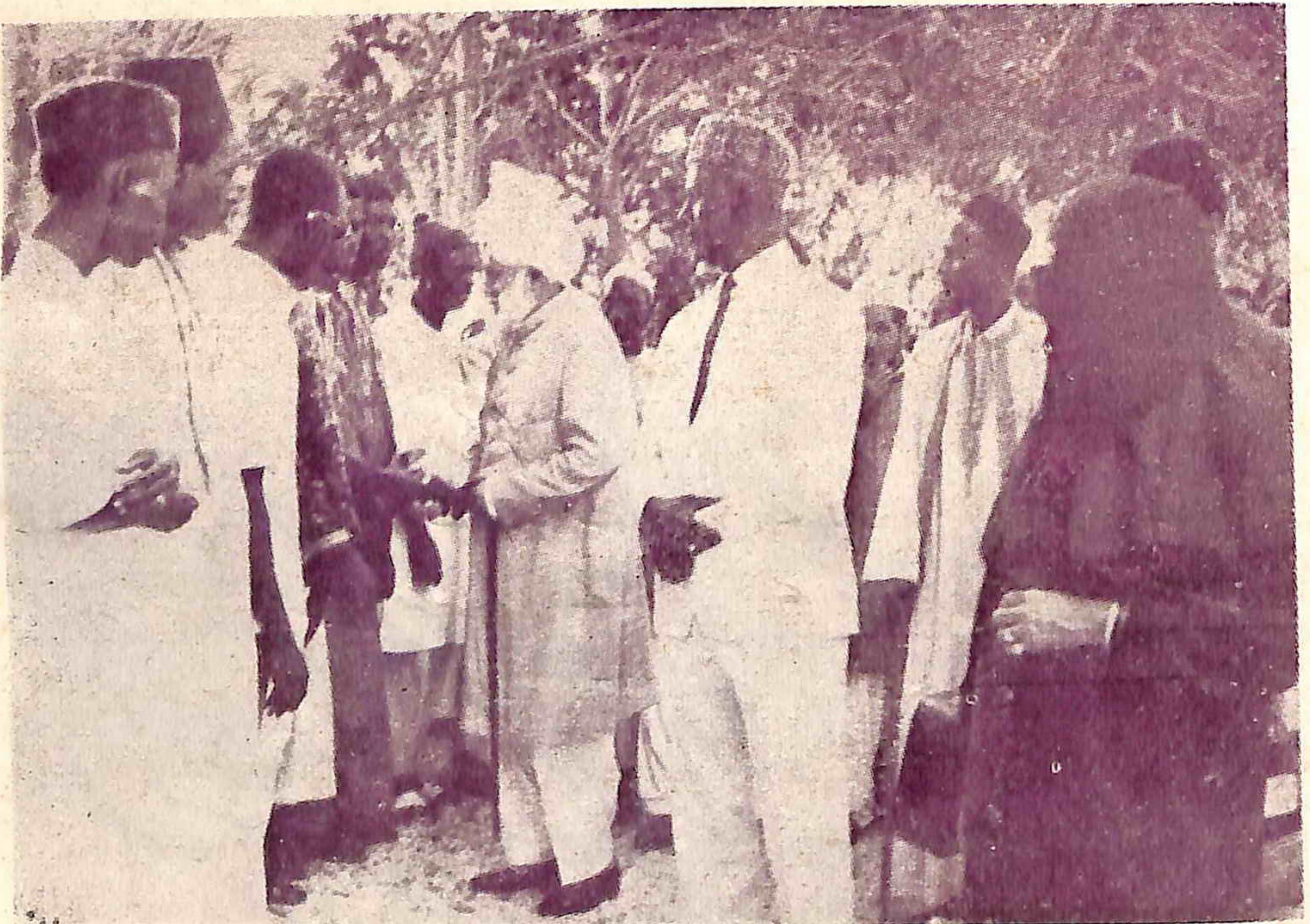
باتھرسٹ (گیمبیا) کے فضائی مستقر پر استقبال کرنے والے احباب کو حضور مصافحہ
کا شرف عطا فرما رہے ہیں۔
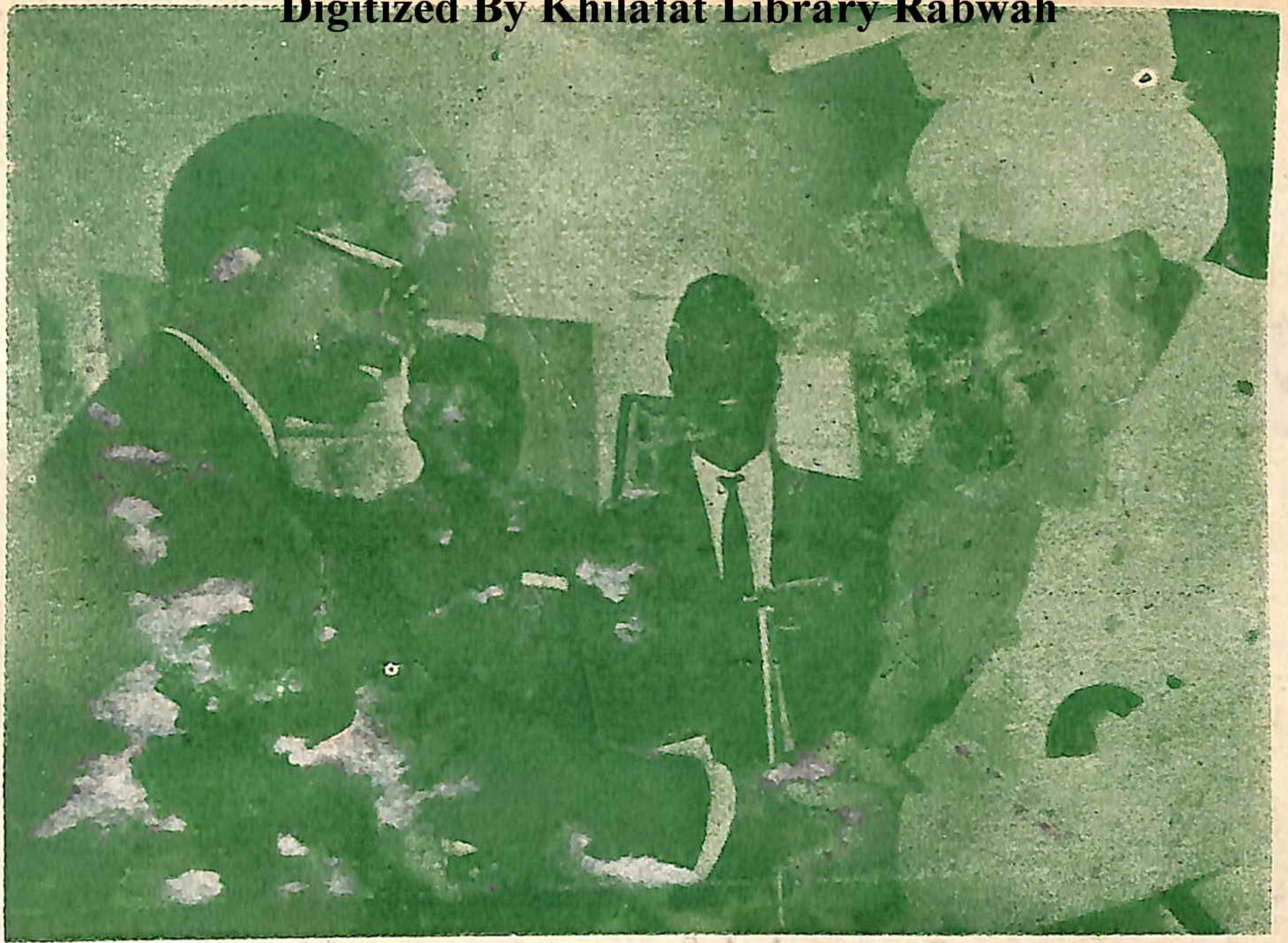
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے گیمبیا کے صدر مملکت سر داؤد ۔ کے ۔ جوارا
کو انگریزی تفسیر القرآن کا تحفہ پیش کیا ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ گیمبیا کے احباب جماعت سے خطاب فرما رہے ہیں ۔

سابق گورنر جنرل کی طرف سے وسیع پیمانہ پر دعوتِ استقبالیہ

ایک اجلاس میں حضور کے اہم ارشادات

۲ ہجرت کی شام کو جناب الحاج الیف۔ ایم سنگھاٹے سابق گورنر جنرل گیمبیا نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں اٹلانٹک ہوٹل میں وسیع پیمانے پر ایک دعوتِ استقبالیہ کا اہتمام کیا جس میں سربراہِ مملکت گیمبیا، وزیرِ تعمیر و مواصلات، وزیرِ صحت و سوشل بہبود، وزیرِ تعلیم، ہاؤسا قبیلے کے امام، کیتھولک مشن کے پریسٹ ریورنڈ، باتھرسٹ کے میئر اور ڈپٹی میئر، برطانوی ہائی کمشنر، امریکن سفیر، سفیر نائیجیریا، لبنان کے کونسل، پولیس افسران دیگر متعدد سربرآوردہ افراد اور معززینِ شہر نے شرکت کی۔

حضور کا ہر مہمان سے تعارف کروایا گیا۔ حضور ہر شخص سے اس کے مناسبِ حال گفتگو فرماتے۔ صدرِ مملکت سے کافی دیر تک گفتگو جاری رہی۔

عشائیہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عہدیدارانِ جماعت کا ایک اجلاس بلایا جس میں حضور نے فرمایا کہ اس ملک کی کیسے خدمت کی جا سکتی ہے۔ عرض کیا گیا کہ یہاں مسلمان بچوں کے لئے کوئی سکول نہیں ہے اور اس کی اشد ضرورت ہے حضور نے فرمایا کہ اگر سات سال میں ہم پانچ سکول کھول لیں تو ایک دن یونیورسٹی بنانی پڑیگی۔ نیا میڈیکل سینٹر کھولنے کے لئے حضور نے مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب سے منصوبہ تیار کرنے کا ارشاد فرمایا۔

حضور کی خدمت میں یہ بھی عرض کی گئی کہ یہاں کے مقامی لوگوں کو مشنری بننے کی بھی تربیت دی جانی چاہیئے۔ فرمایا کہ بچوں کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے ربوہ بھجوایا جائے۔ نیز فرمایا کہ ہمارے لئے تو عربی اور اس کے بعد اردو دونوں زبانیں سیکھنی ضروری ہیں۔ ایک نئی سکیم پر انشاء اللہ عمل درآمد ہونے والا ہے جس کے ماتحت ۲۰۰، ۳۰۰، ۵۰۰ اور ہزار فقروں کے الگ الگ سیٹ بنائے جائیں گے تاکہ مختلف زبانوں کے بولنے والوں کو عربی اور اردو سیکھنے میں سہولت ہو سکے۔ فرمایا قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا کریں اس سے بھی اردو آجاتی ہے۔ حضور نے فرمایا اس کے بعد اور اجلاس بھی ہوں گے تاکہ مشورہ کے بعد آخری فیصلہ کر سکوں۔

اِسلام کی فتح کے دن کی پَو پھٹ چکی ہے

تمام انسانوں کے دِل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتے جائیں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا رُوح پرور اور ولولہ انگیز خطاب

۳ ہجرت کو صبح ساڑھے دس بجے کے قریب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گیمبیا گورنمنٹ سیکنڈری سکول میں جماعت کے احباب اور بہنوں سے ایک نہایت رُوح پرور اور ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ حضور کا خطاب انگریزی زبان میں تھا۔ ساتھ ساتھ وولف اور منڈنگا زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ خطاب کے بعد حضور نے دعا فرمائی اور سب احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ مستورات سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے ملاقات فرمائی۔ حضور نے بچوں کو سینے سے لگا کر پیار کیا۔ حضور کے خطاب کا ملخص درج کیا جاتا ہے:۔

میرے عزیز بیٹو اور بیٹیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ہم احمدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آپ محمد رسول اللہؐ کے سب سے محبوب فرزند تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام سے اتنی محبت تھی کہ آپ نے کروڑوں فرزندوں میں سے صرف اور صرف آپ کو چُنا اور اپنا سلام بھیجا۔ یہ امر ہمیشہ مدِّ نظر رکھنا چاہیئے کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ فرزند اس زمانے میں کیوں بھیجے گئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ آپ امتِ مسلمہ میں اِس زمانے کا نور ہیں۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ ہی ہیں جن میں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نور جلوہ گر ہے۔ نورِ محمدی کے روشن عکس ہونے کی وجہ سے آپ اِس زمانے کے لئے مشعلِ ہدایت ہیں۔ آپ کی بعثت مسلمانوں کے ایمان کی تقویت اور مضبوطی کے لئے ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ اسلام بالآخر غالب آکر رہے گا اور ہم اور آپ محبّت، ہمدردی اور خدمت سے ساری دنیا کے قلوب کو مسخّر کرلیں گے۔ پس ہر احمدی کی کوشش ہونی چاہیئے کہ محبّت اور خدمت سے ان دلوں پر فتح حاصل کرے جن کا ایمان کمزور ہے یا جو سرے سے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہی نہیں رکھتے ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے انسان، سب سے بڑے استاد اور سب سے بڑے محسنِ انسانیت ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو جتنی محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے اتنی محبت کسی اور سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو آپؐ سے اتنی محبت ہے کہ فرمایا:-

قل ان کنتم تحبّون اللہ
فاتّبعونی یحببکم اللہ۔

یعنی اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو لوگوں میں اعلان کر دے کہ اگر تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے تو آؤ میری اطاعت کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

یہ کتنا عظیم اعلان ہے۔ محمد رسول اللہؐ تو کہتے ہیں کہ تمام انسان برابر ہیں لیکن دنیا میں ایسے انسان بھی موجود ہیں جو دوسرے انسانوں سے حقارت اور نفرت سے پیش آتے ہیں۔ دوسرے انسانوں کو ستانا چاہتے ہیں اور اپنے آپ کو اوروں سے ارفع سمجھتے ہیں۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں یہ سراسر غلط ہے۔ محمد رسول اللہؐ اعلان فرماتے ہیں کہ تمام انسان برابر ہیں۔ محمد رسول اللہؐ کا پیغام ساری دنیا اور تمام زمانوں کے لئے ہے۔ آئندہ زمانے کے لئے بھی پیغام ہے جو بنی نوع انسان کیلئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس برابری کی سطح سے ہر انسان کے لئے راستہ کھلا ہے کہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق اونچا اڑ سکے۔ انسان کو اسی لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اپنے خالق سے زندہ تعلق قائم کرے۔ جو لوگ کوشش کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کر لیتے ہیں۔ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بھی قریب ہو جاتے ہیں۔ یہ زندگی کا سچ اور حقیقت ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسانیت ایک نہیں ہے۔ اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے ایک مثال دیتا ہوں ہم سکول کے ہال میں بیٹھے ہیں۔ سکول کے افسر سب سے اعلیٰ کلاس کا امتحان لیتے ہیں۔ نتیجہ نکلتا ہے تو ایک طالب علم اوّل آتا ہے اور دوسرا سب سے آخر میں ہوتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ طالب علم نہیں ہے دونوں طالب علم ہیں۔ اسی طرح تمام انسان بحیثیت انسان کے برابر ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ علیم ہے اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ اس علیم خدا نے انسان کی نیکی کا امتحان لیا۔ جب علیم خدا نے اس امتحان کے نتیجے کا اعلان فرمایا تو فرمایا کہ محمد رسول اللہ بنی نوع انسان کی فہرست میں سب سے اوپر ہیں۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ آپؐ سب سے زیادہ نیک۔ نیکی کرنے والے ہیں۔ لیکن آپؐ نے فرمایا میں آپ ہی کی طرح ایک انسان ہوں۔ یہی وہ حسین ترین پیغام ہے جو بنی نوع انسان کو دیا گیا۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ ہر شہر، ہر قصبے، ہر گھر میں اس حسین پیغام کو پہنچائیں۔

حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعے ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ ہم اسلام کی آخری فتح کا دن دیکھنے والے ہیں۔ تمام انسانوں کے دل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتے جائیں گے۔ اسلام جیتے گا اور عنقریب جیتے گا۔ باوجود اس مخالفت کے جو اسلام کی ہو رہی ہے دنیا کی کوئی طاقت اس فتح کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتی۔ اپنے دلوں میں یہ یقین مضبوطی کے ساتھ جمالیں کہ اسلام کی فتح کے دن کی پو پھٹ چکی ہے۔ تھوڑے عرصے میں آپ ایک عظیم انقلاب دیکھیں گے۔ آپ اپنے حصّے کے طور پر اسلام کی خاطر کوشش کریں۔ آپ اللہ تعالیٰ کی برکات اور فضلوں کو اپنے لئے منتظر پائیں گے اس مقصد کے حصول کے لئے آپ اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق قائم کریں۔ کوشش اور دعا سے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کریں تب جاکر آپ اس مقصد کو پورا کریں گے جس کے لئے آپ کو پیدا کیا گیا ہے۔

پھر فرمایا۔ ہمارے دلوں کے نور اور ہمارے محبوب و محسن محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے روحانی فرزند نے فرمایا ہے (مفہوم) کہ جوں جوں انسان کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا عرفان حاصل ہوتا جاتا ہے اس کا ایمان مضبوط ہوجاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس طرح کھنچا چلا آتا ہے جس طرح لوہا مقناطیس کی طرف۔ آپ بھی اسی قسم کا یقین اور ایمان پیدا کریں۔ اپنی ذمہ داریاں پہچانیں اور ان کو دیانت داری سے ادا کریں۔ آپ ہی کے ذریعے یہ عظیم انقلاب اسلام کے حق میں برپا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر اور معین و مددگار ہو اور اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے آپ پر کھولے ۔

(الفضل ۲۷۔ہجرت ۱۳۴۹ ہش)

بقیہ صفحہ ۱۱۵

بقیہ صفحہ ۱۱۵

اور تابناک ہے۔ لیکن یہ پھل قسمت کے درخت سے ٹوٹ کر خود بخود تمہاری جھولیوں میں نہیں گرے گا بلکہ شدید محنت سے تمہیں اس عظیم الشان مقصد کو حاصل کرنا ہوگا۔

حضور نے ازراہِ کرم سکول کی لاگ بک میں مندرجہ ذیل کلمات درج فرمائے :-

"بارك الله في سعيكم"

(یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری کوششوں میں برکت ڈالے)

تقسیم انعامات کی تقریب کی کارروائی اور حضور کا خطاب حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے سکول کی دو منزلہ عمارت سے سکول کی تجربہ گاہوں کے قریب مستورات کی معیت میں سماعت فرمایا ۔

گیمبیا کے ایک ریٹائرڈ اعلیٰ سول آفیسر، انگریزی و عربی کے ماہر عالم اور محکمہ
تعلیم کے اسلامی امور سے متعلقہ امور کے مشیر الحاج عبداللہ جوب صاحب
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے عربی زبان میں استفادہ کر رہے ہیں۔
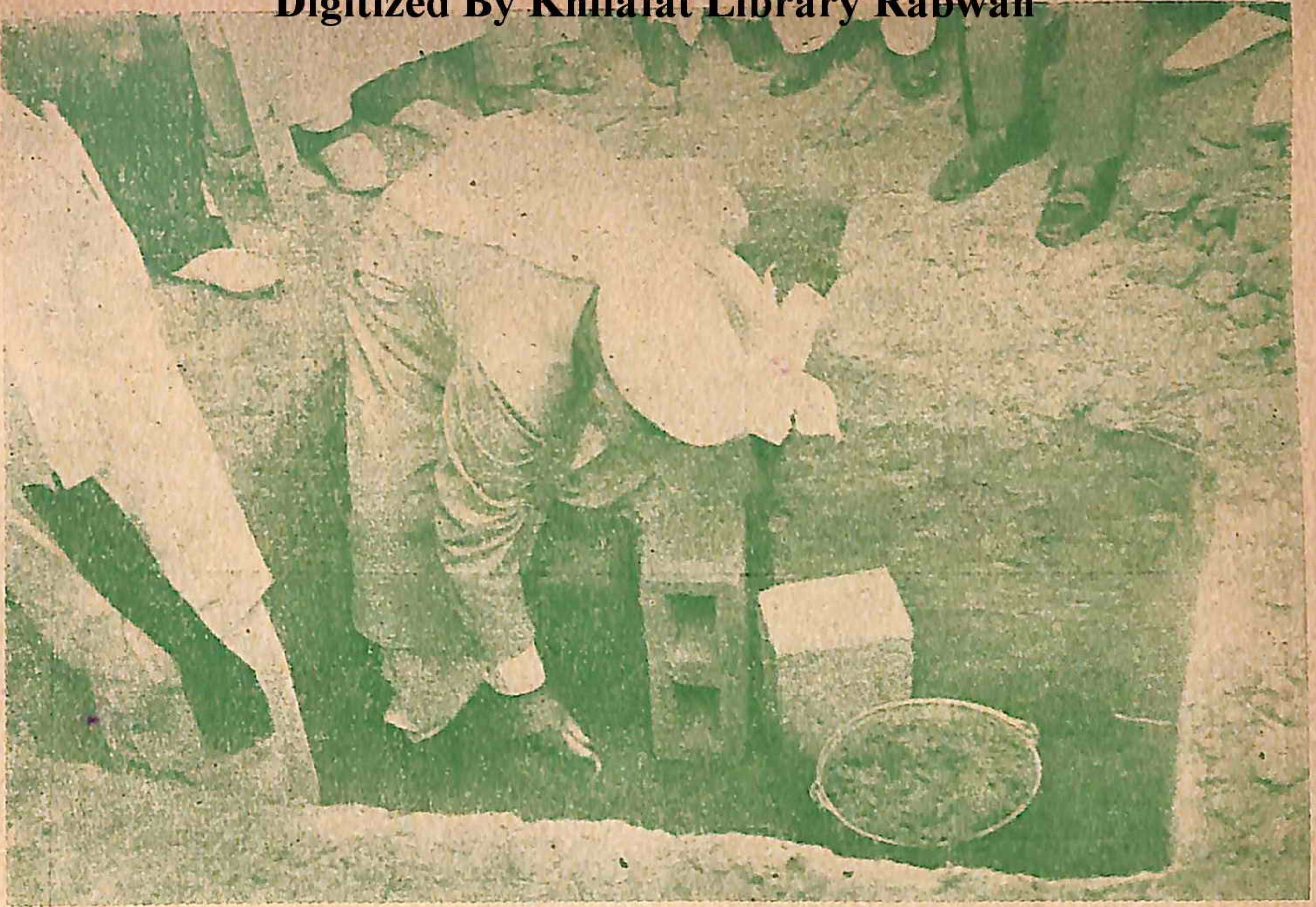
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گیمبیا میں نصرت سیکنڈری سکول اور ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔
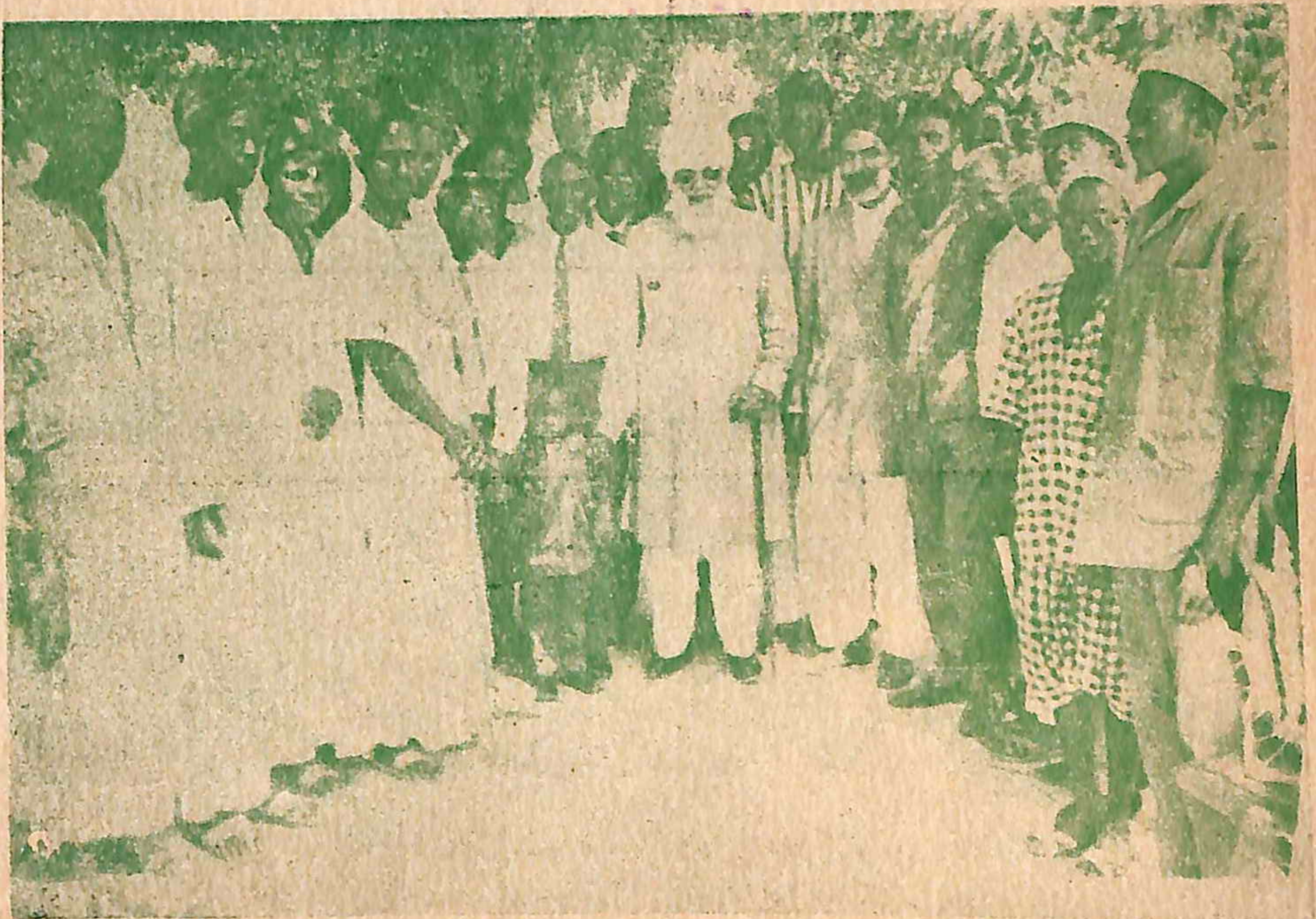
گیمبیا سے روانگی کے موقع پر حضور احباب جماعت کے ہمراہ

نصرت سیکنڈری سکول اور مسجد کا سنگِ بنیاد

عنقریب ایک اور سکول کا سنگِ بنیاد رکھنے کا ارشاد

۳۔ ہجرت کی شام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مضافات باتھرسٹ میں "بنونکا کنڈا" مقام پر جو یہ سیکنڈری سکول کا سنگِ بنیاد رکھنے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ حضور نے پہلے سکول کی سائٹ پلین ملاحظہ فرمائی۔ سکول میں ورکشاپ، کلاس رومز، ہوسٹل، اساتذہ کے لئے قیام گاہیں اور دیگر ضروریات کے علاوہ ایک خوبصورت مسجد کی عمارت بھی تعمیر ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ سے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ پہلے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور اجتماعی دعا کرائی پھر سکول کی عمارت کی بنیاد رکھی اور دوبارہ اجتماعی دعا کرائی۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بھی بنیاد میں اینٹیں رکھیں۔

دعا کے بعد حضور نے فرمایا کہ اس سکول کی عمارت کی تکمیل پر جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے اٹھارہ ماہ لگیں گے۔ اگر اٹھارہ مہینے میں آپ سکول بنالیں تو اس کا افتتاح اور ایک اور سکول کا سنگِ بنیاد ایک ہی وقت میں رکھا جائے گا۔ اور اگر میں زندہ رہا تو اس دوسرے سکول کا افتتاح میں کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (اللہ تعالیٰ حضور کی صحت اور عمر میں بے انداز برکت ڈالے)

بقیہ صہ ۹۳

اُوپر سے ہی کھڑے کھڑے اپنے دیدار سے شادکام فرمائیں لیکن حضور کو جب اپنے احباب کی آمد کا علم ہوا تو حضور علالتِ طبع اور شدید گرمی اور دھوپ کے باوجود نیچے تشریف لائے اور سب احباب سے جو تعداد میں ڈیڑھ سو سے زائد تھے فرداً فرداً مصافحہ کیا اور ہر ایک کا نام دریافت فرمایا۔ ایک دوست نے اپنے نام کا مفہوم بتایا "یہ جنگ اور وہ جنگ"۔ حضور نے فرمایا اب آپ احمدی ہیں اس لئے آپ کا نام عبد السلام ہے۔ یعنی "نہ یہ جنگ اور نہ وہ جنگ"۔

گیمبیا میں حضور کی مزید مصروفیات

سیرالیون کے لئے روانگی!

۳ شہادت کو نصرت سکول کا سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد واپسی پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے سر ایم سنگھاٹے کے باغ میں تشریف لے گئے۔ رات کو اٹلانٹک ہوٹل میں جماعت کی طرف سے دی جانے والی دعوت میں حضور نے شرکت فرمائی۔

۴ شہادت کی صبح کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سیر کے لئے شہر سے باہر تشریف لے گئے۔ راستے میں مقامی لوگوں کی جھونپڑیوں میں بھی قدم رنجہ فرمایا۔ نماز مغرب اور عشاء کے بعد حضور نے مشن ہاؤس میں دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضور نے وزیر تعلیم و صحت کو ہوٹل میں کھانے پر مدعو فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے گیمبیا کے رہنے والے دو نوجوانوں کے لئے پیشکش کی جو پاکستان جا کر طب کی اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر قانون کے مطابق ان کو پاکستان میں داخلہ مل جائے تو ان کا خرچ ہم برداشت کریں گے۔

۵ شہادت کو گیمبیا سے سیرالیون کے لئے روانگی کا پروگرام تھا۔ صبح ۷ بجے حضور جناب الحاج الیف۔ ایم سنگھاٹے کی کوٹھی پر تشریف لے گئے اور ان کے ساتھ فوٹو کھنچوایا۔ اس موقع پر حضور نے انہیں پاکستانی صنعت کا ایک نمونہ بھی بطور تحفے کے دیا۔

پونے گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فضائی مستقر پر تشریف لے گئے۔ اور گیمبیا کا نہایت کامیاب چار روزہ دورہ مکمل فرمانے کے بعد مبلغین، عہدیداران اور احبابِ جماعت کی دعاؤں کے درمیان سیرالیون کے لئے روانہ ہوئے۔

> فرمایا:- "گیمبیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اشارہ ہوا کہ اب وقت ہے کہ علاوہ ایک دوسری سکیم کے جو مغربی افریقہ میں براڈکاسٹنگ سٹیشن لگانے کی ہے کم از کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں پر خرچ کر دینا چاہیئے"!
>
> (الفضل ۹ اخاء ۱۳۴۹ ہش)

احبابِ سیرالیون کے نام ——— حضور کا پیغام

"اپنے آپ کو اپنے روحانی بیٹوں اور بیٹیوں کے درمیان
پاکر جن سے مجھے بے حد محبت ہے میں بہت خرم و مسرور ہوں۔"

سیرالیون

• فری ٹاؤن میں پُرجوش استقبال • قائم مقام گورنر جنرل اور وزیر اعظم سے ملاقات
• سرکاری ضیافت • سیرالیون مسلم کانفرنس کی طرف سے استقبالیہ • "مسجد نذیر احمد علی"
کا افتتاح • بو میں ورودِ مسعود • مسجد احمدیہ بو کا سنگِ بنیاد • احمدیہ سکولز کا معائنہ
• پریس کانفرنس • استقبالیہ تقریبات • روح پرور مجالس • پُرمعارف خطابات
• احباب سے ملاقاتیں • بچوں سے شفقت و پیار • پُرخلوص الوداع؛

سیرالیون

رقبہ ۲۸،۰۰۰ مربع میل　　آبادی :- ۳۰،۰۰،۰۰۰ (اندازاً)

مشہور قبائل :- مینڈے اور ٹمنی (ملک کے اصلی باشندے ان دو قبائل سے ہی تعلق رکھتے ہیں)

مذاہب :- (۱) اسلام (۲) عیسائیت (۳) توہم پرستی۔ (مسلمان آبادی ۶۰٪ کے قریب ہے)

آزادی :- ۲۷ اپریل ۱۹۶۲ء (برطانیہ سے)　　دارالحکومت :- فری ٹاؤن۔

قائم مقام گورنر جنرل :- جناب بن جاتی جان سی　　وزیر اعظم :- جناب پی سیاکا سٹیپ ہن

آب و ہوا :- گرم مرطوب　　مشہور پیداوار :- کافی۔ کوکو۔ جوار۔ چاول۔

آغاز مشن :- ۱۹۳۷ء

ابتدائی مبلغین

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رض

حضرت مولانا حکیم فضل الرحمن صاحب رض

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم

محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری

موجودہ مبلغین

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد (مشنری انچارج)

مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح

مکرم مولوی عزیز الرحمن صاحب خالد

مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر

پریذیڈنٹ جماعت

پیراماؤنٹ چیف اگامانگا صاحب

احمدیہ مشنز :- ۹

احمدیہ جماعتیں :- ۱۱۰

" مساجد :- ۶۰ (حالیہ دورہ میں حضور نے لیسٹر میں "مسجد نذیر احمد علی" کا افتتاح فرمایا اور مسجد احمدیہ بو کا سنگ بنیاد رکھا۔)

" تعلیمی ادارے :- ۲۰ پرائمری اور ۴ سیکنڈری سکولز

" اخبار :- The African Cresent　　احمدیہ پریس :- "نذیر احمدیہ پرنٹنگ پریس" ٹو بیں

ترجمہ قرآن کریم :- مشہور لوکل زبان مینڈے میں پارہ اول کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

سیرالیون کے فضائی مستقر پر حضور کا پُرجوش اور والہانہ استقبال

احبابِ جماعت کو شرفِ مصافحہ

۵-ہجرت کو ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جہاز باتھرسٹ سے سیرالیون کے فضائی مستقر لنگی پر قریباً ایک بجے دوپہر پہنچا۔ لنگی کا ہوائی اڈہ لنگی کے جزیرہ نما پر واقع ہے۔ اور ہوائی اڈہ سمندر کے راستے سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن سے سوا میل کے فاصلے پر ہے۔ جہاز کے ہوائی اڈے پر اترتے ہی احبابِ جماعت نے اسلام، حضرت امیرالمومنین ــــ زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔ یہ احباب اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے ہوائی اڈہ کی چھت پر کھڑے تھے۔ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری مشنری انچارج و امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون نے مع دیگر مبلغینِ کرام آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔

فری ٹاؤن جانے کے لئے حضور کے قافلہ کی کاریں کشتی کے ذریعہ سمندر پار لے جائی گئیں۔ وہاں جماعتوں کا اکثر حصہ اپنے پیارے امام کی انتظار میں اپنی اپنی وردیوں میں ملبوس کھڑا تھا۔ حضور کی کار اللہ اکبر کے نعروں، منظوم دعائیہ اور استقبالیہ ترانوں کے درمیان آگے بڑھ رہی تھی۔

اور حضور ساتھ ساتھ ہاتھ اٹھا کر سلام کا جواب دیتے جا رہے تھے۔ قافلے کے آگے آگے لاؤڈ سپیکر پر اعلان ہو رہا تھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ تشریف لا رہے ہیں۔

احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن اور دیگر احمدیہ سکولوں کے طلباء اپنی اپنی خوشنما وردیوں میں ملبوس خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے:

اھلًا و سھلًا و مرحبًا
بارك خليفتنا خليفة المسيح
یارب مولی خلق الوریٰ
بارك اميرالمؤمنين

حضور ہوائی اڈے سے قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد سٹیٹ گیسٹ ہاؤس (لیفنی لاج) پہنچے۔ ریڈیو سیرالیون نے اس سفر کا آنکھوں دیکھا حال نشر کیا نیز ٹیلیویژن نے بھی حضور کی آمد کے نظارے دکھائے۔ حضور نے قیام گاہ پر پہنچ کر فرمایا کہ اس سفر میں پہلی بار شدید سر درد شروع ہوا ہے۔ حضور دوسری منزل کے کمرے میں آرام کرنے لگے تھے کہ کچھ احباب لاج تک پہنچ گئے۔ ان کی خواہش تھی کہ حضور

(باقی صفحہ ۸۹ پر)

احمدیت پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا

ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہماری محبت ساری دنیا کی نفرت پر غالب آکر رہے گی

پریس کانفرنس میں حضور ایدہ اللہ کے بصیرت افروز ارشادات

(کرسمبر) ۵ ۔ ہجرت کو ساڑھے پانچ بجے شام لاج کی زیریں منزل پر پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پریس، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور نیوز ایجنسیوں کے نمائندے شامل ہوئے۔ حضور نے کانفرنس کے آغاز میں فرمایا کہ میں سیرالیون آنے سے پہلے نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا اور گیمبیا کا دورہ کر چکا ہوں۔ مجھے اہلِ افریقہ بہت پسند آئے ہیں ان کے چہروں پر مسکراہٹ ہے اور دلوں میں سادگی اور محبت ہے۔ میں نے اس دورے کو نہایت خوشکن اور آرام دہ پایا ہے۔

اِس سوال کے جواب میں کہ حضور کی تشریف آوری کا مقصد کیا ہے؟ حضور نے مسکرا کر فرمایا "آپ لوگوں سے ملاقات"! نیز مختلف ممالک کے سربراہوں سے مشورہ کہ جماعتِ احمدیہ ان ممالک کے باشندوں کی کس رنگ میں بہتر خدمت کر سکتی ہے۔ فرمایا کہ ہماری مختلف جماعتیں مغربی افریقہ کے ممالک میں پچاس سال سے بے لوث خدمت میں مصروف ہیں۔ اور جماعت نے یہاں کی آمد یہیں خرچ کی ہے۔ ایک پائی تک باہر نہیں لے جائی گئی۔

ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت نے یورپین ممالک میں بھی کافی ترقی کی ہے۔ ہمارے مشن اور مساجد سوئٹزرلینڈ، جرمنی، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، ہالینڈ، سپین، یوگوسلاویہ اور انگلستان میں قائم ہیں۔ صرف انگلستان میں پندرہ ہزار احمدی رہتے ہیں۔ انہی دنوں یوگوسلاویہ کے باشندے سویڈن میں بسنے والے پچیس خاندان اکٹھے احمدی ہوئے ہیں۔

فرمایا۔ ہر انسان خصوصاً نوجوان طبقے کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کی صحیح معنوں میں نشو و نما ہو۔ یہ ان کا بنیادی حق ہے۔ اور رنگ و نسل کا اس میں کوئی امتیاز نہیں۔ حضور نے اِس امر پر تشویش

کا اظہار فرمایا کہ آجکل یورپ کا نوجوان اخلاقی اور روحانی قدروں سے بیگانہ ہو رہا ہے۔ اب یہ کام ہمارا ہے کہ ہم محبت اور ہمدردی کے ساتھ دلوں میں روحانی قدروں کو دوبارہ قائم کر دیں۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ میں پہلے دوسروں سے مشورہ کرتا ہوں، خود سوچتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ کے حضور انشراحِ صدر اور رہنمائی کے لئے دعا کرتا ہوں تب کسی نتیجے پر پہنچتا ہوں۔ یہی وجہ ہے سیرالیون میں جماعت کے آئندہ پروگراموں کے بارے میں آپ لوگوں کے مشورہ کی ضرورت ہے۔ آپ ہمیں مشورہ دیں کہ ہم کس طرح سیرالیون کی بہتر رنگ میں خدمت کر سکتے ہیں پھر مناسب غور اور دعا کے بعد کسی نتیجے پر پہنچ سکوں گا۔ فرمایا صرف گھانا میں ۱۹۶۰ء کی مردم شماری کے مطابق ایک لاکھ پینتیس ہزار بالغ احمدی تھے۔ اگر بچوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو یہ تعداد پانچ لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔ اس پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے عرض کی کہ یہ دس سال پہلے کے اعداد و شمار ہیں۔ اِس پر حضور نے فرمایا کہ اس عرصے میں جماعت کی تعداد بہت بڑھ چکی ہے۔ فرمایا۔ ابھی بعض علاقے ایسے ہیں جہاں جماعت تعداد کے لحاظ سے تو زیادہ نہیں لیکن دِل اب قبولِ حق کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

حضور نے بتایا کہ اِس وقت تک جماعتِ احمدیہ قرآنِ کریم کے تراجم جن زبانوں میں کر چکی ہے ان میں انگریزی، جرمن، ڈینش، ڈچ، سواحیلی، انڈونیشین، روسی، اٹالین اور سپرانٹو زبانیں شامل ہیں۔ فرانسیسی زبان میں ترجمہ عنقریب شائع ہو رہا ہے، انشاء اللہ پانچ سال کے اندر اندر سیرالیون کی مقامی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم آپ تک پہنچ جائیں گے۔ فرمایا ہم تو رضا کارانہ اور بے غرض خدمت کر رہے ہیں۔ احمدی نوجوان اپنے دُنیوی کاروبار چھوڑ کر خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر معمولی تنخواہوں پر مختلف ممالک میں خدمتِ خلق میں مصروف ہیں۔ قربانی کا یہ جذبہ محض اللہ تعالیٰ کی دین ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری کامیابی کا راز ہے۔ یہ کانفرنس ساتھ ساتھ ریڈیو پر نشر ہوتی رہی۔

اس کے بعد ریڈیو سیرالیون کے نمائندہ خصوصی کی درخواست پر حضور نے انٹرویو کے لئے اسے الگ موقع دیا۔ ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت تقریباً دُنیا کے ہر ملک میں قائم ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ ہماری جماعت پر سورج کبھی غروب نہیں ہوتا ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔ جتنے لوگ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی میں ان پر ایمان لائے ان سے ہزاروں گنا زیادہ احمدی صرف آپ کے ملک سیرالیون میں موجود ہیں۔

اِس سوال کے جواب میں کہ مذہب کا مستقبل کیا ہے؟ فرمایا کہ مذہب کا مستقبل بہت شاندار

(باقی ملاحظہ پر)

افریقین نونہالانِ احمدیت سے شفقت و پیار

مجلسِ عرفان میں ایمان افروز ارشادات

پریس کانفرنس کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ کے صدر دروازہ پر تشریف لے گئے جہاں پینتیس کے قریب نونہالانِ احمدیت خوبصورت وردیاں پہنے اپنے پیارے آقا کو سلام و عقیدت کا تحفہ پیش کرنے کے لئے منتظر تھے۔ انہوں نے کورس کے طور پر نہایت خوش الحانی کے ساتھ یک زبان عربی زبان میں بعض استقبالیہ ترانے سُنائے۔ آواز میں ایسا سوز تھا کہ دلوں پر اثر کئے بغیر نہ رہتا تھا۔ ان ترانوں میں یہ بھی شامل تھا:-

طلع البدر علینا من جهت دبره
فاوجینا علینا شکرًا بنوره
یارب مولی خلق الوری
بارك امیرنا المؤمنین
بارك امیرنا خلیفة المسیح

یہ دلکش ترانے سُنکر حضور نے فرمایا مجھے غانا کے بچّوں کے یہ الفاظ بہت پسند آئے تھے:-

یا ابناء ادم المال
مالی والجنّة جنّتی

اشترو ا جنّتی بمالی

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچّوں سے نہایت شفقت و پیار سے مصافحہ کیا اور سرزمینِ بلال رضؓ کی ان ننھّی رُوحوں کو برکت بخشی۔

شام کے وقت حضور مجلسِ عرفان میں تشریف فرما رہے اور رات گئے تک مخلصین کو اپنے ایمان افروز اور رُوح پرور ارشادات سے نوازتے رہے۔ اِس مجلس میں حضور نے سفر کے حالات پر تبصرہ فرمایا اور مغربی افریقہ کے مخلصین کی قربانیوں اور ان کے اخلاص پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء کہا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بہت نظارے دیکھے۔

> مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب بیماری کے باعث حضور کے ارشاد پر واپس کانو چلے گئے انکی جگہ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب (گیمبیا) حضور کے طبّی مشیر کے طور پر قافلے میں شامل ہوئے۔
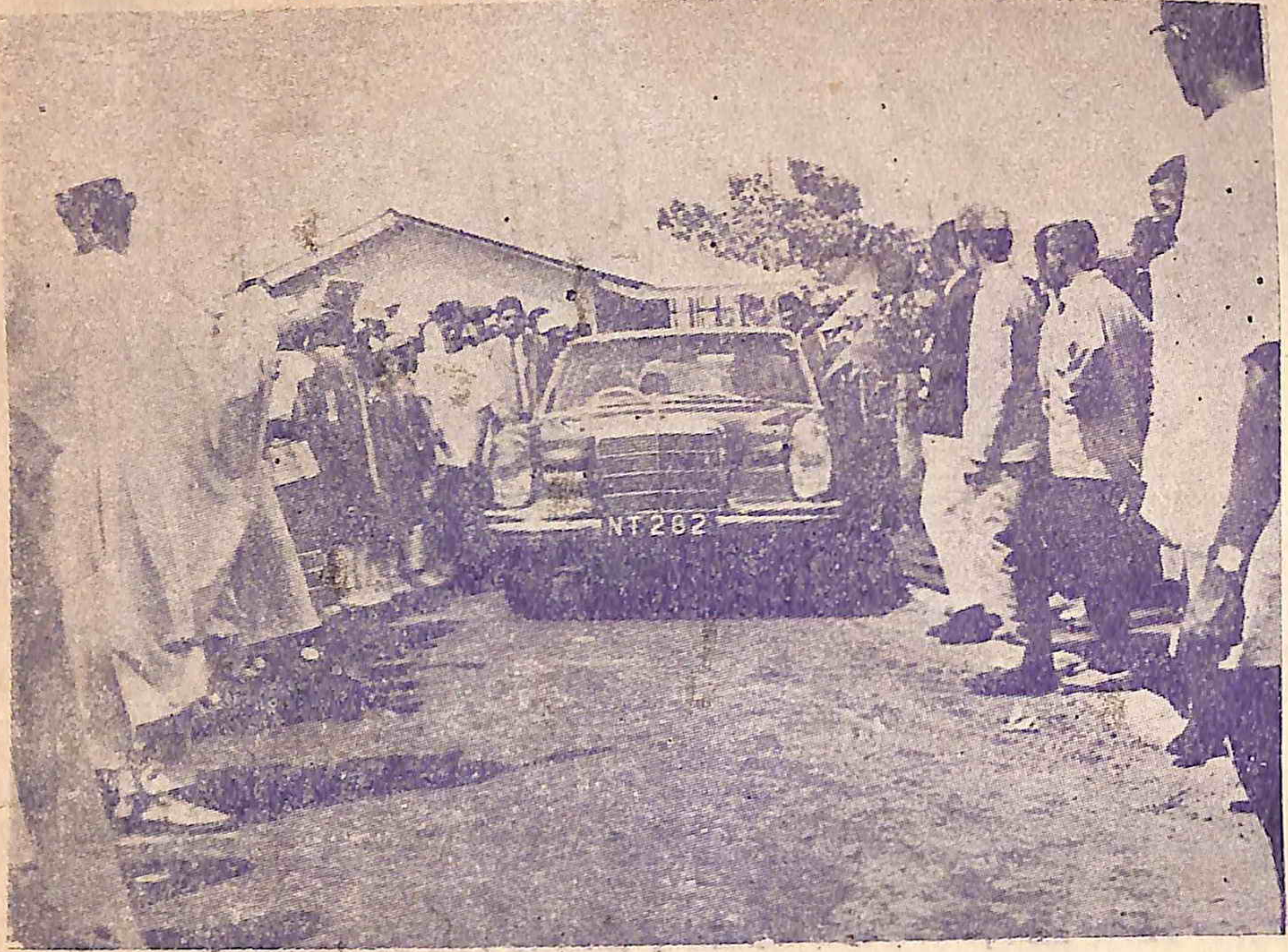
فری ٹاؤن میں حضور کے والہانہ اور پرتپاک خیر مقدم کا ایک منظر۔
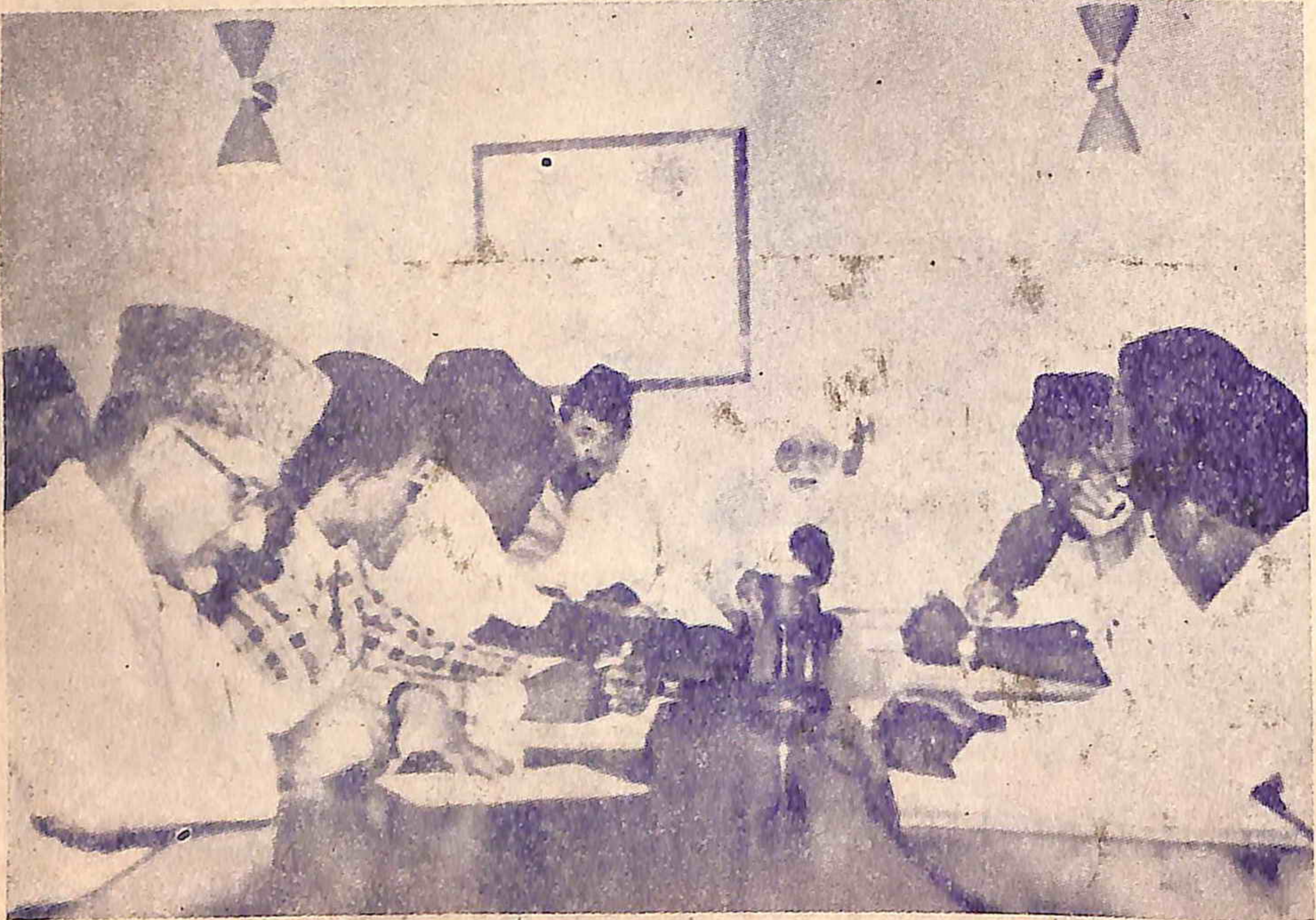
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فری ٹاؤن میں پریس کانفرنس سے خطاب فرما رہے ہیں۔

سیرالیون کے قائم مقام گورنر جنرل جناب بن جاتی جان سی سے حضور مصروف گفتگو۔
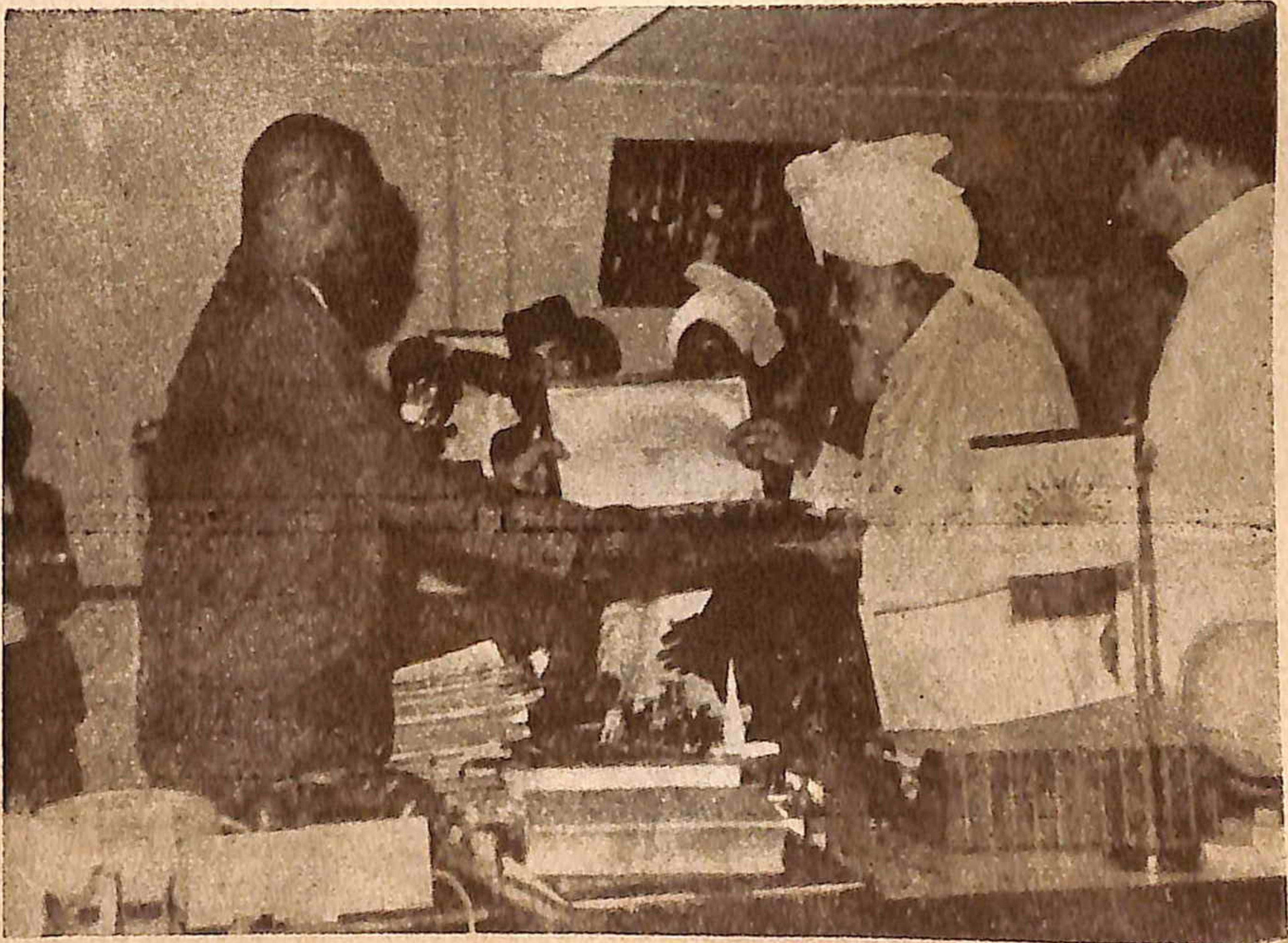
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سیرالیون کے وزیر اعظم جناب بی سیا کاسٹپ ھن کو پاکستانی دستکاری کا نمونہ بطور تحفہ پیش کر رہے ہیں۔

سیرالیون کے قائم مقام گورنر جنرل سے حضور کی ملاقات

"آپ کی سیرالیون میں تشریف آوری رحمت کا نشان ہے" (گورنر جنرل)

۶۔ ہجرت کو دس بجے صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قائمقام گورنر جنرل سیرالیون عزت مآب جناب بن جاتی جان سی سے سٹیٹ ہاؤس میں ملاقات کا پروگرام تھا۔ حضور کی معیت میں ملاقات کیلئے جانے والوں میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب بھی تھے۔ حضور کی کار پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا۔ راستے میں پولیس کے سپاہیوں اور افسران نے حضور کو سلیوٹ کیا۔

جناب گورنر جنرل صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا آگے بڑھ کر استقبال کیا اور کہا کہ حضور کی سیرالیون میں تشریف آوری اہل سیرالیون کے لئے ایک نیک فال ہے اور ان کے لئے نہایت خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔ فرمایا:-

"It is a blessing your comming here."

آپ کی سیرالیون میں تشریف آوری رحمت کا نشان ہے"

انہوں نے حضور سے سفر کا حال پوچھا۔ فرمایا سفر بہت دلچسپ رہا۔ اور میں نے اس سے بہت لطف اٹھایا ہے۔ یہ میرا یہاں پہلا دورہ ہے۔ یہاں آکر معلوم ہوا ہے کہ یہاں کے لوگ کتنے دوست مزاج ہیں۔

جناب گورنر صاحب نے پیراماؤنٹ چیف گمانگا صاحب۔ جو ایک مخلص و فدائی احمدی ہیں۔ کی بہت تعریف کی اور کہا کہ جماعت احمدیہ سیرالیون میں بہت قابل تعریف کام کر رہی ہے۔ آپ کے یہاں جاری کردہ سکولوں میں بہت عمدہ کام ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حکومت قوم کے لئے بمنزلہ باپ ہوتی ہے اس کا فرض ہے کہ بچوں کے مفاد کا خیال رکھے۔ نئی نسل کا حق ہے کہ اسے اچھی تعلیم دی جائے اور اس کی ذہنی صلاحیتیں اجاگر کی جائیں۔

انہوں نے حضور سے پوچھا کہ اب تو آپ پر کام کا بہت بوجھ ہوگا؟ فرمایا دیگر مصروفیات کے علاوہ صرف خطوط کی اوسط جن کو میں روزانہ پڑھتا ہوں تین سو سے ایک ہزار تک ہے۔ بعض دفعہ ساری ساری رات احباب کے لئے دعا کرتا

ہوں۔ پہلے آٹھ گھنٹے روزانہ سوتا تھا اب صرف اڑھائی گھنٹے نیند کی اوسط ہے۔ اللہ تعالیٰ طاقت دے دیتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ بحیثیت جماعت ہم کسی سیاسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے۔ جناب گورنر جنرل صاحب نے دریافت کیا کہ آپ کا اسلامک سوشلزم کے متعلق کیا خیال ہے؟ فرمایا سماجی لحاظ سے اسلام سب انسانوں کو انسان سمجھتا اور انہیں انسان ہونے کے لئے یکساں فضیلت اور برتری کے مقام پر فائز کرتا ہے۔ بلا امتیاز رنگ و نسل، غربت و امارت، مذہب و ملت سب کی عزتِ نفس کی حفاظت فرماتا ہے۔

اقتصادی نظام اسلام کا کمیونسٹ نظام سے مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کمیونزم تو صرف ہر شخص کو اس کی ضروریات مہیا کرنے کا وعدہ کرتا ہے لیکن ضروریات کی تعریف نہیں کرتا۔ اسلام کہتا ہے کہ ہر شخص کو اس کی تمام جسمانی، ذہنی، اخلاقی، روحانی صلاحیتوں کی پوری نشوونما کا پورا حق حاصل ہے۔ یہ اس پر احسان نہیں بلکہ اس کا حق ہے۔ اور اسلام یہ حکومت پر یہ پابندی لگاتا ہے کہ وہ اس حق کی حفاظت کرے اور ایسے ذرائع مہیا کرے جس سے ہر فرد کی تمام صلاحیتوں کی پوری نشوونما ہو۔ اس پر گورنر جنرل صاحب نے بے اختیار ہو کر کہا میں نے پہلے اس انداز سے نہ کبھی خود سوچا نہ کسی اور نے اس انداز سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی۔ اب آپ نے فرمایا تو یقین آ گیا اور کہا:۔

"It is a nice expose of the Islamic standpoint"

یہ اسلامی نقطۂ نگاہ کی بہت اچھی تشریح ہے۔

اس کے بعد سیرالیون میں طبّی مراکز قائم کرنے کے متعلق گفتگو ہوئی۔ حضور نے فرمایا۔ یہ کام قربانی اور ایثار کے بغیر انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔ میں اگر پانچ ہزار روپے تنخواہ لینے والے سے کہوں کہ وہ اتنی تنخواہ چھوڑ کر پانچ سو روپے ماہوار پر خدمتِ خلق کے لئے اپنے آپ کو پیش کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشراحِ صدر کے ساتھ میری آواز پر لبّیک کہے گا۔

رخصت ہوتے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستانی گھریلو صنعت کا ایک خوبصورت نمونہ جناب گورنر جنرل صاحب کو دیا جس کی انہوں نے بہت تعریف فرمائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی طرف سے قرآن مجید انگریزی مع تفسیری نوٹس بطور تحفہ دیا گیا جسے انہوں نے کھڑے ہو کر بہت ادب سے قبول کیا اور شکریہ ادا کیا۔

یہ ملاقات پچپن منٹ تک جاری رہی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی وزیر اعظم سیرالیون سے ملاقات

"تحریکِ احمدیت سیرالیون کے لئے بہت قابلِ تعریف کام کر رہی ہے" (وزیر اعظم سیرالیون)

جناب قائمقام گورنر جنرل صاحب سے ملاقات کے دوران انہوں نے خود وزیر اعظم صاحب کو فون کیا کہ حضور اب ان سے ملاقات کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔ چنانچہ حضور کی جناب وزیر اعظم صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی اس امر کا اعتراف کیا کہ تحریک احمدیت سیرالیون کے لئے بہت قابلِ تعریف کام کر رہی ہے۔

حضور نے فرمایا ہم تو بحیثیت مسلمان یہ خدمت خالصتاً خدمتِ خلق کے جذبے سے کر رہے ہیں ہم اپنے آپ کو شکریے کا ہرگز حقدار نہیں سمجھتے اور نہ ہی ہم کوئی دُنیوی معاوضہ مانگتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو احمدی ڈاکٹر یہاں دیہات میں جاکر ہر طرح خدمت کے لئے تیار ہیں۔ وزیرِ اعظم صاحب نے کہا کہ اگر آپ ایسا کر سکیں تو ہم ممنون ہوں گے۔

حضور نے فرمایا کہ مَیں نے گیمبیا کے صدرِ مملکت سے بھی کہا تھا اور آپ سے بھی کہتا ہوں کہ آپ ہمارے پاس گیسٹ سکالرز یعنی مہمان طالب علم بھجوائیں ان کا پاکستان میں خرچ ہم خود برداشت کریں گے۔ فرمایا اب وقت آگیا ہے کہ بنی نوع انسان ایک خاندان کی طرح رہنا سیکھے۔

رخصت ہوتے وقت حضور نے وزیرِ اعظم صاحب کو بھی پاکستانی دستکاری کا ایک خوبصورت نمونہ تحفہ کے طور پر پیش کیا جسے انہوں نے بے حد پسند کیا۔ دونوں ملاقاتوں کے دوران پریس کے نمائندے موجود رہے۔ اس موقع پر سرکاری اور پریس فوٹوگرافرز نے فوٹوز بھی لئے۔

مسٹر ہدایان سے ملاقات کے بعد حضور پونے بارہ بجے واپس اپنی قیامگاہ پر پہنچے۔ اس موقع پر سید حسن محمد ابراہیم صاحب (لبنانی) نے حضور کی اجازت سے درد و سوز اور محبت و عشق سے لبریز عربی زبان میں اپنا ایک استقبالیہ قصیدہ نہایت وجد کے ساتھ پڑھا یہ نظم سنکر حضور نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عربی قصیدہ خود پڑھ کر سنایا۔ پھر حضور کے ارشاد پر مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خالد (مبلغ سیرالیون) نے یہ اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔

جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف سے حضور کے اعزاز میں دعوت استقبالیہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلسِ علم و عرفان

۶۔ ہجرت کی شام کو جماعت احمدیہ سیرالیون نے حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک دعوت استقبالیہ کا اہتمام کیا جس میں حضور کے قافلہ کے اراکین اور عہدیداران جماعت کے علاوہ متعدد سربرآوردہ اصحاب اور معززین نے شرکت کی۔ شامل ہونیوالوں میں وزیر خارجہ سیرالیون، وزیر زراعت و قدرتی وسائل، پرنسپل ایجوکیشن آفیسر سیرالیون، آنریبل پیراماؤنٹ چیف این۔کے۔گومنگا ممبر پارلیمنٹ، متعدد دیگر سرداران، ائمہ اور پروفیسران وغیرہ کے علاوہ کئی ملکوں کے سفراء، ہائی کمشنرز اور وزیر لبنان تھے۔

پہلے فرداً فرداً ان سب معزز مہمانوں کا حضور سے تعارف کروایا گیا حضور نے ہر ایک سے حسب حال گفتگو فرمائی۔ اس دوران حضور نے فرمایا کہ اسلام محبت اور صلح کا مذہب ہے۔ افریقہ کے باشندے جو کسی نہ کسی رنگ میں ظلم و ستم کا شکار رہے ہیں محبت، ہمدردی اور خدمت کے زیادہ مستحق ہیں۔ اور یہ محبت و ہمدردی انہیں صرف اسلام کے ذریعہ مل سکتی ہے۔ فرمایا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ان کے کھوئے ہوئے حقوق اور ماضی کے ظلم و تشدد کی تلافی پوری قوت کے ساتھ اس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

کھوئے ہوئے حقوق اور ماضی کے ظلم و تشدد کی تلافی ہو۔ سب معززین حضور کی نورانی شخصیت اور روح پرور ارشادات سے بہت متاثر ہوئے۔

استقبالیہ تقریب اور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی سے فارغ ہو کر حضور رات گئے تک احباب جماعت کے درمیان تشریف فرما رہے اور مجلسِ علم و عرفان میں افریقہ کے مخلصین کی قربانیوں کا تذکرہ فرماتے رہے۔ فرمایا کہ غانا کی جماعتیں احمدیت سے والہانہ محبت رکھتی ہیں۔ اسی طرح نائیجیریا کے ایک عاشق زار حاجی کا ایمان افروز واقعہ سنایا کہ اسنے نائیجیریا کے حجاج کو کس طرح فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری پہنچائی۔ اور جب ایک پاکستانی دوست نے ان سے ملاقات کیلئے وقت مانگا تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس ملاقاتوں کیلئے وقت نہیں ہے میں نے یہ خوشخبری ابھی بہت سے اہل نائیجیریا تک پہنچانی ہے۔ حضور نے فرمایا یہ لوگ اسلام اور احمدیت کے عاشق اور شیدائی ہیں اور ان ممالک میں خصوصاً اس دورے کے بعد ایسی فضا پیدا ہو چکی ہے اور ذہنوں اور روحوں میں ایک ایسی بیداری اور تڑپ پیدا ہوئی ہے کہ اکی اہمیت اور نزاکت کا احساس کرتے ہوئے

میں آپ کے چہروں میں مستقبل کے عظیم لیڈروں کے چہرے دیکھ رہا ہوں

اٹھو اور دلوں میں علم و عرفان کی شمعیں روشن کر دو!

احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کے طلباء سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب

۔ہجرت کی صبح کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن میں تشریف لے گئے۔ جس وقت حضور کی کار جس پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا سکول کے خوبصورت احاطے میں داخل ہوئی تو پرنسپل صاحب اور طلباء نے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ تمام طلباء نے یک زبان ہو کر بلند آواز سے "اھلاً و سھلاً و مرحبًا" کہا۔ طلباء خوبصورت وردی میں ملبوس قطاروں میں کھڑے تھے۔ استقبالیہ تقریب میں تلاوت قرآن کریم کے بعد پرنسپل صاحب کی طرف سے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ اور سکول کی رپورٹ پیش کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ حضور کی تشریف آوری ایک تاریخی واقعہ ہے جسے آئندہ نسلیں فخر سے یاد کیا کریں گی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طلباء سے اپنے نہایت روح پرور خطاب میں فرمایا:۔

میں اپنے بچوں سے مل کر جو اس سکول میں پڑھتے ہیں بہت خوش ہوا۔ میں نے آپ کی کامیابیوں کی بہت دل خوش کن رپورٹ سنی ہے میں یقین رکھتا ہوں مستقبل میں آپ کے لئے اس سے بھی کئی گنا بڑھ کر کامیابیاں مقدر ہیں۔ حضور کا خطاب حسب معمول انگریزی میں تھا۔ فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ سکول کے چھوٹے بچے بھی میری بات کو سمجھ سکیں اس لئے بہت سادہ الفاظ میں بات کروں گا۔ آپ قادر مطلق، علیم، خبیر خدا کو ماننے والے ہیں۔ وہ خود ہے اور دوسرے اسی کی وجہ سے ہیں۔ سب کچھ اس نے ہمارے لئے پیدا کیا اور تمام کائنات کو ہمارا خادم بنایا۔ اس نے اسّی سال پہلے اپنے ایک بندے کو چنا آپ قادیان کی گمنام بستی میں رہتے تھے۔ آپ کو کوئی جانتا تک نہیں تھا۔ آپ کے رشتے دار آپ کو اہمیت نہ دیتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو چنا اور فرمایا کہ انسانوں کو جو مجھے بھول چکے ہیں میری طرف بلاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ وہ آپ کی مدد کریگا اور آپ کے ساتھ ہو گا۔ آپ مخالفت کے باوجود فتح پائیں گے اور آخری جیت آپ ہی کی ہو گی۔

جب آپ نے دنیا میں اعلان کیا کہ آپ روشنی اور نجات اور یقین کی شمع جلانے آئے ہیں تو دنیا آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئی۔ اس نے چاہا کہ اس تنہا آواز کو دبا دے لیکن وہ ایسا نہ کر سکی۔ اب آپ میں سے ہر ایک اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام اپنے دعوے میں سچے تھے۔ انہوں نے جو کچھ کہا درست تھا۔ آپ کی آواز اسی آواز کی صدائے بازگشت ہے جو اللہ تعالیٰ کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے اٹھائی گئی تھی۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علیم، خبیر اور قدیر ہے۔ تمام حسن کا منبع اور تمام علم کا سرچشمہ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہر چیز اس نے خود بنائی ہے اور جو کچھ اس کائنات میں ہے وہ ہماری خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو خلق کی یہ حقیقت ہمارے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری ڈال دیتی ہے۔ اس نے ہر چیز ہماری خادم اور نوکر بنا کر پیدا فرمائی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ طاقت بخشی ہے کہ وہ ہر چیز کی تسخیر کر سکے اور بنی نوع انسان کے فائدے کیلئے اسے اپنا غلام بنا کر انسان کی خدمت پر لگا دے۔ حضور نے فرمایا ہمارے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت پیدا کی ہے۔ اگر ہم کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کریں تو یقیناً طبعی طاقتوں کو اپنے قابو میں لا سکتے ہیں۔ پس یاد رکھیں کہ انسان اور اس کائنات میں بہت گہرا تعلق ہے۔ ہمیں اشیاء

کی حقیقت پر غور کرنا چاہیئے۔ ماحول کا دلچسپی سے مطالعہ کرنا چاہیئے۔ حضور نے سورج، چاند اور ستاروں کے اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا اب آپ باقاعدہ طالبِ علم ہیں۔ یہ تو در اصل آپکی ٹریننگ ہے کہ آپ قوانینِ قدرت کا بغور مطالعہ کر سکیں۔ انسان ہمیشہ طالب علم رہتا ہے، میں نے خود آپ بچوں سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ آپ کی روحیں بہت پیاری اور حسین روحیں ہیں۔ آپ دنیا کی کسی قوم سے کم نہیں۔ یاد رکھیں سب انسان اللہ تعالیٰ کی نظر میں برابر ہیں۔ انشاء اللہ اب آپ انسان کی نظر میں بھی برابر ہو کر رہیں گے۔ ایک عظیم دن طلوع ہو چکا ہے اور وہ آپ کی عزت اور تکریم کا دن ہے۔ دنیا نے یہ بات پالی ہے اور اب آپ کے خلاف امتیازی سلوک برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ اگر آپ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں تو یقیناً آپ کامیاب ہوں گے اور دنیا کی لیڈری آپ کے ہاتھ میں ہو گی۔ تب ان لوگوں سے جنہوں نے آپ کو صدیوں اپنے ظلم و تشدد کا نشانہ بنائے رکھا آپ کہہ سکیں گے کہ تم ہمارے ملک کو Exploit (ناجائز جلبِ منفعت) کرنے آئے تھے لیکن ہم محبت سکھانے آئے ہیں کیونکہ اسلام کسی سے نفرت نہیں سکھاتا۔ محبت اور ہمدردی سکھاتا ہے۔ اگر آپ کو علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کتنی محبت کرتا ہے، اگر آپ اپنی ذمہ داریاں سمجھ لیں اور انکے مناسبِ حال محنت کریں تو آپ ایک دن دنیا کے

رہبر بن جائیں گے۔ آپ سے ناجائز فائدہ اُٹھانے والے اپنی غلطی کو تسلیم کر لیں گے اور آپ کو عزّت کے ساتھ برابری کے مقام پر فائز کیا جائے گا۔ آپ کو برابری کا، برابر کی ترقی کا حق ضرور ملے گا یہی میرا پیغام ہے۔ افریقہ کی نئی نسل کے کندھوں پر بہت عظیم ذمّہ داری ڈالی گئی ہے۔ میری دعا ہے کہ آپ ان ذمّہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔ آپ میں یہ صلاحیت ہے کہ آپ بڑی سے بڑی ذمّہ داری کو نبھا سکیں۔ میں آپ کے چہروں میں مستقبل کے عظیم لیڈروں کے چہرے دیکھ رہا ہوں۔ تمام دُنیا آپ کیلئے بنائی گئی ہے۔ علم کے دروازے آپ پر کھول دیئے گئے ہیں۔ آپ مت سمجھیں کہ علم کا میدان تنگ ہو چکا ہے۔ انسان نے جو کچھ دریافت کیا ہے وہ تو بحرِ اوقیانوس کے مقابلے پر زیادہ سے زیادہ ایک قطرے کی حیثیت رکھتا ہے ابھی باقی سمندر کا انکشاف آپ کے لئے مقدّر ہے۔ انشاء اللہ آپ اس میں کامیاب ہوں گے۔ حضور نے فرمایا میرا پیغام امید کا پیغام ہے۔ اُٹھو اور دلوں میں علم و ایمان کی شمعیں روشن کر دو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت کی روشنی آپ کو مل جائے تو آپ نہ صرف دُنیا کے بہترین سائنسدان اور عالم بلکہ دنیا کے بہترین انسان بن جائیں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو طاقت دے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں کی پوری نشوونما کر سکیں اور ان کا حق ادا کر سکیں۔ آمین۔

اِس موقع پر حضور نے ایک وظیفے کا اعلان فرمایا جو فارم ۱۲ میں اوّل آنیوالے طالب علم کو دیا جائے گا۔ اسی طرح ایک گولڈ میڈل کا بھی اعلان فرمایا جو فائنل امتحان میں اسلامیات میں اوّل آنے والے طالب علم کو دیا جائے گا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سکول کی فزکس اور بیالوجی کی نہایت اعلیٰ لیبارٹریوں کا افتتاح فرمایا۔ فائنل سال فارم ۱۳ کے پچیس طلباء حضور کے دستِ مبارک پر اجتماعی بیعت سے مشرف ہوئے۔ حضور نے ان سب کے لئے دعا فرمائی۔ بیعت کے بعد حضور نے سٹاف، طلباء اور احباب کے ساتھ فوٹو کھنچوائے اور سوا بارہ بجے واپس لاج میں تشریف لائے۔

سرکاری عشائیہ

۷ ہجرت کی شب کو عزّت مآب قائمقام گورنر جنرل صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں سرکاری عشائیہ کا اہتمام کیا جس میں حضور کے قافلہ کے اراکین کے علاوہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مشنری انچارج سیرالیون اور دیگر عہدیدارانِ جماعت نے بھی شرکت کی۔ مدعوین میں رومن کیتھولک چرچ کے بشپ، سیکرٹری مسلم کانگریس اور سیکرٹری امور داخلہ بھی شامل تھے۔

احمدیت کے قیام کا مقصد عرفانِ الٰہی کا حصول ہے

اسلامی مسجد تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کی محافظ ہے

"مسجد نذیر احمد علی" کے افتتاح کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ کی بصیرت افروز تقریر

فری ٹاؤن کے قریب لیسٹر مقام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۸۔ ہجرت کو نماز جمعہ سے قبل "مسجد نذیر احمد علی" کا افتتاح فرمایا مسجد کا مسقّف رقبہ ۵۰×۳۸ فٹ ہے اور ایک پہاڑی پر اونچی کرسی پر تعمیر ہوئی ہے۔ افتتاح اور دعا کے بعد حضور نے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا ترجمہ کرمی اول اور ٹمنی زبانوں میں ساتھ ساتھ کیا گیا۔ حضور کے خطبے کا ملخص پیش ہے:۔

میرے عزیز بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں آپ سے مل کر بہت خوش ہوا ہوں۔

مَیں خوش ہوں کیونکہ مَیں آپ میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نشان سمجھتا ہوں۔ آپ اس پیشگوئی کو پورا کرنیوالے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا:۔

I shall give you a large party of Islam.

مَیں تجھے مسلمانوں کا بہت بڑا گروہ عطا کروں گا۔

آپ کو یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ جماعتِ احمدیہ کوئی کلب نہیں ہے۔ ایک کلب یا ایسوسی ایشن اور ایک الٰہی جماعت میں بہت فرق ہوتا ہے۔ کسی کلب یا ایسوسی ایشن کی بنیاد باہمی خیر سگالی اور افہام و تفہیم پر ہوتی ہے۔ اسکے برعکس اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت اللہ تعالیٰ سے طاقت حاصل کرتی ہے۔ ہمارے قادر و توانا خدا نے یہ جماعت ایک خاص مقصد کے لئے قائم فرمائی ہے اور سیدنا حضرت مہدی علیہ السلام کو ایک خاص مقصد کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ وہ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان مضبوط ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا عرفان حاصل ہو۔ یہ عرفانِ

الٰہی ہی ہے جس سے انسان کا ایمان بڑھتا اور یقین مستحکم ہوتا ہے۔ وہ جان لیتا ہے کہ اس کی فلاحِ دارین اللہ تعالیٰ کی ذات سے وابستہ ہے اس کی تمام امیدیں اسی کی رضا پر مرکوز ہو جاتی ہیں۔ ایسا صاحبِ عرفان و یقین انسان خود اعتمادی اور وثوق کے ساتھ اپنے مقصد کی جانب بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے روشن نشانات اس کے سامنے موجود ہوتے ہیں۔ اسکا ارادہ مضبوط اور عزم راسخ ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور الٰہی انعامات کا ذاتی تجربہ حاصل کرتا ہے جس سے اس کا اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین اور بھی قوی ہو جاتا ہے۔ اس کا اپنا ارادہ ختم ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے جلال کا تسلط اس پر قائم ہو جاتا ہے۔ اس کی معرفتِ الٰہی اپنے عروج پر پہنچ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے دل میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کے دل کو تنہا چھوڑنے سے انکار کر دیتا ہے۔ اس کی پاک روح اس کے اندر نشوونما پذیر ہو جاتی ہے اور اسے حرکت اور طاقت بخشتی ہے۔ یہ روح اس کے ہر کام میں اس کی رہنمائی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اس کا نگران اور محافظ بن جاتا ہے۔ اور وہ جبروت و عظمت والے خدا کے جلال کے تصرف میں آجاتا ہے اور ایمان و عرفان کا پانی اس کے دل سے اس طرح بہہ نکلتا ہے جس طرح میٹھے چشمے سے پانی۔ وہ اس تجربے میں لذت پاتا ہے اور یہ لذت اس پر حاوی ہو جاتی ہے اور اس کی آنکھوں اور چہرے سے نظر آنے لگ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نور اس پر بارش کی طرح برستا ہے اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کے حسن و جمال کا لباس پہن لیتی ہے۔ اور اسکے وجود میں نئی زندگی کے آثار کچھ اس طرح نمودار ہو جاتے ہیں جس طرح درختوں کی شاخیں موسم بہار کے آنے پر پتوں اور پھولوں سے لد جاتی ہیں اور حسن و جمال کا مرقع بن جاتی ہیں۔

اس کے بعد حضور نے مساجد کے فلسفہ و حکمت پر روشنی ڈالی اور تفصیل سے اس حقیقت کو واضح فرمایا کہ مسجد کا مالک اللہ تعالیٰ خود ہے یہ خدائے واحد کا گھر ہے۔ جو شخص خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہے وہ مسلمان ہو یا نہ ہو اسے حق حاصل ہے کہ وہ اپنے طریق پر فریضۂ عبادت ادا کر سکے۔ اس لحاظ سے مسجد تمام عبادت گاہوں، گرجوں اور صومعوں کی پناہ گاہ اور محافظ بن جاتی ہے۔ مسجد اعلان ہے اس امر کا کہ تمام عبادت گاہیں جو خدائے واحد کی طرف منسوب ہوتی ہیں، اسی کے لئے ہیں اور وہی ان کی حفاظت کا ضامن ہے۔

اس کے بعد حضور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے تفصیل سے استدلال فرمایا۔ اور فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام ہمیں زندگی دینے کے لئے آئے تھے تا کہ ہم سچے ایمان کا نور

اپنی ذات میں مشاہدہ کر سکیں۔ آپ کا یہ فرضِ اوّلین ہے اور آپ کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکی اور سچائی کی توفیق آپ کو حاصل ہو اور ایسی حسین رُوح آپ کو دی جائے جو اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو۔ دُنیا آج اپنے خالق کو بھُول چکی ہے اور مکمل تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دُنیا کو اپنا نور اور محبت اور عرفان بخشے اور اسے اس خوفناک انجام سے بچالے۔

اس کے بعد حضور نے بلند آواز سے بھی دعا فرمائی اور فرمایا کہ مَیں دعا کرتا ہوں اور آپ اس میں خاموشی سے شامل ہوں اور اپنے دل میں آمین کہتے جائیں۔

(الفضل ۳۱۔ ہجرت ۱۳۴۹ ہش)

اس کا ترجمہ جاننے اور اس سے روشنی حاصل کرنے کیلئے ہم جماعت احمدیہ کے مرہونِ منّت ہیں۔ اِس موقع پر ان کی درخواست پر حضور نے سیرالیون کے دو طلباء کے لئے وظائف منظور فرمائے۔ یہ وظائف گورنمنٹ آف سیرالیون کی وساطت سے جاری کئے جائیں گے اور آمد و رفت کے کرایہ کے علاوہ پاکستان میں تعلیم و رہائش کا کل خرچ جماعت احمدیہ کے ذمّہ ہوگا۔

آخر میں حضور نے اجتماعی دعا فرمائی جس میں سب حاضرین شریک ہوئے۔ اِس کارروائی کی ٹیلیویژن، ریڈیو اور پریس کے ذریعہ خوب اشاعت کی گئی ۔

بقیہ صـــــ ۱۱۱

بقیہ صـــــ ۱۱۱

کہ بلا سوچے سمجھے احمدیت میں داخل ہو جائیں مذہب دل کا معاملہ ہے اور دل کو طاقت کے بل پر جیتا نہیں جا سکتا۔ خدا کا شکر ہے کہ دُنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی ایک دل کو نہیں بدل سکتیں لیکن اسلامی تعلیم کی خوبصورتی اور حُسن اور اس کی روحانی تاثیر سے بے شمار دل بدلے اور بدلتے رہیں گے۔ ہم مسلمان باوجود اختلافات کے ایک ہو سکتے ہیں کیونکہ ہمارا نقطۂ مرکزی ایک ہے، ہم ایک خدا پر ایمان لاتے ہیں، ہمارا قرآن ایک ہے ہماری مکمل ترین شریعت ایک ہے۔ ہمارے آقا اور سردار حضرت خاتم الانبیاء ختم المرسلین محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہیں۔ اگرچہ معنوں (Interpretation) میں اختلاف ہے لیکن آپؐ کو مانتے سب خاتم النبیین ہیں۔ اگر ہم اپنے فروعی اختلافات کو بھُول سکیں اور خدائے واحد اور محمد رسول اللہؐ کے دین کی خاطر متحد ہو جائیں تو اسلام کی فتح کا دن بہت قریب آجائے گا۔ آمین ؂

(الفضل ۲۔ احسان ۱۳۴۹ ہش)

تقریر کے بعد حضور کا انتہائی شکریہ ادا کیا گیا اور درخواستِ دعا کی گئی۔ نیز کہا گیا کہ قرآن کریم تو پہلے بھی پڑھا کرتے تھے لیکن

"اسلام کا ایک عظیم فرزند ہمارے درمیان موجود ہے"
(صدر مسلم کانگرس)

"اسلام کے غلبے کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے" (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

سیرالیون مسلم کانگرس کی طرف سے دعوتِ استقبالیہ میں حضور کا خطاب

۸۔ ہجرت کی شام کو سیرالیون مسلم کانگرس نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ریلوے یونین ہال میں دعوتِ استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ یہ کانگرس غیر از جماعت مسلمان معززینِ سیرالیون کی اجتماعی تنظیم ہے اور اس میں بعض دردمند دل رکھنے والے لوگ بھی شامل ہیں جب حضور ہال میں تشریف لے گئے تو چاروں طرف سے اللہ اکبر کے نعرے بلند ہوئے اور پانچ صد حاضرین احتراماً کھڑے ہو گئے۔ ہال کے باہر دروازے پر اور کھڑکیوں کے آس پاس بھی بے شمار لوگ حضور کے ارشادات سننے کے لئے جمع تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد مسٹر ایم۔ ایس مصطفےٰ پریذیڈنٹ مسلم کانگرس اور سابق نائب وزیر اعظم سیرالیون نے حضور کی خدمت میں انگریزی زبان میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے فرمایا:۔

آج کی شام ایک عدیم المثال اور لاثانی شام ہے۔ لہذا تمام کے تمام مغربی افریقہ کے لئے بالعموم اور سیرالیون کے لئے بالخصوص یہ انتہائی خوشی اور شادمانی کے دن ہیں۔ اس خوشی اور شادمانی کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کا ایک عظیم فرزند آجکل یہاں آیا ہؤا ہے۔ اس صدی کے آغاز میں سیرالیون کے مسلمانوں کی جو حالت تھی اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لوگ اسلام کا نام لیتے ہوئے ڈرتے تھے۔ وہ دن مسلمانوں کے لئے سخت امتحان کے دن تھے۔ آج آپ کی تشریف آوری سے ہمارے سر فخر سے بلند ہو گئے ہیں۔

مصطفیٰ صاحب نے کہا کہ ہم سب کا ایک کلمہ، ایک قرآن، ایک قبلہ ہے۔ الحاج نیر صاحب (حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پہلے احمدی مبلغ تھے جو سیرالیون میں آئے۔ ان کی تشریف آوری ہمارے لئے بہت حوصلہ افزائی کا باعث ہوئی۔ آج احمدی تعلیمی اور روحانی میدان میں اہل سیرالیون کی انتھک خدمت کر رہے ہیں

اور اس کی انتہا یہ ہے کہ آج اسلام کا ایک عظیم فرزند ہمارے درمیان موجود ہے۔

احمدیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا یہ لوگ محبت اور اخلاص کے پیکر ہیں۔ ایک دفعہ کوالالمپور میں جب میں اپنے ملک کی طرف سے ایک بین الاقوامی کانگریس میں شمولیت کے لئے گیا ہوا تھا تو میری ملاقات ہز ایکسی لینسی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے ہوئی۔ مجھے دیکھتے ہی بولے آپ کا نام مصطفےٰ تو نہیں۔ جب میں نے بتایا کہ مصطفےٰ میں ہی ہوں تو بے اختیار مجھے گلے سے لگا لیا۔ ایک مرتبہ جب ایک عرب سربراہِ مملکت سے ملاقات کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی تو محترم چوہدری صاحب کی وساطت سے ہی میری ملاقات ممکن ہوئی ہمیں خوب یاد ہے کہ سیرالیون میں لوگ اسلام پر تنقید کرتے رہتے تھے لیکن احمدیت کے سیرالیون میں آنے کے بعد اسلام کی عظمت بحال ہوگئی ہے۔

جب میں وزیر تھا تو روکوپور (سیرالیون) میں احمدیوں کی بڑی مخالفت ہوئی۔ میں یہ فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ میں نے احمدیوں کی سو فیصدی تائید کی مجھے یہ بخوبی علم ہے کہ جو خدا کے پیارے اور برگزیدہ لوگوں سے جنگ کرتا ہے وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ آج وہ شخص کہاں ہے اور اس کے بیوی بچے کہاں ہیں جس نے طاقت کے نشے میں بدمست ہو کر احمدیوں سے ٹکر لی تھی۔ (یہاں مقرر کا اشارہ ایک وزیر کی طرف تھا جو احمدیوں کا سخت مخالف تھا اور اب گمنامی کی زندگی بسر کر رہا ہے)۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب کر کے کہا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ آپ کا تعلق ہماری بہت مدد کر سکتا ہے۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی (مکی) زندگی میں بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے اسی طرح بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں بھی ان کے پیروکاروں کی تعداد چنداں زیادہ نہ تھی لیکن اب احمدیہ مشن امریکہ، کینیڈا، انڈیا، سالٹ پانڈ، غرضیکہ دُنیا کے کونے کونے میں قائم ہیں۔ میں نے پاکستان کا دَورہ کیا ہے۔ وہاں کے لوگ بہت ہی محبت کرنے والے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری سے ہمارے یعنی سیرالیون اور پاکستان کے تعلقات بہت مضبوط ہو گئے ہیں۔ آپ کی کوششوں کے طفیل اب تو عیسائی بھی اسلام کی خوبصورتی کو سمجھنے لگ گئے ہیں۔ یور ہولی نس میں ایک مرتبہ پھر آپ کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس کے بعد مسٹر عبد اللہ کول نے بھی مسلم کانگریس کی طرف سے حضور کو استقبال کرتے ہوئے کہا کہ "آپ کا یہاں تشریف لانا ہمارے لئے بہت خوشی اور سرفرازی کا باعث ہوا ہے۔ آپ کی جماعت کی کوششوں سے یہاں کے مسلمانوں کو بہت تقویت ملی ہے۔ میں سیرالیون کے مسلمانوں کی طرف سے آپ کی تشریف آوری کا اور ہماری دعوت کو قبول کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نے اپنی پُر ولولہ اور بصیرت افروز تقریر شروع فرمائی جس میں مایوس مسلمانوں کے لئے امید کا پیغام تھا۔ چونکہ تقریر کی اطلاع حضور کو اسی دن اچانک ملی تھی اس لئے حضور نے آغازِ تقریر میں فرمایا کہ جب مجھے اچانک تقریر کی اطلاع ملی تو مَیں نے کثرت سے استغفار پڑھا۔ حضور نے یہ خطاب انگریزی زبان میں فرمایا جس کا ترجمہ و ملخص پیش کیا جاتا ہے:۔

سیرالیون میں آکر مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے مَیں یوں محسوس کرتا ہوں جیسے اپنے بھائیوں کے درمیان بیٹھا ہوں۔ مَیں مسلم کانگریس اور کانگریس کے مقررین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ابھی ابھی تقاریر فرمائی ہیں۔ مَیں خود کو اس تعریف کے قابل نہیں سمجھتا جو انہوں نے کی ہے مَیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ اور حقیر غلام ہوں۔ فرمایا۔ گماسی میں ایک عیسائی دوست نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اس نے آپ سے یہاں آتے وقت کیا کہا تھا؟ مَیں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے کیونکہ مَیں اس کے ادنیٰ ترین خادموں میں سے ہوں۔ فرمایا ہم سیرالیون میں خدمت کے لئے آئے ہیں ناجائز فائدہ اُٹھانے کے لئے نہیں۔ ہم سیرالیون کے باشندوں سے خود کو افضل نہیں سمجھتے۔ ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔ فرمایا۔ آج سے پچاس سال قبل افریقہ میں احمدیت کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ مَیں نے دو حکومتوں کے سربراہوں کو بتایا کہ کانو Kano نائیجیریا میں ہمارے میڈیکل سنٹر نے ۲۵،۰۰۰ پچیس ہزار پونڈ کی بچت کی لیکن اس میں سے ایک پائی بھی نائیجیریا سے باہر نہیں لیجائی گئی ساری رقم نائیجیریا ہی میں میڈیکل سنٹر کی توسیع پر لگا دی گئی۔ فرمایا ہم تو آپ کو اپنے حقیقی بھائی سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں سب انسان برابر ہیں تو انسان کی نگاہ میں برابر کیوں نہ ہوں۔ ساری دُنیا کے لئے یہی ہمارا پیغام ہے۔ فرمایا۔ مجھے بچوں کی نظم جو گھانا میں انہوں نے پڑھ کر سنائی تھی بہت پسند آئی یعنی

یا ابناء آدم الجنۃ

جنّتی ۔ والمال مالی

اشتروا جنّتی بمالی

اس کے بعد حضور نے تفصیل سے اِس امر پر روشنی ڈالی کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا اور فعّال خدا ہے۔ انسانی علم اس کے علم کی برابری نہیں کر سکتا۔ کل سائنس کہہ رہی تھی کہ مادہ اور توانائی دو الگ الگ وجود ہیں آج سائنس کہہ رہی ہے مادہ اور توانائی ایک ہی وجود کی دو شکلیں ہیں۔ لیکن اسلام نے جو تعریف مادے کی کی ہے سائنس اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ اسلام کہتا ہے کہ مادہ اور ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی صفات کا جلوہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حیّ و قیوم ہے۔ وہ آج بھی مادہ پیدا کرتا ہے۔ سائنسدان اب خود کہہ رہے

ہیں کہ galaxies (ستاروں کا اَن گنت مجموعہ جس میں کروڑوں کروڑ ستارے ہوتے ہیں) ایک دوسرے سے پرے کسی نامعلوم سمت کو جا رہی ہیں۔ جب دو galaxies کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جاتا ہے کہ اس میں ایک galaxy سما سکے تو وہاں ایک اور galaxy پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس تخلیق کے لئے مادے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ وہ کُن کہتا ہے اور گلیکسی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہمارا خدا جس کو ہم اللہ کہتے ہیں کتنا قادر و توانا خدا ہے۔ اس نے چاہا کہ زمین پر انسان پیدا کئے جائیں جن کے دل و دماغ اللہ تعالیٰ کی محبت سے لبریز ہوں۔ اسی الٰہی محبت کے لحاظ سے انبیاء کے بھی درجات مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ سب سے اونچا مقام ہمارے سید و آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی محبت میں سب سے بلند مقام پر فائز تھے۔ انسان کو پیدا کرنے کی غرض بھی یہی تھی کہ فرشتوں کو دکھایا جائے کہ آپ کا مقام کتنا ارفع و اعلیٰ ہے۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا انکو قرآن کریم کا ایک حصہ ملا۔ اس کے بعد حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام کو قرآن کریم کا الگ الگ حصہ زمانے کی ضرورت کے مطابق ملا سب نے اپنی اپنی قوم کو دُنیا میں ایک نور کے آنے کی خبر دی۔ سارا قرآن صرف اور صرف محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا۔ آپؐ ہی سب نبیوں سے افضل اور ان سب کے سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود آپؐ کو فرمایا کہ قرآنِ کریم روزِ قیامت تک ساری دُنیا کی رہنمائی کرے گا اور بنی نوع انسان کی ہدایت کا موجب ہو گا۔

فرمایا۔ قرآن کریم کو کتابِ مبین بھی کہا گیا ہے اور کتابِ مکنون بھی۔ بظاہر یہ ایک متضاد بیان ہے لیکن درحقیقت اس میں کوئی تضاد نہیں۔ کتابِ مبین ہر شخص کی سمجھ کے مطابق اس کے لئے ہدایت اور خوبصورتی کا منبع ہے۔ کتابِ مکنون اِس لئے کہ یہ نئے نئے مسائل کا حل بتاتی ہے جو اپنے وقت سے پہلے نظر سے اوجھل تھے۔ اس نکتے کو حضور نے ایک لطیف مثال دیکر سمجھایا۔ فرمایا۔ انسان وقت کی سڑک پر رواں دواں ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس سڑک کا ہر نیا موڑ ہمارے لئے کیا مسائل لے کر آئے گا۔ ان مسائل کا علم ہمیں اس وقت ہوتا ہے جب اس موڑ سے گزرنے لگتے ہیں۔ "وقت" کی اس سڑک کے تمام موڑ جو قیامت تک آئیں گے اور ان کے مسائل کا حل قرآن کریم میں موجود ہے لیکن ان نئے پیش آمدہ مسائل کا حل ان لوگوں پر کھولا جاتا ہے جو ایک شرط پر پورے اُتریں۔ وہ شرط لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کی ہے یعنی اسرارِ قرآنی صرف ان پر کھولے جاتے ہیں جو دل کے پاک ہوں۔ ایسے لوگ ہر زمانے میں اور ہر علاقے میں ہوتے چلے آئے ہیں۔ نائیجیریا میں حضرت عثمان بن فودی (وفات ۱۸۱۷ء) ایک مجدد گزرے ہیں

جنہوں نے اسلام کی خاطر ہر مخالفت کا مقابلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ چونکہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہو اس لئے کامیاب ہو گے۔ اور وہ کامیاب ہوئے۔

اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللہُ۔ جن لوگوں نے محمد رسول اللہ سے محبت کی خدا تعالیٰ نے ان سے محبت کی۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو بطور ایک واقعہ کے ہوتی چلی آئی ہے اور ہوتی چلی جائے گی۔ اسی حقیقت کے تحت حضرت مہدی معہود مسیح موعود تشریف لائے آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا کہ آپ ان لوگوں کے خلاف اسلام کی مدافعت کر سکیں جو چاروں طرف سے اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ آپ کے دل میں اپنے سیّد و آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے محبت کا ایک سمندر موجزن تھا اور آپ ہی کے دین کے غلبہ کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام تشریف لائے تھے۔

حضرت اقدس نے بڑے جلال سے بلند آواز کے ساتھ ایک اعلان کیا حضور کی آواز بجلی کی طرح کڑکی اور جسم و جان میں سرایت کر گئی۔ حضور نے فرمایا میں آپ سب کو پوری قوت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبے کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہو کر رہے گی

انشاء اللہ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ میں بوڑھوں اور جوانوں، مردوں اور عورتوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ کے دین کی خاطر قربانی کے لئے آگے آؤ۔ اسلام کی فتح کا دن اٹل ہے۔ اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبے کا دن طلوع ہو چکا ہے۔ اس کا فضل شاملِ حال رہا تو یہ بظاہر ناممکن ممکن ہو کر رہے گا۔

میں نے ۱۹۶۷ء کے دورے کے وقت یورپ کو خبردار کیا تھا کہ اپنے خالق کی طرف لوٹ کر آؤ ورنہ مٹ جانے کے لئے تیار ہو جاؤ میری تقریر کی یورپ میں پبلسٹی بھی بہت ہوئی۔ صرف ڈنمارک سے مختلف اخباروں کے ۱۸۲ تراشے موصول ہوئے۔ فرمایا فتح مکہ سے ایک سال پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ مسلمان مکہ کو فتح کر لیں گے لیکن یہ بظاہر انہونی ہو کر رہی۔ اسی طرح ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اسلام کی آخری فتح کے دن بہت قریب ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ایک شرط بھی ہے۔ وہ "اعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا" کی شرط ہے۔ اس مقصد کی خاطر مسلمانوں کو اتحادِ عمل سے کام لینا ہوگا۔ اب صرف دو ہی راستے ہیں یا تو باقی دنیا کی طرح صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں یا اپنے آپ کو تباہی اور بربادی سے بچا لیں۔ فرمایا میں آپ لوگوں سے یہ نہیں کہتا

(باقی صفحہ ۱۰۶ پر)

بو میں ورودِ مسعود

والہانہ خیر مقدم ۔ احبابِ جماعت سے ملاقات

۹ ماہ ہجرت کی صبح کو بو کے لئے روانگی کا پروگرام تھا۔ بو فری ٹاؤن سے ۱۷۰ میل پر واقع جنوبی صوبے کا صدر مقام ہے اور بہت صاف ستھرا اور خوبصورت شہر ہے۔ یہاں احمدیہ مشن ہاؤس کے علاوہ ایک معیاری احمدیہ سیکنڈری سکول اور "نذیر احمدیہ پرنٹنگ پریس" بھی قائم ہے۔ بو سے فری ٹاؤن کے راستہ پر بہت سی احمدیہ جماعتیں قائم ہیں۔ یہ علاقہ مجاہدینِ احمدیت خصوصاً حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم کی تبلیغی مساعی کا خصوصی مرکز رہا ہے۔ حتیٰ کہ حضرت مولانا صاحب موصوف کی آخری آرامگاہ بھی بو میں ہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش تھی کہ بو کے علاوہ اس راستہ پر بعض اور جماعتوں میں بھی تشریف لے جائیں لیکن قلتِ وقت اور ذرائع آمد و رفت کے نہ ہونے کے باعث حضور بنفسِ نفیس تو وہاں تشریف نہ لیجا سکے البتہ وہاں کی جماعتیں راستہ میں اور بو پہنچ کر اپنے پیارے آقا کے دیدار سے شاد کام ہوئیں۔ شدید گرمی کے باوجود حضور پُرنور دو مرتبہ راستہ میں رُکے اور احبابِ جماعت اور بچوں کو مصافحہ سے مشرف فرمایا اور ان سے گفتگو فرمائی۔

"بو" سے سات میل باہر چوک "ٹی کونو" میں حضور کی کاروں کا قافلہ پہنچا تو وہاں ڈیڑھ صد احباب نے "اھلًا و سھلًا و مرحبًا یا امیر المومنین" کے الفاظ کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور جس وقت یہ قافلہ بو میں حضور کی قیام گاہ کی طرف مڑا تو ڈیڑھ میل سے زیادہ فاصلے تک مخلصین اور عقیدت مندوں کو سڑک کے دونوں جانب منتظرِ دید پایا گیا۔ احمدیہ سکولوں کے چودہ سو سے زائد طلباء اور مختلف جماعتیں اپنے اپنے مخصوص لباس میں ملبوس، اپنے نشان اُٹھائے، جھنڈیاں تھامے والہانہ انداز میں اللہ اکبر ۔ السلام علیکم یا امیر المومنین ۔ اھلًا و سھلًا و مرحبًا ۔ اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح ۔ طلع البدر علینا ۔ اسلام زندہ باد

(باقی صہ ۱۲۳ پر)

مسجد احمدیہ بوؔ کا سنگِ بنیاد

استقبالیہ تقریب کا اہتمام!

بو میں مشن ہاؤس سے ملحق مسجد احمدیہ پہلے سے موجود ہے۔ ۱۰ ہجرت کی صبح کو حضور نے یہاں مرکزی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ حضور بذریعہ کار سنگِ بنیاد کی تقریب کے لئے روانہ ہوئے۔ اس موقع پر مشن ہاؤس کے سامنے سڑک پر احمدی سکولوں کے طلباء ڈورنگ پاکستانی ٹوپیاں پہنے دو رویہ قطاروں میں کھڑے تھے مشتاقانِ دید نے حضور کی کار دیکھتے ہی عارفانہ نعرے لگائے سنگِ بنیاد کی تقریب میں احبابِ جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں مسلمان زعماء، مختلف اسلامی ایسوسی ایشنز کے عہدیداران، حجاج، ممبرانِ پارلیمنٹ، اعلیٰ رسول حکام، تعلیمی اداروں کے پرنسپل، معززینِ شہر اور دیگر غیر از جماعت مسلمان بھائی موجود تھے۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد حضور نے انگریزی زبان میں فرمایا:-

یہ لمبی تقریر کرنے کا موقع نہیں میں مساجد سے متعلق اسلامی فلسفہ اور تعلیم پر چند الفاظ کہوں گا۔ فرمایا قرآن کریم میں دو قسم کی مساجد کا ذکر ہے۔ ایک مسجد مسجد ضرار کی قائم مقام ہوتی ہے جو اسلامی مفاد کو نقصان پہنچانے، مومنین کی صفوں میں نفاق اور افتراق و انتشار پیدا کرنے اور کفار اور اسلام دشمن طاقتوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے بنائی جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ اسلام کے مقاصد کو نقصان پہنچانے کے لئے تعمیر کی جاتی ہے۔ مسجد کی دوسری قسم وہ ہے جس کی بنیاد تقویٰ اللہ پر استوار کی جاتی ہے۔

حضور نے اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ کی پُر معارف تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مسجد کا مالک اللہ تعالیٰ ہے کوئی انسان مسجد کی ملکیت کا حق نہیں رکھتا خواہ اس نے مسجد کی تعمیر کا سارا خرچ کیوں نہ برداشت کیا ہو مسجد کی یہی وہ قسم ہے جس کا حق ہے کہ اس میں عبادت کی جائے۔ اسکی بنیاد تقویٰ اللہ پر رکھی جاتی ہے۔ دیواریں نیکی سے چونا گچ کی جاتی ہیں اور چھت اس کی نصرتِ الٰہی سے بنائی جاتی ہے۔ چنانچہ قرآنِ عظیم نے فرمایا:-

اَلْمَسْجِدُ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى
مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ -

یہی وہ حقیقی مسجد ہے جس کے دروازے ہر وقت اُس شخص کے لئے کھلے ہیں جو خدائے واحد کی پرستش کرنا چاہے۔ اس میں کسی مذہب و ملت کی قید

نہیں۔ اس سلسلے میں حضور نے اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مسلمانوں کو صبر آزما مظالم برداشت کرنے کے بعد کس طرح اور کن حالات میں ظلم کے انسداد کے لئے تلوار بے نیام کرنے کی اجازت دی گئی۔ دراصل حقیقی مذہبی آزادی قائم کرنے کے لئے یہ قدم اُٹھایا گیا تھا اگر مساجد کا تحفظ قائم نہ کیا جاتا تو دنیا کی تمام عبادت گاہیں معرضِ خطر میں پڑ جاتیں۔ کیونکہ مسجد تمام عبادت گاہوں کی نمائندگی اور حفاظت کرتی ہے اور ان کی تحریم و تکریم کی علامت ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ اب مَیں بنیاد رکھوں گا آپ بھی خاموشی سے اس دعا میں شمولیت کریں۔ خدا کرے کہ اس مسجد کی بنیاد نیکی پر قائم ہو اور اس میں عبادت کرنے والے اپنے خالق و مالک کے محب اور محبوب بندے بنیں۔ آمین۔

(الفضل ۴۔ احسان ۱۳۴۹ ہش)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کی بنیاد رکھی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، محترم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد کے علاوہ بعض دیگر عہدیداران نے بھی بنیاد میں اینٹیں نصب کیں۔ بعد ازاں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی ایک اینٹ نصب فرمائی۔ آخر میں حضور نے لمبی پُرسوز دعا فرمائی جس میں تمام حاضرین شریک ہوئے۔ اس تقریب سے فارغ ہو کر حضور نے "نذیر احمدیہ پرنٹنگ پریس" کا معائنہ فرمایا۔

۱۰ ہجرت کی شام کو جماعت نے حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام جس میں اڑھائی صد احباب نے شرکت کی جن میں پیراماؤنٹ چیفس، ممبرانِ پارلیمنٹ، سول حکام، کالجوں اور سکولوں کے پرنسپل، مذہبی ایسوسی ایشنز کے عہدیداران، ائمہ، تجار اور معززینِ شہر نے شرکت کی۔ اس قسم کی تقاریب میں یہاں کے دستور کے مطابق مہمانِ خصوصی اور معززینِ خاص کے لئے خورد و نوش کا اہتمام سٹیج پر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضور کے لئے بھی ایسا ہی انتظام کیا گیا تھا لیکن حضور نے فرمایا کہ ہم سٹیج پر نہیں جائیں گے چنانچہ حضور مدعوین کے درمیان گھُل مِل کر ان سے گفتگو فرماتے رہے اور تبسّم کناں رہے۔ اس موقع پر حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حضورؑ کا جانشین ہونے کی حیثیت سے حضورؑ نے جو انعامی چیلنج دیئے ہیں ان کے انعامات کی ادائیگی کا ذمہ دار مَیں ہوں لیکن کوئی مردِ میدان ان انعامی دعوتوں کو قبول کرنے کی جرأت نہیں پاتا۔"

(الفضل ۴ احسان ۱۳۴۹ ہش)

(باقی صفحہ ۸۳ پر)

احمدیہ سیکنڈری سکول بو میں تشریف آوری

تقسیم انعامات ۔ حضور کا خطاب

احمدیہ سیکنڈری سکول بو سیرالیون میں جماعت کا پہلا سکول ہے ۔ اس سکول اور فری ٹاؤن کے سکول کے علاوہ بو کے علاقہ میں دو اور احمدیہ سیکنڈری سکولز کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں ۔ ان دونوں سکولز کے اساتذہ اور طلباء بھی حضور کی زیارت کے لئے بو میں پہنچ گئے تھے ۔ ایک سکول کے ۵۶ طلباء اور دو اساتذہ نے حضور کے دستِ مبارک پر بیعت بھی کی ۔

۱۱ ہجرت کی صبح کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ احمدیہ سیکنڈری سکول بو میں تشریف لے گئے جہاں تینوں سیکنڈری اور رگمئی پرائمری سکولز کے طلباء اور اساتذہ موجود تھے ۔ طلباء اپنی اپنی وردیوں میں ملبوس استقبالیہ قطعات اٹھائے ہوئے نعروں سے حضور کا استقبال کر رہے تھے ۔ احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے پرنسپل مکرم انور حسن صاحب نے آگے بڑھ کر حضور کا خیر مقدم کیا اور سٹاف سے تعارف کروایا ۔ اس کے بعد حضور نے سکول کا معائنہ فرمایا ۔ طبیعات کی تجربہ گاہ میں حضور نے ریڈیو سیرالیون کے نمائندہ سے فرمایا :۔

"سیرالیون کی موجودہ اور آئندہ نسل کا روشن مستقبل ان ساز و سامان کی الماریوں سے وابستہ ہے "

بعد ازاں تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی ۔ اس موقع پر پرنسپل صاحب نے حضور کی خدمت میں سکول کی رپورٹ اور استقبالیہ ایڈریس پیش کیا ۔ پرنسپل صاحب نے حضور کی اجازت سے ۱۱ ہجرت کو حضور کی تشریف آوری کا دن قرار دیا ۔ آئندہ ہر سال اسی تاریخ ، اسی ماہ کو "یوم ناصر" منایا جایا کرے گا ۔ اس کے بعد حضور نے اپنے دستِ مبارک سے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے ۔ اور انگریزی زبان میں ایک مختصر تقریر کرتے ہوئے فرمایا :۔

آپ کا مستقبل نہایت درخشندہ

(باقی صفحہ ۸۸ پر)

آج وہ عظیم دن طلوع ہو چکا ہے جب اسلام کو ساری دنیا پر فتح حاصل ہوگی

اہل افریقہ کے دل اسلام کیلئے جیتے جائیں گے

جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کی طرف سے استقبالیہ تقریب میں حضور کا پرشوکت خطاب

احمدیہ سیکنڈری سکول کے معائنہ اور تقریب سے فارغ ہو کر حضور بو میں منعقد ہونے والی اہم ترین تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ یعنی جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی طرف سے حضور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب۔ تقریب کی جگہ کو بہت خوبصورت قطعات اور پرچموں سے سجایا گیا تھا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ

"یا عین فیض اللہ والعرفان"

کے کچھ اشعار خوش الحانی سے پڑھے گئے۔

بعد ازاں احمدیہ پرائمری سکولز کے بچوں اور بچیوں کی مختلف پارٹیوں نے اپنی معصوم اور پیاری آواز میں استقبالیہ ترانے گائے۔ یہ گیت اُردو، انگریزی، عربی، مینڈے اور ٹمنی وغیرہ مختلف زبانوں کے منظوم جملوں اور اشعار پر مشتمل تھے۔ حضور نے بڑے پیار سے باآوازِ بلند ان کا شکریہ ادا فرمایا۔

اس کے بعد جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے پریذیڈنٹ پیراماؤنٹ چیف گمانگا صاحب ممبر پارلیمنٹ نے سیرالیون کے احمدیوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں انگریزی زبان میں ایڈریس پیش کیا۔ یہ ایڈریس کیا تھا محبت و عشق کی ایک داستان تھی اور اخلاص و عقیدت کے پھول تھے جنہیں گویا ایک خوشنما گلدستہ کی صورت میں خدام اپنے پیارے آقا کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کر رہے تھے۔

ایڈریس کے بعد حضور انور نے انگریزی زبان میں ایک نہایت رُوح پرور اور پُرشوکت خطاب فرمایا جس کا ترجمہ مینڈے اور ٹمنی زبانوں میں ساتھ ساتھ کیا گیا۔ حضور کے خطاب کا ترجمہ و

وملخص درج کیا جاتا ہے :۔

آج کا دن آپ کا دن ہے۔ احمدیت کی تاریخ میں اور اس ملک کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) اس ملک میں وارد ہوا ہو۔ اس نعمتِ عظمیٰ کے ملنے پر خوشی سے اچھلو اور خدا کی حمد کے ترانے گاؤ کہ مولیٰ کریم نے آپ کو یہ دن دکھایا۔ (جلسہ گاہ تکبیر اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی) حضور نے فرمایا کہ اپنے آپ کو اپنے روحانی بیٹوں اور بیٹیوں کے درمیان پاکر جن سے مجھے بے حد محبت ہے میں بہت خرم و مسرور ہوں۔ اس روحانی مسرت کی ایک وجہ اور بھی ہے۔ میں اس لئے بھی خوش ہوں کہ آج ہر چہرے میں جو میرے سامنے ہے مجھے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی سچائی کا نور نظر آرہا ہے۔ اسی سال قبل آپ نے اللہ تعالیٰ کا علم پاکر المسیح اور المھدی ہونے کا اعلان فرمایا۔ یہ ایک موعود کا نزول تھا جس کے آنے کی بشارت حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کو دی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اس عظیم روحانی فرزند کا ظہور چودھویں صدی میں ہوگا۔ آپ نے تنہا اپنے اس عظیم روحانی فرزند کو اپنے کروڑوں کروڑ فرزندوں میں سے انتخاب فرمایا اور اس پر سلام بھیجا۔ حضور نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے ہلال اور بدر کی مثال دے کر واضح فرمایا کہ ہلال سورج کی تھوڑی سی روشنی کا انعکاس کرتا ہے اور بدر کامل آفتاب کی بھرپور تجلی کا مظہر ہوتا ہے۔ حضور نے بتایا کہ مسیح موعود و مہدی معہود وہ بدرِ کامل ہے جس نے محمدی انوار کو سب سے زیادہ خوبی اور عمدگی کے ساتھ منعکس کیا اور رات کو دن میں بدل دیا۔ ظلمت کے بادل چھٹ گئے اور انسانیت پر محمدی نور میں ملبوس ایک نیا دن طلوع ہوا۔

حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ امام مہدی علیہ السلام اسلام کی آخری اور دائمی فتح اور غلبے کے لئے دنیا میں آئے لیکن دنیا نے اس آسمانی نور کو بجھانے کے لئے کمر کس لی۔ دنیا آپ کو شناخت نہ کرسکی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم روحانی فرزند طفلِ حسین کی طرح خدا کی گود میں تھا۔ دنیا خدا تعالیٰ کی شناخت سے یکسر بیگانہ تھی اس لئے اسے وہ بھی نظر نہ آیا جو اس کی گود میں تھا۔ ہر قسم کے حیلے اور حربے آپؑ کے خلاف آزمائے گئے۔ قومیں اس بات پر تل گئیں کہ آپ کی آواز کو دبائیں۔ دشمنی اور بغض و عناد کی کمان سے نااہل لوگوں نے ہر جہت سے تیر پھینکے۔ دنیا کی ساری قوت اور طاقت اس آواز کو خاموش کرنے کی کوشش میں لگ گئی لیکن یہ آسمانی آواز خاموش نہ کی جاسکی۔ وہ آواز دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی اور آج میں

سات ہزار میل دور اس ملک میں اسی آواز کی صدائے بازگشت سن رہا ہوں۔ (جلسہ گاہ ایک بار پھر تکبیر، اسلام، احمدیت، امیرالمومنین زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی)

فرمایا۔ میں آپ کے چہروں پر اسی نور کی چمک دیکھ رہا ہوں جسے حضرت امام مہدی علیہ السلام بنی نوع انسان کی فلاح کے لئے آسمان سے لائے آپ میں سے ہر فرد اس بات کا ثبوت ہے کہ امام مہدی (علیہ السلام) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سچا فرزند جلیل ہے۔ آج وہ عظیم دن طلوع ہو چکا ہے (جس کا وعدہ دیا گیا تھا) جب اسلام کو تمام ادیان، نظریوں اور فلسفوں پر فتحِ مبین حاصل ہو گی۔ (آمین کی بلند اور متفقہ آواز)۔

فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ میں آپ کے درمیان بیٹھ کر بہت خوش ہوں۔ میری دعا ہے کہ آپ سے ایسے اعمال صادر ہوں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوں اور اسے پسند آئیں تا ان مقاصد کا حصول بھی قریب تر آجائے جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔

حضور نے فرمایا آج انسانیت کو تین اہم مسائل درپیش ہیں اور تینوں کا صحیح اور کامل حل صرف اور صرف اسلام اور احمدیت کے پاس ہے۔ پہلا مسئلہ انسانی مساوات کا مسئلہ ہے۔ بنی نوع انسان کے محسنِ اعظم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کی روشنی میں عملاً یہ ثابت کر دکھایا کہ جب تک انسانیت کا احترام اور وقار قائم نہ کیا جائے گا۔ دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ حضور نے فرمایا فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اعلان کر دو کہ اگر سردارانِ مکہ (جو حضرت بلال رضؓ کو حقیر خیال کیا کرتے تھے) جان کی امان چاہتے ہوں تو بلال (رضی اللہ تعالیٰ) کے پرچم تلے آجائیں۔ فرمایا۔ فتح مکہ کے دن جس حسین طریقے سے احترام و مساوات بنی آدم کا قیام عمل میں لایا گیا وہ تاریخِ عالم کا عظیم واقعہ ہے۔ اس دن یہ ثابت کر دیا گیا کہ آئندہ سے تمام انسانوں کو انسان سمجھا جائے گا۔ روسی ہوں یا چینی۔ امریکن ہوں یا یورپین کسی کو بھی اسکی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اس عظیم سرزمین کے فرزندوں کو حقارت سے دیکھے۔ ہم اہلِ افریقہ کے دل اسلام کے لئے تسخیر کریں گے اور یہ تسخیرِ قلوب محبت، پیار اور دل کی روشنی میں ہو گی اور یہ صرف ہم ہی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اسلام امن اور پیار کا مذہب ہے اور دلوں کو صرف محبت ہی سے جیتا جا سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دوسرا مسئلہ دولت کی منصفانہ اور دانشمندانہ تقسیم سے تعلق رکھتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکی نظام دونوں اس مسئلے کی ماہیت کو سمجھنے سے قاصر اور

اس کا حل تلاش کرنے میں ناکام رہے ہیں صرف اسلام ہی ہے جو اس مسئلے کی اہمیت کو صحیح معنوں میں سمجھا ہے اور وہی اس کا حل بھی پیش کرتا ہے۔ حضور نے اسلامی نظریے کا تفصیل سے جائزہ لیا اور فرمایا۔ اسلام کہتا ہے کہ ہر انسان کا حق ہے کہ اسے اپنی خداداد صلاحیتوں کی نشوونما کرنے کے لئے ہر ضروری سہولت ملے۔ اگر اسے یہ سہولت نہ ملے تو وہ ایک مظلوم انسان ہے۔ اسلام ایسے ہر مظلوم کا ساتھی اور مددگار ہے اور اس کی ضروریات کی کفالت کا ذمہ دار ہے اس لئے اس مسئلے کا صحیح حل صرف اسلام ہی پیش کرتا ہے کسی مذہب یا فلسفے یا ازم کی طاقت نہیں کہ اسے حل کر سکے (تکبیر۔ خاتم النبیینؐ اسلام۔ احمدیت۔ خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں سے پنڈال گونج اٹھا۔ ایک دوست نے فرطِ جذبات سے کھڑے ہوکر عربی زبان میں بلند آواز سے مدحیہ فقرات کہے)۔

فرمایا۔ تیسرا مسئلہ تعلق باللہ کا ہے اللہ تعالیٰ جو تمام روشنی اور طاقت اور قوت اور علوم کا سرچشمہ ہے ایسے قادر اور توانا خدا سے کس طرح زندہ تعلق استوار کیا جائے؟ فرمایا صرف ہم ہی ہیں جو اس مسئلے کا (زندہ) حل پیش کر سکتے ہیں۔ ہم نے خود مشاہدہ کیا ہے ایسے لاکھوں انسانوں کو دیکھا ہے جن کا اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم تھا اور ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ اس کے اقتدار اور جلال اور مخلوق سے اس کی محبت کے ایمان افروز جلوے دیکھے ہیں۔ حضور نے تفصیل سے واضح فرمایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔ دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ ایک ایک رات میں کئی کئی بار اپنے پاک الہام سے نوازتا ہے اور قلوب کو اطمینان بخشتا ہے۔ حضور نے ایک احمدی خاتون کی مثال دے کر واضح فرمایا کہ پاکستان بھارت جنگ کے دوران کس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک ہی رات میں ماں کی تسلی کے لئے پہلے فرمایا میں پاکستان کی حفاظت کروں گا پھر فرمایا میں نے سیالکوٹ کے محاذ پر حفاظت کے لئے فرشتے بھیج دیئے ہیں۔ پھر فرمایا میں تیرے بیٹے کی (جو بحیثیت میجر مادرِ وطن کی مدافعت کے لئے لڑ رہا تھا) حفاظت کروں گا۔ (نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام۔ خاتم النبیینؐ۔ احمدیت۔ خلیفۃ المسیح زندہ باد) فرمایا ہمارا قادر و مالک اور توانا خدا تمام حسنات و کمالات کا جامع اور سرچشمہ ہے وہ زندہ ہے اور موجود ہے اور اپنے بندوں کو اپنا چہرہ دکھاتا ہے۔ فرمایا جن لوگوں کو ابھی قبولِ حق کی توفیق نہیں ملی وہ آئیں اور اسلام اور احمدیت کے دامن سے وابستہ ہوکر ان برکات کے وارث بن جائیں جن کا ان کنتم تحبّون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ میں وعدہ کیا گیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم سے محبت اور عشق کے طفیل ہم نے ایسے لاکھوں نشانات دیکھے ہیں جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کرتا ہے۔ اور ہم ہی وہ لوگ ہیں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے سچے راستے پر گامزن ہیں۔ فرمایا۔ میں امریکہ۔ روس۔ چین۔ یورپ اور دیگر ممالک کو خبردار کرتا ہوں اور انہیں ایک بار پھر اسی طرح متنبہ کرتا ہوں جس طرح مَیں نے انہیں پہلے دَورے کے وقت (۱۹۶۷ء میں) متنبہ کیا تھا کہ آؤ اور اپنے خالق سے صلح کرلو اور اس کے حضور عجز سے حاضر ہو جاؤ۔ یاد رکھو اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کیا تو وقت آتا ہے کہ صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح مٹا دیئے جاؤ گے۔ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کا خدا۔ اسلام کا خدا تمہارا نجات دہندہ ہے اس کے پاس لَوٹ کر آجاؤ اور نجات کی برکتوں سے حصّہ لو۔ (فضا ایک بار پھر عارفانہ نعروں سے گونج اُٹھی)۔

(الفضل ۵۔ احسان ۱۳۴۹ ہش)

خطاب کے بعد حضور کی خدمتِ اقدس میں جماعت کی طرف سے تحائف پیش کئے گئے ان تحائف میں ایسے کپڑے بھی تھے جنہیں احمدی بہنوں نے اپنے ہاتھ سے کاتا اور بُنا تھا حضور نے ان تحائف کو قبول فرماتے ہوئے "جزاکم اللہ احسن الجزاء" فرمایا۔

حضور کے مذکورہ بالا خطاب کو سُن کر ایک غیر از جماعت شخص نے کہا کہ ہم نے خدا کو دیکھا تو نہیں لیکن آج حضور کی زبان سے بولتے ضرور سُنا ہے ؛

بقیہ صد ۱۲۳

بے حد خوشی ہوئی ہے۔ آپ کو ماضی میں اپنے جائز حقوق سے محروم رکھا گیا لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا مستقبل بہت شاندار ہے لیکن اس کے لئے آپ کو بہت محنت کرنی ہو گی۔ فرمایا:۔

"You will have
to climb the
tree of destiny
to pluck its fruit."

آپ کو اپنی تقدیر کے شجر پر چڑھ کر اس کا پھل اُتارنا ہو گا۔ میری دعا ہے کہ آپ جلد سے جلد اپنے حقوق کو حاصل کرنے کی جدّوجہد شروع کر دیں۔

پریس کانفرنس کے بعد شامل ہونیوالوں نے آپس میں بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ ایک نے کہا کہ یہ بہت عظیم انسان ہیں۔ دوسرے نے کہا آپ کا علم بہت وسیع ہے ؛

(الفضل ۱۳۔ احسان ۱۳۴۹ ہش)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بو (سیرالیون) میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا
سنگ بنیاد کی تقریب کا ایک منظر۔
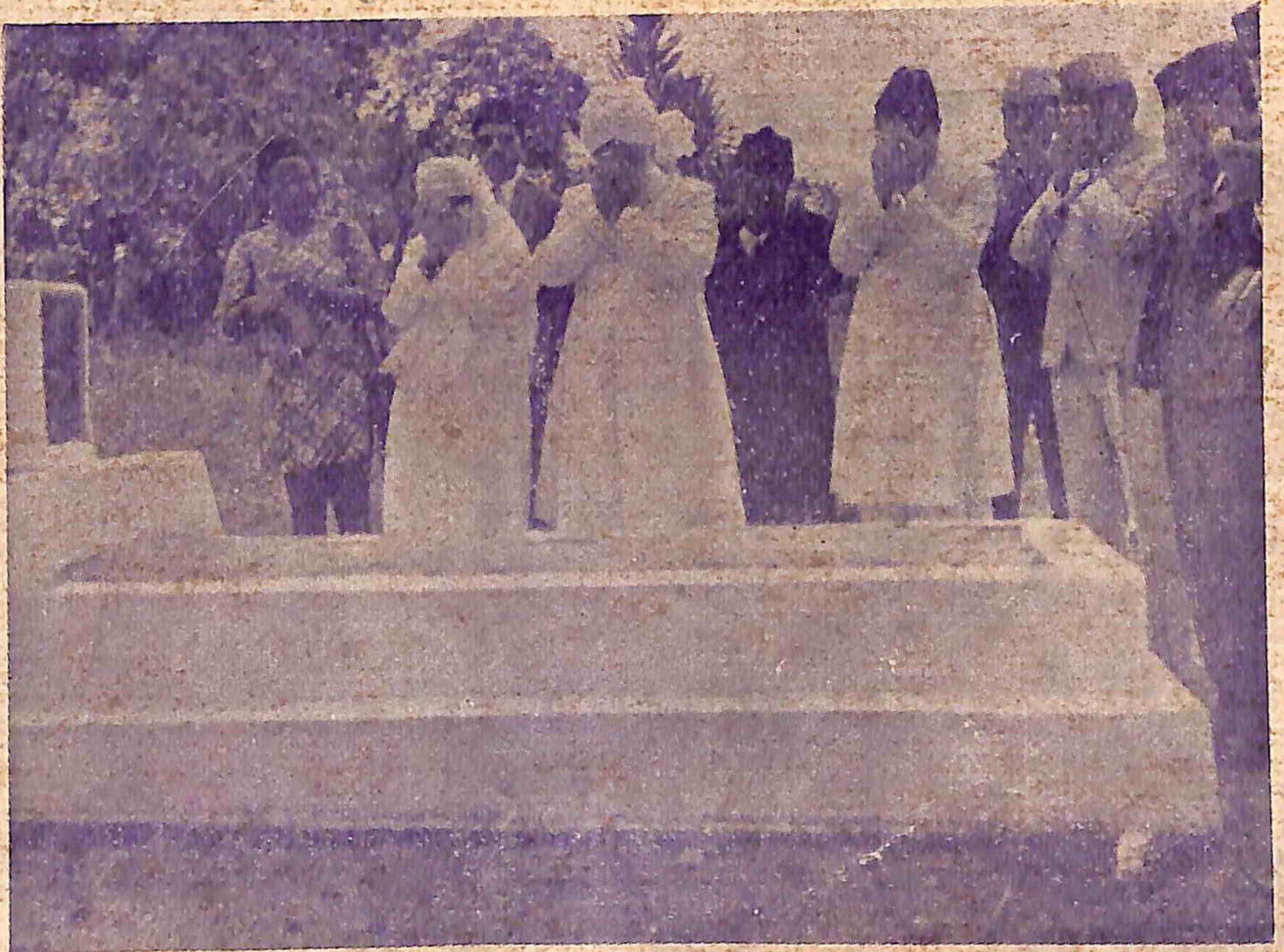
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ جانباز مجاہد حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم
کے مزار پر دعا فرما رہے ہیں۔
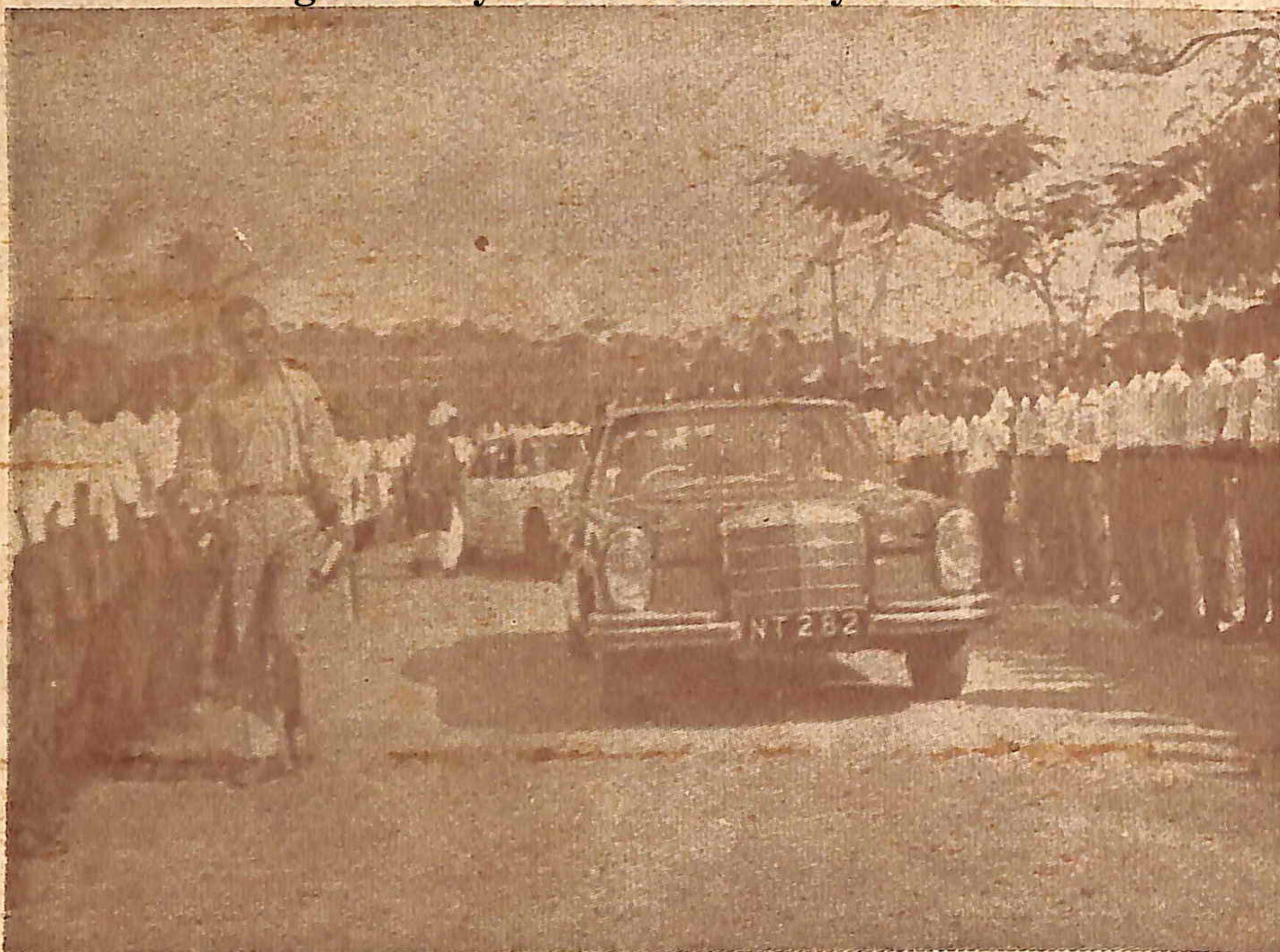
احمدیہ سیکنڈری سکول میں تشریف آوری پر طلباء نے حضور کا شاندار استقبال کیا۔
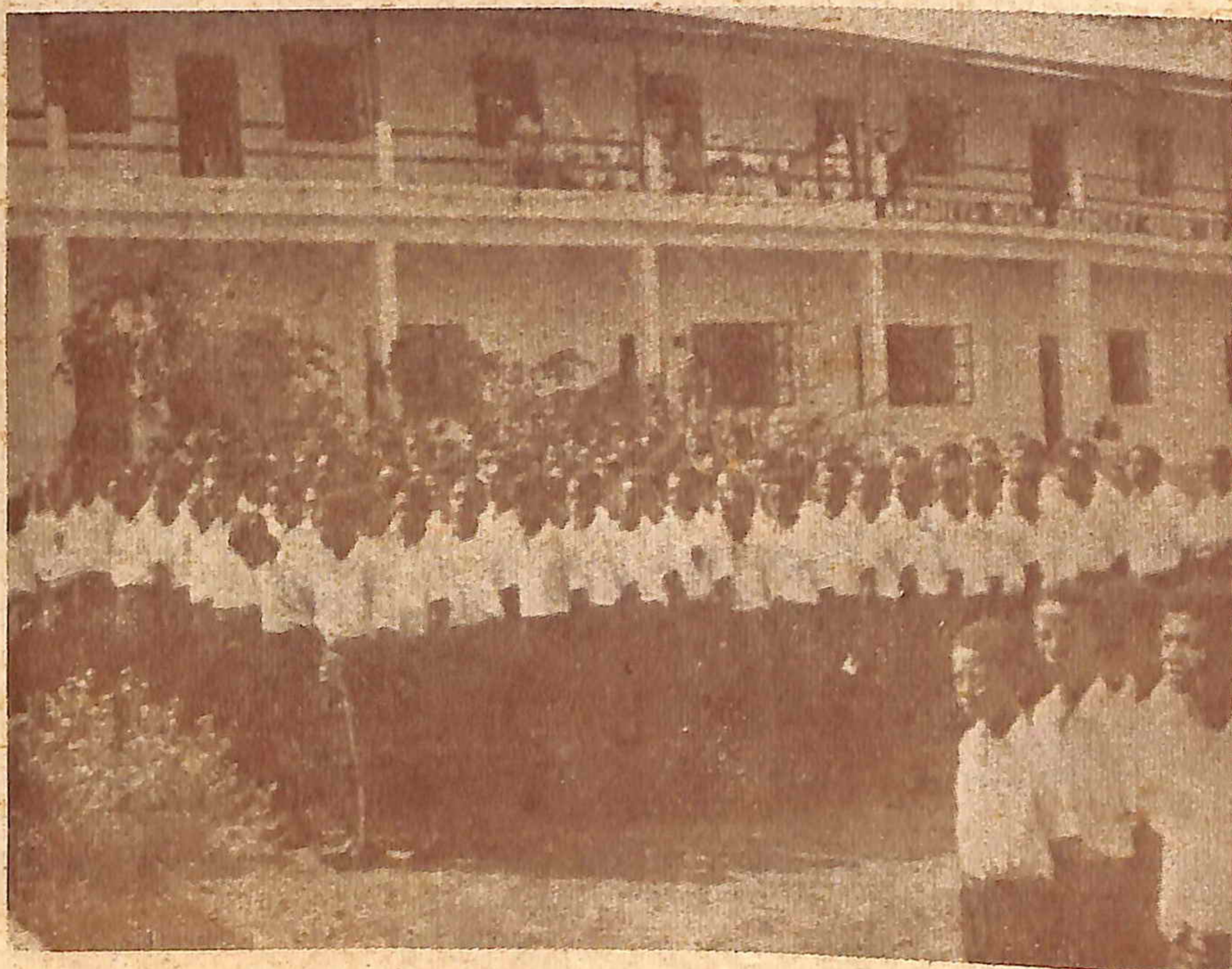
احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے طلباء ـ شاندار مستقبل کے معمار

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم کے مزار پر دعا

بو سے مراجعت ——— دیگر مصروفیات

استقبالیہ تقریب میں خطاب فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم کے مزار پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ سیرالیون کے ابتدائی مبلغ ہیں۔ آپ نے خدمتِ دین کی راہ میں یہیں جان دی اور افریقہ کی سرزمین کو اپنے وجود سے ہمیشہ کے لئے برکت بخشی۔ ان کا مزار بو سے باہر ایک نہایت پُرفضا جگہ پر واقع ہے۔

بو کا تین روزہ کامیاب دورہ مکمل فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۲ ہجرت کی دوپہر کو بو سے روانہ ہو کر شام کے وقت واپس فری ٹاؤن تشریف لائے۔ پرنس ولیمز ریذیڈنٹ وزیر کی درخواست پر حضور فری ٹاؤن جاتے وقت ان کی وزارت کے دفاتر میں تشریف لے گئے۔

اسی روز حضور نے قائم مقام گورنر جنرل صاحب سیرالیون کے اعزاز میں رات کے کھانے کی دعوت دی جس میں گورنر صاحب موصوف کے علاوہ وزراءِ مملکت، سفارتی نمائندوں، نامور مسلم علماء، کلیسیائے سیرالیون کے اکابرین اور دیگر معززین نے شرکت کی۔ خواتین کے لئے الگ ضیافت کا اہتمام تھا جس میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے مہمان خواتین سے ملاقات فرمائی۔

بقیہ صہ ۱۲۴

تحفہ کو شرفِ قبولیت بخشا۔

جہاز کی روانگی سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب سے فرداً فرداً مصافحہ فرمایا اور ہاتھ اُٹھا کر لمبی پُرسوز دعا فرمائی۔ ساڑھے بارہ بجے حضور کا جہاز فری ٹاؤن سے پرواز کر کے ہالینڈ کی طرف پرواز کر گیا۔ اس طرح سیرالیون کا دس روزہ اور مغربی افریقہ کے چھ ممالک کا نہایت درجہ کامیاب دورہ مکمل فرمانے، اسلام کے غلبہ کے سامان کرنے اور تشنہ روحوں کو شربتِ وصل ولقا پلانے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے سرزمین بلالؓ سے رخصت ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

دنیا کی کوئی طاقت اسلام اور احمدیت کو پھیلنے سے روک نہیں سکتی

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا مستقبل نہایت شاندار ہے

پریس کانفرنس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

۱۳۔ ہجرت کی صبح کولاج کے کمیٹی روم میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک پریس کانفرنس ہوئی۔ اس میں مقامی اخبارات کے علاوہ نیوز ایجنسیوں اور ریڈیو کے نمائندے بھی موجود تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کانفرنس شروع ہونے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا اور سوالات کرنے کی عام دعوت دی۔

سوال ہوا کہ سیرالیون کے مسلمانوں کے نام آپ کا کیا پیغام ہے۔ فرمایا میرا پیغام یہ ہے کہ تمام مسلمان اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کریں صرف منہ سے مسلمان کہلانا کافی نہیں۔

ایک اخبار نویس نے سوال کیا کہ آپ کا دورہ قریب الاختتام ہے کیا آپ اپنے دورے پر مطمئن ہیں؟ فرمایا جو کچھ اس وقت تک ہوا ہے اور جو خدمات جماعت احمدیہ نے اسلام کی اب تک کی ہیں میں ان پر مطمئن ہوں۔

لیکن ابھی بہت کام باقی ہے۔ ہم نے لاکھوں کروڑوں انسانوں کو ابھی حلقہ بگوشِ اسلام کرنا ہے۔ اس دورے میں میں نے جس کو بھی اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کی اسے حق کی قبولیت پر آمادہ پایا۔ یہ تو ایک مختصر سا دورہ تھا لیکن جو کچھ ہوا مجھے اس پر اطمینان ہے فرمایا احمدیہ مسلم سکولوں اور ان کی لیبارٹریوں کو دیکھ کر مجھے بہت تسلی ہوئی۔ نیز فرمایا کہ ہر کس و ناکس کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کی صلاحیتوں کی پوری نشوونما کے لئے تعلیم و تعلّم کی پوری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ صرف نوشت و خواند کو تعلیم نہیں کہتے۔ ایک ان پڑھ آدمی بھی عالم ہو سکتا ہے۔ ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ حروف شناسی اور تعلیم میں بہت فرق ہے۔ پاکستان کا زمیندار پڑھا لکھا نہ ہونے کے باوجود اپنے کام کا علم رکھتا ہے۔ فرمایا اس سلسلے میں ریڈیو پاکستان نے نمایاں کام کیا ہے۔

سوال ہُوا کیا آپ نے آئندہ کے لئے کوئی منصوبے بنائے ہیں؟

فرمایا ہمارا مقصدِ حیات تو درحقیقت بنی نوع انسان کی خدمت ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہاں بہت سے طبّی مراکز (میڈیکل سنٹرز) کی ضرورت ہے میری خواہش ہے کہ شہروں کی بجائے اِس ملک کے دُور افتادہ علاقوں میں ایسے ڈاکٹروں کو بھجواؤں جو عام رُجحان کے برعکس دیہات میں کام کرنے کا عہد کریں بیشک اِس سلسلے میں ان کو قربانی کرنی پڑے گی لیکن دیہات کے لوگوں کا بھی ویسا ہی حق ہے جیسا شہر کے لوگوں کا۔ اس کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ اِس ملک کے پسماندہ علاقوں میں اعلیٰ تعلیم کے ادارے بھی کھولنے کا فیصلہ کروں۔ مَیں نے یہ امور مختلف سربراہانِ ممالک کے سامنے پیش کئے اور انہیں بتایا ہے کہ ہم ملک کی مادی دولت میں دلچسپی نہیں رکھتے ہم ایکسپلائٹ کرنے نہیں آئے خدمت کرنے آئے ہیں۔

اِس سوال کے جواب میں کہ پچاس سال کے عرصے میں جماعت کو مغربی افریقہ میں کس قدر کامیابی ہوئی ہے؟ فرمایا۔ صرف گھانا میں آج سے دس سال پہلے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ایک لاکھ پینتیس ہزار بالغ احمدی تھے پچھلے دس سال کے عرصے میں تو بہت تعداد بڑھی ہے۔

ایک اخبار نویس نے سوال کیا کہ اِس ملک کے مسلمانوں میں کیا کیا خرابیاں ہیں؟

فرمایا۔ مُجھ سے یہ پوچھیں کہ خوبیاں کیا ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا قرآن کریم میں ایسی بہت سی آیات ہیں جن میں مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر ہے۔ مثال کے طور پر قرآن کریم میں آیا ہے کہ مسیح موعود مہ کامل کی طرح ظاہر ہوگا۔ چاند مہ کامل تب بنتا ہے جب وہ سُورج سے حاصل کی ہوئی روشنی کو مکمل طور پر منعکس کرتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شمعِ ہدایت کی روشنی کو کامل طور پر منعکس کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ ایک ہزار سال کی تاریکی کے بعد اب اسلام کا دن دوبارہ طلوع ہُوا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کا سُورج پچیس سال کے اندر اندر نصف النہار تک پہنچ جائیگا دُنیا کی کوئی طاقت احمدیت کو پھیلنے سے روک نہیں سکتی۔ اگرچہ یہ بات آج بظاہر ناممکن نظر آتی ہے جس طرح فتح مکہ سے دو ماہ پہلے تک یہ چیز ناممکن معلوم ہوتی تھی کہ مکہ فتح ہو جائیگا۔

ایک اخبار نویس نے پُوچھا کہ کیا آپ قیامِ سیرالیون کے دوران خوش و خرم رہے؟

فرمایا۔ مجھے یہاں آکر اور آپ سے مل کر

(باقی صفحہ ۱۲۰ پر)

احباب جماعت سے ملاقات

سیرالیون سے ہالینڈ کو روانگی پُرخلوص الوداع

پریس کانفرنس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے ملاقات فرمائی۔ حضور نے بہت سے فوٹو بھی لئے۔ مکرم ابراہیم تقی صاحب سابق وزیر سیرالیون حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دوپہر کا کھانا یہیں کھایا۔ شام کو آنریبل ایم۔ ایس مصطفےٰ ممبر پارلیمنٹ اور سابق نائب وزیر اعظم اور ڈاکٹر ملا سنگھ پروفیسر سیرالیون یونیورسٹی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔

مکرم ظفراللہ الیاس صاحب لیگوس (نائیجیریا) سے بذریعہ ہوائی جہاز اس سب کمیٹی کی رپورٹ لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے جو حضور نے منصوبہ "Leap forward" (یعنی آگے بڑھو) کے سلسلہ میں مقرر فرمائی تھی اور ارشاد فرمایا کہ مغربی افریقہ سے روانہ ہونے سے پہلے پہلے رپورٹ ملنی چاہئیے۔ ظفراللہ الیاس صاحب یہ خوشخبری بھی لائے کہ گورنمنٹ آف نائیجیریا نے چار احمدیہ مسلم سیکنڈری سکولز کی منظوری دیدی ہے۔

۱۴۔ہجرت کو حضور کی سیرالیون سے ہالینڈ کو روانگی کا پروگرام تھا اس لئے اُس روز احباب جماعت اُداس اُداس نظر آتے تھے کہ ہمارا پیارا آقا اپنے نور کی ایک جھلک دکھلا کر اور دلوں میں محبّت کی چنگاری سُلگا کر ہمارے ملک سے رخصت ہونیوالا ہے۔ لیکن وہ نہایت درجہ خوش بھی تھے کہ "خلیفۃ المسیح" کے دیدار سے مشرف ہوئے اور حضور سے فیض حاصل کیا۔ نیز خوشی اس بات کی سب سے بڑھ کر تھی کہ حضور نے اپنے مختصر دَورہ میں خدمتِ دین کا وہ کام سرانجام دیا ہے جو سینکڑوں مبلّغین کئی سالوں میں نہ کر سکتے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

فضائی مستقر کی طرف روانگی سے قبل حضور نے دعا فرمائی۔ ہوائی اڈے پر احباب جماعت اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے دیوانہ وار جمع تھے۔ اِس موقع پر ایک بچی اپنی معمّر والدہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے تحفہ کے طور پر گھاس کی ایک ٹوکری لائی جو اس ضعیف خاتون نے اپنے ہاتھوں سے بنائی تھی اور خود حضور کی خدمت میں پیش کرنا چاہتی تھیں لیکن ضعیفی اور بیماری کی وجہ سے خود حاضر نہ ہو سکیں اِس لئے اسے اپنی بیٹی کے ہاتھ بھجوایا۔ حضور نے اس

(باقی صہ ۱۲۱ پر)

اختتامِ سفر اور ربوہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا

انتہائی پُرتپاک اور والہانہ خیر مقدم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورۂ مغربی افریقہ نہایت درجہ کامیابی سے مکمل فرمانے کے بعد ۱۳ ہجرت کو بذریعہ ہوائی جہاز ساڑھے بارہ بجے میرالیون سے روانہ ہو کر نو بجے شام ہالینڈ تشریف لائے۔ ہالینڈ میں تین روز تک اہم دینی اور جماعتی امور سر انجام دینے کے بعد حضور ۱۷ ہجرت کی شب کو لندن میں ورود فرما ہوئے۔ ہالینڈ اور لندن میں حضور کا شاندار استقبال کیا گیا۔ لندن میں حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جس میں اہلِ برطانیہ کو ایک بار پھر شدید انتباہ فرمایا کہ اگر انسان نے خدائے واحد کی طرف رجوع نہ کیا تو دُنیا کا ایک ہولناک تباہی سے دوچار ہونا یقینی ہے۔ حضور نے لندن میں دیگر اہم امور سر انجام دینے کے علاوہ احمدیہ مشن ہاؤس کے احاطہ میں نو تعمیر شدہ "محمود ہال" کا افتتاح فرمایا۔ ۲۵ ہجرت کی سہ پہر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لندن سے سپین کے دارالحکومت میڈرڈ تشریف لائے سپین میں حضور نے قریباً ایک ہفتہ تک قیام فرمایا اس عرصہ میں کچھ دن میڈرڈ میں قیام فرمانے کے علاوہ بعض تاریخی مقامات کا دورہ بھی فرمایا۔ چنانچہ حضور طلیطلہ، قرطبہ اور غرناطہ بھی تشریف لے گئے۔ سپین سے حضور واپس لندن تشریف لائے۔

۷ احسان کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بذریعہ ہوائی جہاز گیارہ بجکر چالیس منٹ پر بوقت دوپہر کراچی میں ورود فرما ہوئے۔ کراچی کے فضائی مستقر پر نہ صرف کراچی بلکہ دیگر جماعتوں کے بھی ہزارہا احباب نے اپنے پیارے امام کا نہایت والہانہ استقبال کیا۔

۸ احسان کی صبح کو حضور بذریعہ ہوائی جہاز عازمِ لاہور ہوئے۔ وہاں بھی مختلف جماعتوں کی طرف سے حضور کا نہایت پُرتپاک اور والہانہ خیر مقدم کیا گیا۔ اُسی روز صبح کے وقت ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اہلِ قافلہ کے ہمراہ موٹر کاروں کے ذریعہ ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں مختلف شہروں میں بھی

احباب جماعت نے حضور کی زیارت کی اور مغربی افریقہ کے کامیاب دورے سے واپسی پر خوش آمدید کہا۔

۸ راحسان کو پونے دو بجے دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ میں واپس تشریف لائے حضور کی تشریف آوری سے قبل اہلِ ربوہ نے اپنے مظفر و منصور امامِ ہمام کے استقبال کے لئے بہت دنوں پہلے سے تیاریاں شروع کر دی تھیں اور ۸ راحسان کا دن تو انتظار کی گھڑیاں گنتے گزرا جب حضور ربوہ میں ورود فرما ہوئے تو نہ صرف اہلِ ربوہ بلکہ پاکستان کے دُور و نزدیک علاقوں سے کھچے چلے آنے والے احبابِ جماعت نے ہزارہا کی تعداد میں اپنے پیارے امام کا نہایت درجہ پُرتپاک اور والہانہ خیر مقدم کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ استقبال ایک تاریخی استقبال تھا جس کی یاد دلوں سے محو نہیں ہو سکتی۔

یہ شاندار اور عظیم الشان استقبال اس غرض سے تھا کہ اللہ تعالیٰ کے انتہائی فضلوں سے معمور اور نہایت درجہ کامیاب مغربی افریقہ کا تاریخی دورہ مکمل فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے منادی بن کر واپس تشریف لائے تھے۔ حضور کی دو ماہ چار دن کی جُدائی کے بعد جب جانثار اور فداکار احباب کی نظر اپنے پیارے آقا پر پڑی تو چہروں پر رونق آ گئی اور دل خوشیوں سے بھر گئے۔ اُس روز ربوہ میں مسرتوں اور شادمانیوں کی لہر دوڑ گئی اور رات کو چراغاں کے دلکش منظر سے ربوہ جگ مگ جگ مگ کرنے لگا۔

چند دن بعد تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کو محلہ وار ملاقات کا شرف بخشتے رہے۔

سفر تمام ہؤا اور رُوح باقی ہے
سفینہ چاہیئے اس بحرِ بے کراں کیلئے

> "اے ہمارے آقا اور اے ہمارے مالک! ایسا کر کہ ہم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگیں اور ایک دوسرے کی خدمت بجا لائیں۔ اور سب سے بڑھ کر ہم پر یہ فضل فرما کہ ہم تجھ سے محبت کرنیوالے ہوں۔ اور ہمیں اپنا حقیقی عبد بننے کی توفیق عطا کر۔ اور ایسا کر کہ ہم ہمیشہ ہی تیرے احسانوں کو یاد کر کے تیرے شکر گزار بندے بنے رہیں۔"
>
> (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

- دورہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی تحریکات
- حضور کی شخصیت کے بارے میں افریقی طلبہ کے تاثرات
- دورہ کے خوشکن اور عظیم الشان نتائج
- مغربی افریقہ میں مُسلم تعلیم پر ایک نظر
- مغربی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کی طبّی خدمات
- سرزمینِ افریقہ کے جانباز مجاہدینِ اسلام
- منظومات

دورہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی تحریکات

نصرت جہاں ریزروفنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"گیمبیا میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے (میرا اپنے پروگرام نہیں رہنے دیئے بلکہ) بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا کہ یہ وقت ہے کہ تم کم سے کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں میں خرچ کرو۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ بہت برکت ڈالے گا۔ اور بہت بڑے اور اچھے نتائج نکلیں گے۔ خیر میں بڑا خوش ہوا۔ پہلے اپنا پروگرام اور منصوبہ تھا اب اللہ تعالیٰ نے منصوبہ بنا دیا" (الفضل ۱۵ وفا ۱۳۴۹ ہش)

گیمبیا کے بعد حضور سیرالیون تشریف لے گئے۔ اور افریقی ممالک میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق خرچ کرنے کے پروگرام بنائے۔ پھر انگلستان میں حضور نے احباب جماعت کے سامنے اس تحریک کو پیش فرما کر قربانیوں کا مطالبہ کیا۔ اور اس کا نام "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" رکھا۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے انگلستان کے احباب نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ حضور نے پاکستان میں اس تحریک کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستانی جماعتوں میں سے دو سو ایسے مخلصین درکار ہیں جو پانچ ہزار روپیہ فی کس یا اس سے زائد اس فنڈ میں جمع کرائیں۔ دو سو مخلصین کم از کم دو ہزار روپیہ فی کس اور ایک ہزار مخلصین کم از کم پانچسو روپیہ فی کس ادا کریں۔ ان چودہ سو مخلصین کے وعدوں اور وصولی کا ریکارڈ رکھا جائیگا۔ اور جو اس سے کم ادا کرنے کی توفیق رکھتے ہوں وہ ساتھ ساتھ ادائیگی کرتے جائیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان اور بیرونی ممالک میں احباب جماعت امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور وعدوں اور وصولی کی رفتار اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کو ظاہر کر رہی ہے۔ چونکہ خلافت احمدیہ کے قیام پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۶۲ سال گزر چکے ہیں اسلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں وعدوں کی آخری حد ۶۲ لاکھ روپے مقرر فرمائی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ "مجھے یہ خوف نہیں ہے کہ یہ رقم آئیگی یا نہیں یا آئیگی تو کیسے آئے گی؟ یہ مجھے یقین ہے کہ ضرور آئیگی ...... کیونکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ کام کرو۔ خدا کہتا ہے تو یہ اس کا کام ہے لیکن جس چیز کی مجھے فکر ہے اور آپ کو بھی فکر کرنی چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ محض خدا کے حضور قربانی دیدینا کسی کام نہیں آتا جب تک اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول نہ کرے" (الفضل ۱۵ وفاء ۱۳۴۹ ہش)

"لیپ فارورڈ پروگرام"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دورۂ مغربی افریقہ سے واپسی پر سب سے پہلی تقریر کراچی میں فرمائی جس میں ارشاد فرمایا:۔
"میں افریقہ کے ان ممالک سے جو فوری وعدہ کر کے آیا ہوں وہ قریباً ۲۵-۳۰ ہسپتال کھولنے کا ہے جس کو ہم میڈیکل سنٹر یا ہیلتھ سنٹر کہتے ہیں اور قریباً ستر اسی ہائی سکول ان ممالک میں بنانے ہیں"۔ (الفضل ۹ اخاء ۱۳۴۹ ہش)
حضور نے اس تحریک کا نام (LEAP FORWARD PROGRAMME) لیپ فارورڈ پروگرام یعنی منصوبہ "آگے بڑھو" رکھا ہے۔ حضور نے یہ تحریک لندن میں بھی پیش فرمائی تھی۔ اور احمدی ڈاکٹروں سے فرمایا تھا کہ خدمتِ اسلام کے لئے یا تو رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کر دو۔ ورنہ میں تمھیں حکم دونگا کہ اپنی خدمات پیش کرو۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کو سنتے ہی نہ صرف لندن بلکہ پاکستان کے درجنوں ڈاکٹروں نے اپنے نام پیش کر دیئے اور اب ان افریقی ممالک کے لوگ بھی قربانی میں آگے آ رہے ہیں مختلف مقامات پر مکمل مکان مہیا ہو چکے ہیں۔ صرف ہمارے ڈاکٹروں نے وہاں پہنچکر اپنا کام شروع کرنا ہے اور بعض تو وہاں پہنچ بھی گئے ہیں۔
اسی طرح سکولوں کے پروگرام بڑی سُرعت سے مکمل ہو رہے ہیں کئی مقامات پر حکومتوں نے بڑی وسیع زمینیں سکولوں کے لئے دے دی ہیں۔ بعض مقامات پر عمارتیں میسر آگئی ہیں۔ اور چند سکول کھل بھی چکے ہیں۔
ان دونوں کاموں کو کامیابی سے چلانے کے لئے کس قسم کے ڈاکٹروں اور اساتذہ کی ضرورت ہے؟ اس سوال کا جواب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں یہ ہے:۔
"بڑا ہی مخلص دل انسان جانا چاہیئے جس کے اوپر ہم پورے طور پر اعتماد کر سکیں"۔ (الفضل ۲۲ وفا ۱۳۴۹ ہش)
دورہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی تحریکات کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔
"اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہو رہے ہیں۔ ان کے حاصل کرنے کا دروازہ آپ کے لئے کھلا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا موقعہ آپ کو دے دیا ہے۔ آپ اس کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو حاصل کریں۔ اور اس کے پیار اور اس کی رضا کے وارث بنیں"!
(الفضل ۲۲ وفا ۱۳۴۹ ہش)

پُول مبلّغین

دورۂ مغربی افریقہ سے واپس تشریف لاکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹ احسان ۱۳۴۹ ہش کو خطبۂ جمعہ میں فرمایا:۔

"افریقہ کے دورہ میں واقفین مبشرین کے حالات میں نے دیکھے۔ ان سے ملا۔ جو عزت اللہ تعالیٰ نے ان کی اس مقام تنظیم کی وجہ سے قائم کی ہے۔ وہ میرے مشاہدہ میں آئی۔ لیکن کچھ وہ بھی تھے کہ جو مقام تنظیم کو حاصل نہیں کر سکے تھے۔"

پھر حضور نے فرمایا:۔ "اب میں ایک نئی تنظیم کا اعلان کرنے لگا ہوں۔ میں نے بہت سوچا بہت دعائیں کیں میں اللہ تعالیٰ کی طرف عاجزانہ جھکا۔ تو میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہمیں اپنا پرانا طریق بدل دینا چاہیئے۔ اور یہ چیز پہلے مبلّغین پر بھی حاوی ہو جائیگی۔ اور نئے آنیوالوں پر بھی کہ نہ کوئی تحریک کا ہو گا نہ کوئی انجمن کا ہو گا۔ تمام واقفین کا ایک خاص گروہ بن جائیگا ایک جماعت، ایک POOL (پُول) ہو گا۔ ایک RESERVIOR (ریزروائیر) ہو گا۔ ایک تالاب ہو گا۔ جس میں یہ روحانی مچھلیاں اجتماعی زندگی گذاریں گی۔ اور تربیت حاصل کرینگی اور نشوونما پائیں گی۔ نئے اور پرانے اس پول میں چلے جائیں گے۔ ..... وہ پُول کے ہونگے اور وہیں سے وہ باہر جائیں گے۔ اور کوئی شخص باہر نہیں جائیگا جب تک کم از کم تین سال تک اس نے پاکستان میں کام نہ کیا ہو۔ اور اس کے حالات اور اس کی ذہنیّت کا ہمیں علم نہ ہو۔"

نیز فرمایا:۔ "مبلغ کے لئے بنیادی چیز یہ ہے کہ وہ بے نفس ہو، غرور اور تکبّر اس میں نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کا زندہ تعلق ہو۔ اور یہ قومیں خصوصًا افریقہ کی۔ پیار کی اتنی بھوکی ہیں۔ اور اتنی پیاسی ہیں کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔"

آخر میں دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آپ بس دعائیں کریں اور میں بھی دعا کر رہا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک نئی تدبیر ذہن میں ڈالی ہے۔ اس کو ٹھیک طور پر عملی جامہ پہنانے کی بھی اللہ تعالےٰ توفیق دے اور اس کے بہترین نتائج نکالے۔" (الفضل ۳۰ وفا ۱۳۴۹ ہش)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دلنواز شخصیت کے بارہ میں

افریقی طلبہ کے تاثرات

(مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود۔ بو۔ سیرالیون)

- حضور بہت ہشاش بشاش رہتے ہیں اس عمر میں کام کی لگن اور جدوجہد کی زندگی نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ حضور کا قائل کرانے والا اندازِ خطابت مجھے ہمیشہ یاد رہے گا۔ حضور اپنے پیچھے ناقابلِ فراموش یادیں چھوڑ کر گئے ہیں۔ (براہما۔ ایس۔ رجاہ)
- مَیں نے اتنا نورانی چہرہ آج تک نہیں دیکھا۔ حضور نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ اسلام نہ صرف عالمگیر مذہب ہے بلکہ رنگ۔ نسل۔ قبیلے اور خون کی تمیز اسلام میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ (ارچرڈ لہائی)
- سیرالیون کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اتنی عظیم روحانی شخصیت نے ہمارے ملک کی سرزمین میں قدم رکھا ہے۔ اگر میری رائے لی جائے تو مَیں یہ خواہش کرونگا کہ حضور اپنی عمر (اطال اللہ بقاءہٗ) کا باقی حصّہ ہمارے ملک میں ہمارے درمیان بسر فرمائیں۔ (فوڈے ڈمبویا)
- انکسار حضور کے مزاج میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ حضور کو امیر و غریب اور مسلم، غیر مسلم کے دل جیتنے کا ڈھنگ آتا ہے۔ (فوڈے کالول)
- میری زندگی کا یہ پہلا موقعہ تھا کہ میں نے اتنی بلند پایہ شخصیت کی زیارت کی۔ (غلیلی کروما)
- حضور کے ہاتھ بہت نرم ہیں۔ جب میں نے ہاتھ ملایا۔ میں نے محسوس کیا کہ ایک خنک برقی رَو میرے رگ و ریشہ میں سرایت کر رہی ہے۔ (کریم۔ او۔ کمارا)
- حضور کے صبر و تحمل نے مجھے بہت متاثر کیا۔ (سماعیلہ موسیٰ)
- حضور کی آواز میں ایسی اثر انگیز موسیقیت اور جذب و اثر تھا۔ کہ میری خواہش تھی کہ یہ تقریر کبھی ختم نہ ہو۔ (نیجان جالو)
- حضور کو میں نے ہمیشہ دلکش انداز میں مسکراتے دیکھا۔ (عثمان سانکوہ)
- حضور کا چہرہ غیر معمولی نور سے دمک رہا تھا۔ (نانو محمد)
- میں نے حضور کو بہت سادہ اور منکسر المزاج پایا۔ (ڈیمبا درامی)

دورۂ مغربی افریقہ کے نہایت خوشکن اور عظیم الشان نتائج

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں)

"الحمد للہ میرے مغربی افریقہ کے دورہ کے بڑے خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ نائیجیریا میں ابادان جو ایک بہت بڑا مسلم ٹاؤن ہے۔ اس کے نواح میں ۱۳ قصبات کے لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور ابادان میں ہماری جماعت کے صدر سے جو افریقن ہیں ان کا دو تین گھنٹے تک تبادلۂ خیالات ہوا۔ جس کے نتیجہ میں ۴۰ آدمیوں نے بیعت کر لی۔ ایک سکول کے قریباً ایک سو طلبہ نے بھی بیعت کی ہے سیرالیون میں، پانچ نئی جماعتیں قائم ہو گئی ہیں۔ پڑھے لکھے طبقہ میں احمدیت اور اسلام کے حق میں ایک زبردست رَو پیدا ہو گئی ہے۔ وہاں کی حکومتیں ہسپتال اور سکول کھولنے کیلئے ہمیں ضروری سہولتیں بہم پہنچانے میں عملاً تعاون کر رہی ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پر دنیا ہی بدل گئی ہے۔ ایک عظیم انقلاب رونما ہو رہا ہے۔ نہ صرف وہاں کے عوام بلکہ ان کی حکومتیں بھی ہماری خدمات کی قدردان اور ان کی کھلم کھلا معترف ہیں"۔ (الفضل ۱۹ ار وفا ۱۳۴۹ ہش)

"نائیجیریا کی مقامی جماعت نے اپنی حکومت سے مزید اٹھارہ مبلغوں کی منظوری لے لی ہے۔ اب ان کا اصرار ہے کہ مبلغ جلد بھجوائے جائیں۔ ...... میرا ارادہ ہے کہ وقف بعد از ریٹائرمنٹ والوں میں سے بعض پڑھے لکھے معمر مخلص حضرات کو مبلغ بنا کر بھجوا دیا جائے ...... اب انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب لوگ جوق در جوق احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوں گے مگر جہاں کثرت سے لوگ احمدی ہونگے۔ وہاں ان کی تعلیم و تربیت کے لئے معلّم اور مربی بھی زیادہ درکار ہوں گے۔ اس لئے جانی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ضرورت ہے۔ (الفضل ۱۱ر اخاء ۱۳۴۹ ہش)

"اسلام ہر جگہ خصوصاً افریقہ میں بسرعت ترقی کر رہا ہے۔ اور وہاں اسلام کی وسیع تر اشاعت کے امکانات پہلے سے زیادہ روشن اور اس کے غلبہ کے آثار دن بدن نمایاں ہو رہے ہیں"۔ (الفضل ۲۰ر تبوک ۱۳۴۹ ہش)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

سرزمین افریقہ پر

مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے

اک آفتابِ تازہ سے روشن زمین ہے آج
ارضِ بلالؓ رشکِ خلدِ بریں ہے آج

پُر نور جس سے ہو گئے مغرب کے بام و در
وہ مہرِ دلنواز۔ دلوں میں مکیں ہے آج

وہ قوم کیوں نہ ہو بھلا مسرور و سربلند
جس پر نگاہِ رحمۃ للعالمینؐ ہے آج

مُلکِ بلالؓ آج بھی ہے ارضِ مقتدر
یہ خاکِ دشت۔ چاند سے بڑھکر حسیں ہے آج

وہ خطۂ زمیں کہ جو نازِ جہاں ہُوا
چشمِ مسیحِ پاک سے دارالاماں ہُوا

سامانِ زندگی لئے سرکار آگئے

(مکرم میر اللہ بخش صاحب تسنیم)

افریقیوں کو کر کے عطا پیار آگئے　　برسا کے ظلمتوں میں وہ انوار آگئے

قومِ بلالؓ شاد ہو خود تیرے واسطے　　سامانِ زندگی لئے سرکار آگئے

بادِ بہار کی طرح گزرے وہ جس طرف　　گل در کنار کوچہ و بازار آگئے

مال اور جان کرنے نثار انکی راہ میں　　خدام آگئے کہیں انصار آگئے

ہر گام پر ہزار دل ہوئے معجزے عیاں　　پھولوں کا رنگ روپ لئے خار آگئے

بے آسرا تھے جو وہ بنے ان کا آسرا　　بن کر ستم رسیدوں کے غمخوار آگئے

فرطِ طرب سے رقص کرو غمزدو کہ وہ　　لیکر دوائے دردِ دلِ زار آگئے

مُردہ جو تھے انہیں دیا پیغامِ زندگی　　سوئے ہوؤں کو کر کے وہ بیدار آگئے

میدان جس قدر بھی تھے تبلیغِ دین کے　　جب ان کو خوب کر لیا ہموار آگئے

کر کے مسیحِ پاک کے پیغامِ امن کا　　دُنیائے مشکفام میں اظہار آگئے

روحوں کی کھیتیوں کو عطا کر کے تازگی　　واپس مثالِ ابرِ گہر بار آگئے

کیوں دور ہوں نہ ظلمتیں جب پسرِ ناقلہ
تسنیم بن کے مطلعِ انوار آگئے

بقیہ مغربی افریقہ میں طبّی خدمات

کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے طبّی مشیر کے طور پر شریکِ سفر ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

حال ہی میں "لیپ فارورڈ پروگرام" کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر جناب بریگیڈیر غلام احمد صاحب احمدیہ ڈسپنسری کے قیام کے لئے غانا تشریف لے گئے ہیں۔ موصوف نے وہاں پہنچ کر کام شروع کر دیا ہے۔ اور اب مخلوقِ خدا کا اس فلاحی ادارے کی طرف رجوع ہے۔

چند سال قبل سیرالیون میں بھی عوام کی طبّی سہولت کے لئے ایک ڈسپنسری جاری کی گئی تھی محترم میجر ڈاکٹر شاہنواز صاحب اور محترم ڈاکٹر محمد اکرم صاحب ورک کو کام کرنے کا موقعہ ملا۔ بعض ناگزیر مشکلات کی وجہ سے یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔

اب "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے تحت لیپ فارورڈ پروگرام کے ماہرین سیرالیون اور مغربی افریقہ کے دوسرے ممالک میں موزوں مقامات پر ڈسپنسریاں اور ہسپتال جاری کرنے کی وسیع سکیم پر غور کر رہے ہیں۔ اس سکیم پر عملدرآمد کے ساتھ طبّی میدان میں جماعت کی خدمات کے حلقۂ اثر میں نئی وسعت پیدا ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بقیہ مغربی افریقہ میں تعلیم پر طائرانہ نظر

فوری ضروریات کا براہ راست بنفسِ نفیس جائزہ لیا۔ سربراہانِ مملکت نے اپنی ملاقاتوں کے دوران جماعت کی تبلیغی، تعلیمی اور طبّی خدمات کو سراہتے ہوئے حضور کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔

حضور نے اس دورے میں احمدیہ مشنوں کے بعض مشہور سکولوں کا معائنہ بھی فرمایا۔ مقامی شخصیات اور بعض حکام نے حضور سے عوام کی تعلیمی ضروریات کی کفالت کے لئے مزید سکول جاری کرنے کی اپیل کی۔

حضور نے مغربی افریقہ کے زیرِ نظر ممالک میں تبلیغ و اشاعت۔ اصلاح و ارشاد، تعلیم و تربیت اور خدمتِ خلق کے منصوبوں پر مشتمل عظیم الشان سکیم مرتب فرمائی ہے جس پر کئی لاکھ پونڈ کا خرچ اٹھے گا۔ مسلم بنات کی تعلیم کی طرف بھی خاص توجہ اس سکیم کا ایک جزو ہے۔ حضور نے اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کا اجراء فرمایا ہے مالی قربانی کے علاوہ طبّی مراکز اور سکول چلانے کے لئے موزوں افراد کے تعاون اور ایثار کی بھی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے مسابقت کی روح کا مظاہرہ کیا ہے اس سکیم پر عملدرآمد کے ساتھ (انشاء اللہ تعالیٰ) مغربی افریقہ میں اسلام کی اشاعت اور استحکام کی تاریخ کے ایک نئے روشن باب کا آغاز ہوگا۔

مغربی افریقہ میں مسلم تعلیم پر ایک طائرانہ نظر

(مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود - بو - سیرالیون)

افریقہ میں فروغِ عیسائیت اور تعلیم۔

ایک افریقی سیاستدان نے ایک مرتبہ کیا خوب کہا تھا "یورپ کے سفید فام باشندے جب افریقہ میں وارد ہوئے تو ان کے ہاتھوں میں کتاب اور صلیب تھی۔ اور ہمارے ہاتھ میں زمین۔ اب کتاب اور صلیب تو ہمارے ہاتھ میں ہے لیکن ہماری زمین ان کے ہاتھوں میں ہے" براعظم افریقہ میں فروغِ عیسائیت اور استحکامِ استعماریت کی طویل داستان کا خلاصہ یہی الفاظ ہیں۔ اگرچہ یہ قول مشرقی افریقہ کے سیاستدان کا ہے لیکن یہ مغربی افریقہ کے ممالک پر اسی طرح بلکہ زیادہ صادق آتا ہے۔ مشرقی افریقہ میں حبشہ و مصر وغیرہ ممالک کے لئے عیسائیت کوئی نئی چیز نہ تھی مغربی افریقہ کی سرزمین کے لئے یہ بیج تو یقیناً نیا تھا۔ جسے یورپ کے استعمار پسندوں نے ملک گیری اور کشور کشائی کی سعی میں برکت کے لئے کاشت کیا۔

افریقہ کی تسخیر کی کہانی سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب جانتے ہیں کہ بعض علاقے یورپین اقوام کو فقط جھنڈا نصب کرنے سے مل گئے کہیں آزاد غلاموں کو آباد کرنے سے حقِ حکمرانی مل گیا۔ کہیں تجارت نے ترقی کر کے توسیعِ سلطنت کا روپ دھار لیا۔ جنگی معرکوں سے بھی ملک سر ہوئے۔ کیونکہ بھالے اور نیزے بندوقوں اور توپوں کے سامنے سرنگوں ہوتے گئے۔ ان مقبوضات کو زیرِ اثر رکھنے کے لئے نشر و فروغِ عیسائیت کو نسخۂ کیمیا سمجھا گیا۔ چنانچہ تاجروں اور سپاہیوں کے ساتھ عیسائی منادوں کے جیش بھی ساحلِ افریقہ پر اُترنے شروع ہوئے خوف۔ لالچ۔ احساسِ کمتری۔ دنیاوی ترقی کی آرزو اور نہ جانے کتنی قسم کے محرکات نے اس یورپی کلچر کو دینِ مسیح کے نام پر ترقی دی نئی نسل کو قابو میں لانے کے لئے سکول جاری کئے گئے اور ہر سکول کی عمارت کی تکمیل سے قبل صحنِ مدرسہ میں گرجا بنانے کی روایت پر عمل کیا گیا۔ تا یہ بچے پڑھ لکھ کر حکومت کے کل پُرزوں کی حیثیت سے کلیسا کے مفادات کا تحفظ کرتے رہیں۔ عیسائی بنانے کی اس مہم کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا!

خوابیدہ مسلمان پر کاری ضرب۔

اس صورتِ حال میں خوابیدہ مسلمان پر دوہری ضرب لگی۔ اوّل تو نئے کلچر سے بدظن مسلمان اپنے بچے ہی سکول نہ بھیجتے اور مروّجہ تعلیم سے محروم رہنے پر معاشی، اور سیاسی میدان میں اپنی عددی کثرت کے باوجود پس منظر میں جانے لگے۔ اور عیسائی اقلیت تعلیم کے زور پر ملک کے سیاہ و سفید کی مالک بنتی گئی۔ جو مسلمان بچہ تعلیم کے لئے سکول جا پہنچتا اسے اصطباغ دے کر عیسائی بنا لیا جاتا۔ کیونکہ یہ امر داخلے کی شرائط میں شامل تھا۔ یا کسی امکانی ردِّ عمل کے خوف سے کم از کم بچے کا مسلم نام اڑا کر عیسائی نام کا تحفہ دے دیا جاتا۔ اور عیسائی بنانے کے دوسرے نرم ذرائع اختیار کر لئے جاتے۔ مروّجہ نصابِ تعلیم میں عیسائیت کی تعلیم عملاً لازمی تھی۔ یہاں بھی مسلمانوں پر دوہری زد پڑی۔ ایک تو ان کے بچے عیسائی ہوئے ان کے گھر نقب لگی اور دوسرے اسلام کے خلاف مکتب کے در و دیوار نفرت اور مذمت کی فضا پھیلانے کے لئے وقف ہو گئے۔ غرض ان منادوں نے حکومت کی سرپرستی میں دل کھول کر تبلیغ کی۔ اور عیسائیت کے سائے ایوانِ شاہی اور آغوشِ مکتب دونوں کا سہارا لے کر پھیلنے لگے مجھے اعتراف کرنا چاہیئے کہ بعض ممالک میں

حکومت کے متعادل عنصر نے مسلمانوں کو اپنے بچوں کے لئے مسلم سکول کھولنے پر اُبھارا۔ مگر وہ کمرِ ہمت نہ کس سکے۔ اگر کہیں آغاز کیا تو نباہ نہ سکے۔ حکومت نے دینی تعلیم کے معاملے میں غیر جانبدار گورنمنٹ سکولوں کے اجراء کا تجربہ کیا۔ مسلمان ان سکولوں میں جانے لگے لیکن تمام اساتذہ عیسائی — جن سے اثر پذیر ہونے کا سلسلہ جاری رہا — ان نامساعد اور ناسازگار حالات میں افریقہ کا مسلمان قرآن کو سینے سے لگائے رکھنے کی کوشش میں مصروف رہا۔ لیکن اسلام کمزور سے کمزور تر ہوتا گیا۔ اور مسلمان محکوم و مظلوم۔ حتیٰ کہ بعض مسلمان اور زیادہ تر نوجوان نسل اسلام کو شک کی نظر سے دیکھنے لگی۔ یا کم از کم فخر کے ساتھ عیسائیت کے مقابلہ پر دینِ فطرت کو پیش کرنے کا دم خم جاتا رہا۔

کسرِ صلیب اور تجدیدِ دین کا آسمانی منصوبہ۔

دنیا پر عیسائیت کو غالب کرنے کے تمام منصوبے مکمل ہو گئے۔ حتیٰ کہ وادیٔ بطحا پر صلیبی پرچم لہرانے کی ناپاک امیدیں بندھ گئیں۔ اس روح فرسا شبِ تاریک میں اللہ تعالیٰ نے کسرِ صلیب اور تجدیدِ دین کے لئے سیدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک فرزند اور غلام کو مبعوث فرمایا۔

ملائکہ کی فوج اس عالمگیر انقلاب کے لئے ماحول سازگار کرنے کے لئے برسرِ کار ہوگئی۔ بعض مسلمان کہلانے والوں نے اس آسمانی شمع کو جوان کے مردہ قلب و نظر کو حیاتِ نو سے منور کرنے کے لئے نازل ہوئی تھی منہ کی پھونکوں سے گل کرنا چاہا۔ مگر خدا تعالیٰ نے حریمِ قدس کے اس چراغِ صداقت کو بادِ صرصر کے تھپیڑوں سے محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے علم پا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائی فتنے کا علاج تجویز فرمایا، تا عیسائیت کو ہر محاذ اور ہر میدان میں شکست دی جائے۔ حضور کے عظیم الشان دفاعی لٹریچر نے عیسائیت کی کمر توڑ دی۔ تازہ آسمانی نشانات نے اہلِ ایمان کے دامن یقین کی دولت سے بھر دیئے اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار کو دشمن بھی محسوس کرنے لگا۔

عصرِ جدید کے تقاضوں کے پیشِ نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام دشمن قوتوں کا سر کچلنے کے لئے تبلیغ اشاعت تنظیم اور تعلیم غرض تمام پہلوؤں پر وسائل مجتمع کئے۔ مسلم ذریت کے تحفظ کے لئے حضور نے قادیان میں "تعلیم الاسلام سکول" کے نام سے ایک اسلامی درسگاہ جاری فرمائی۔ جہاں مروّجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ مناسب حال دینی تعلیم کا اہتمام کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح تعلیم کے میدان میں دنیاوی اور دینی تعلیم کے امتزاج کا ایک حسین نمونہ قائم کر کے تعلیم کے میدان میں جماعت کی منزل متعین کر دی گئی ——!!

برّاعظم افریقہ کی طرف مصلح موعودؓ کی خاص توجّہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے آج سے نصف صدی قبل افریقہ میں اسلام کے مفادات کے تحفّظ کی طرف خاص توجہ فرمائی۔ یہ بابرکت اقدام حضورؓ کے خاص کارناموں میں سے ایک ہے۔ افریقہ کے مسلمان حضورؓ کے اس احسان کو کبھی فراموش نہ کر سکیں گے۔ افریقہ میں اسلام کے دفاع۔ استحکام اور اشاعت کی تاریخ حضورؓ کے ذکرِ جمیل کے بغیر نامکمل رہے گی۔ حضور نے نامساعدتِ حالات اور وسائل کی قلت کے باوجود سرکش اور مخالف موجوں میں اسلام کی کشتی ڈال کر وقت کے چیلنج کو قبول کر لیا۔ حضورؓ نے برٹش ویسٹ افریقہ کے اہم ممالک نائیجیریا (۱۹۲۱ء) غانا (۱۹۲۱ء) اور سیرالیون (۱۹۳۷ء) میں مضبوط مشن جاری فرمائے جہاں مخلص اور فدا کار احمدی مجاہدین نے تبلیغ و تعلیم کے میدان میں اسلام کی روز افزوں ترقی کیلئے کام کی ابتداء کر دی۔ حضور نے ان مشنوں کے دائرۂ کار کی وسعت کے ساتھ ساتھ یورپ کے ممالک اور جزائر میں نئے مشن جاری فرمائے۔ ان ممالک میں مشنوں کے استحکام کے بعد حضورؓ نے پھر مغربی

افریقہ کے بعض اور ممالک لائبیریا (۱۹۵۶ء) گیمبیا (۱۹۶۰ء) اور آئیوری کوسٹ (۱۹۶۱ء) وغیرہ میں نئے مشن جاری فرمائے۔ غرض اشاعت اسلام کی سکیم پر بڑی کامیابی سے عملدرآمد کیا گیا۔ جہاں جہاں احمدیت کا پیغام پہنچا وہاں وہاں مقامی ضروریات کے مطابق قادیان کے مرکزی سکول کے اظلال بھی قائم ہوتے گئے مشرقی افریقہ میں ماریشس اور یوگنڈا میں اعلیٰ تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں۔ مغربی افریقہ کا دورافتادہ علاقہ بھی ان تعلیمی اداروں سے خالی نہیں۔ اس خطے میں ۷۵ پرائمری اور سیکنڈری سکول مختلف ممالک میں خدمت اسلام کے عظیم الشان منصوبے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں ؎ "اسیروں کے رستگار پر ہزاروں سلام جس کی نظرِ کرم کے فیض سے آج بلالیوں کی زنجیروں کے حلقے پگھل رہے ہیں۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے"

مسلم تعلیم کا پس منظر اور احمدیہ سکولوں کا اجراء

جماعت احمدیہ وسائل کی کمی کے باوجود اب تک مغربی افریقہ میں تعلیم کے میدان میں اسلام کی جو خدمت سرانجام دے چکی ہے اس کی اہمیت اور افادیت کا جائزہ لینے والے نقاد کے لئے اس علاقے میں مسلم تعلیم کے پس منظر کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ تمہید میں راقم الحروف اشارات کے رنگ میں کچھ عرض کر پایا ہے۔ ۱۹۲۸ء میں لیگوس (نائیجیریا) میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قائم ہونے والے پہلے مسلم سکول کی مستقل عمارت کے افتتاح کے موقع پر ایک نائیجیرین فاضل (Henery carr) نے "Muslim Education in Nigeria" کے موضوع پر ایک پُرمغز تقریر کی تھی۔ اگرچہ اس میں لیگوس میں مسلم تعلیم کا پس منظر بیان کیا گیا ہے۔ دراصل اسی قسم کے حالات وسیع پیمانے پر سارے مغربی افریقہ پر محیط تھے اس تقریر کا خلاصہ اہلِ دانش کے لئے مفید ہوگا۔

مسٹر ہنری نے بتایا۔ انگریزوں کی آمد سے قبل نائیجیریا میں مسلم تعلیم ـــــ قرآن مجید اور عربی کی تدریس تک محدود تھی۔ قرآن مجید کی سورتیں حفظ کروا دی جاتی تھیں۔ لکڑی کی تختیوں پر آیات لکھ دی جاتی تھیں۔ جب بچے یاد کر لیتے۔ تو معلم دوسری سورۃ لکھ دیتا۔ (خاکسار عرض کرتا ہے اب تک مغربی افریقہ میں گھریلو عربی مدارس کا یہی طریق ہے)

جدید مغربی تعلیم کے آغاز کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے بتایا کہ ۱۸۴۲ء میں اس کی ابتداء عیسائی مشنریوں نے کی اور لمبے عرصے تک تعلیم پر ان کی اجارہ داری رہی۔ ۱۸۸۲ء میں حکومت نے مشنری سکولوں کی امداد کے لئے

رتوجہ مختص کیں۔ ان دنوں میں سکول جانے والے طلبہ کی بھاری اکثریت عیسائی طلبہ پر مشتمل تھی۔ معمولی تعداد میں مسلمان اور پیگن والدین کے بچے بھی تھے۔ حکومت نے مسلمانوں کو ترغیب دینے کی کوشش کی مگر خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا سالہا سال تعلیمی نمائشوں کا اہتمام بھی کیا گیا۔ لیکن مسلمانوں نے توجہ نہ کی۔ ۱۸۸۹ء میں بورڈ آف ایجوکیشن کی ایک خاص کمیٹی کو بھی اس صورت حال کے اسباب معلوم کرنے لئے مقرر کیا گیا اس کمیٹی نے مندرجہ ذیل اسباب بیان کئے۔

(۱) والدین کی غربت (۲) سماجی اور مذہبی تعصبات (۳) مغربی تعلیم پر بچوں کو والدین کا باغی بنانے کی ذمہ داری کا تصور[1]۔ (۴) مشنری سکولوں میں مغربی کلچر اپنانے پر زور رجسے مسلم والدین مشکوک نگاہوں سے دیکھتے تھے)

اس کمیٹی کی رپورٹ کے بعد حکومت نے مسلمانوں کو اپنے سکول جاری کرنے کی ترغیب دی۔ دوسری طرف عیسائی مشنری سوسائٹیوں کو اپنے سکولوں کے نصاب میں مسلمان بچوں کے لئے قرآن اور عربی کی تعلیم کا اہتمام کرنے کی ہدایت کی۔ انہیں کہا گیا کہ مسلمان علماء کو اس خدمت کے لئے تحریک کی جائے۔ تیسری طرف قرآنی سکولوں کے چلانے والوں کو کہا گیا کہ وہ اپنے مکاتب کے نصاب تدریس میں وسعت پیدا کریں مشنری سوسائٹیوں نے معذوری ظاہر کی مسلمان علماء نے بھی توجہ نہ کی۔ ۱۸۹۶ء میں حکومت نے مسلمانوں کے لئے گورنمنٹ مسلم سکول جاری کیا۔ لیکن مسلمان اسے بھی جاری نہ رکھ سکے۔ حکومت کو مجبوراً بعد ازاں اس سکول کے دروازے دوسرے مذاہب کے طلبہ کے لئے بھی وا کرنے پڑے۔ اس "مسلم سکول" کو "گورنمنٹ سکول" میں تبدیل کرنے سے قبل مختلف اوقات میں مسلم زعماء کو ترغیب دی کہ وہ مسلم ذریت کے لئے اپنے سکول جاری کریں لیکن مسلمانوں نے توجہ نہ دی۔ بے حسی اور غفلت کے اس سکوت کو احمدیہ جماعت نے ۱۹۲۱ء میں توڑا اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ کی رہنمائی میں جدید طرز کا پہلا مسلم سکول لیگوس میں جاری ہوا۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فاضل مقرر نے کہا:۔

"The credit therefore belonged to the Ahmadiyya Section of being first to make the sacrifice of establishing a Muslim school in the proper sense of the Term in Lagos"
(The Review of Religions Feb. 1928. Page. 22.)

---

[1] اکبر الہ آبادی کا یہ شعر وہاں بھی چسپاں ہوتا تھا ؎

"ہم ایسی سب کتابیں قابلِ ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں"

؎ کامل اس فرقۂ زہاد سے اُٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے بھی تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے "

غرض نائیجیریا غانا اور سیرالیون میں اسی قسم کے حالات میں احمدیہ مشنوں نے مسلم طلبہ کی تعلیم کی طرف توجہ کی۔ احمدیہ جماعت کے جذبۂ خدمت سے متاثر ہو کر دوسرے مسلمانوں نے بھی اپنے آپ کو منظم کیا۔ مشن نے ہمیشہ ایسے پرجوش مخلص مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کی اور ہر لحاظ سے مدد کی چنانچہ افریقہ میں مسلمانوں کی مذہبی اور تعلیمی میدان میں بیداری کی ایک زرد حرکت میں آ گئی ہے۔ آج نائیجیریا میں سینکڑوں مسلم سکول چل رہے ہیں۔ مسلم تنظیموں میں سے "انصار الدین" خاص طور پر تعلیم کی طرف متوجہ ہے۔ اس تمام بیداری کا سہرا جماعت احمدیہ کے سر ہے۔ کیونکہ بے عملی اور غفلت کی گہری نیند سے بیدار کرنے والی پہلی ندا احمدی مبلغ نے بلند کی تھی۔ ۱۹۵۵ء میں جب حکومت نائیجیریا نے مسلم کونسل آف پروپرائٹرز کو بیس سکول دیئے تو ان میں سے آٹھ سکول احمدیہ مشن کو دیئے گئے۔ احمدیت کی برکت سے آج نائیجیریا میں مسلمانوں کی معاشی۔ سیاسی تعلیمی اور روحانی زندگی میں ایک عظیم الشان انقلاب رونما ہو چکا ہے۔ کینجو لک ہیرلڈ نے ۱۹ اگست ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں لکھا:۔

" آج سے تیس سال قبل مسلمان سب سے زیادہ پسماندہ قوم تھے لیکن جب سے احمدیہ جماعت نے اپنے ترقیاتی پروگرام کو عملی جامہ پہنانا شروع کیا ہے مسلمانوں میں حیرت انگیز تبدیلی واقع ہو گئی ہے "

غانا کی کہانی نائیجیریا سے مختلف نہیں۔ احمدیہ مشن کے قیام سے قبل یہاں ایک بھی مسلم سکول نہ تھا۔ ۱۹۲۳ء میں حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب نے پہلا مسلم سکول سالٹ پانڈ میں جاری کیا۔ اور پھر جماعت کی ترقی کے ساتھ تعلیمی خدمت کے زیادہ مواقع پیدا ہوتے گئے۔ آج غانا میں نہایت مضبوط اور فعّال جماعت قائم ہے جو پاکستان کے بعد سب سے بڑی بیرونی جماعت ہے۔ مشن کی نگرانی میں تقریباً چالیس سکول کام کر رہے ہیں۔ مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی کوششوں میں اللہ تعالےٰ نے خاص برکت ڈالی اور احمدیہ مشن نے بعض نئے علاقوں میں سکول جاری کئے اور پرانے سکولوں کو ترقی دی۔ مشہور برطانوی ریسرچ سکالر مسٹر ہمفری جان فشر نے اپنی کتاب "احمدیہ" میں محترم مولانا مبشر کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھا:۔

"Mobashir's administration.

has been a time of
educational expansion.

(P. 297)

جامعہ ازہر کے ترجمان "مجلۃ الازہر" نے جولائی ۱۹۵۸ء کے شمارے میں "الاسلام فی غانا" کے عنوان سے لکھا — (ترجمہ)

"جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں تمام امور میں انتہائی کامیاب ہیں اور ان کے مدارس بھی کامیابی سے چل رہے ہیں۔ باوجودیکہ ان مدارس کے تمام طلبہ ان کی جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔"

انگلستان کے اخبار "مانچسٹر گارڈین" میں یونیورسٹی کالج غانا کے ایک استاذ جے۔ اے پرائس (J.A Price) نے "افریقہ میں اسلام" کے عنوان میں اپنے مقالے میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی اور تعلیمی کاوشوں کا جائزہ ان الفاظ میں پیش کیا:-

"مالکیوں کے علاوہ مسلمانوں کا ایک اور فرقہ جماعت احمدیہ بھی ہے۔ جو اپنی تبلیغی مساعی کے لحاظ سے مشہور ہے ان کا مرکز پاکستان میں ہے — یہ جماعت جلدی جلدی بڑھ رہی ہے۔ اور عیسائی اور مشرکین (پیگن) اس میں بکثرت داخل ہو رہے ہیں گولڈ کوسٹ (غانا) میں یہ تعداد بہت نمایاں ہے۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں اس جماعت کی تعداد ۱۰،۱۳ تھی۔ اس کے مقابل پر ۱۹۴۸ء میں یہ تعداد ۲۲۵۷۲ تک پہنچ گئی اس قسم کی ترقی سارے مغربی افریقہ کی برطانوی مقبوضات میں نظر آرہی ہے یہاں ان کے کامیاب مشن چلائے جا رہے ہیں جن میں سکینڈری سکول کی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں اور اس کامیابی کا سہرا جماعت احمدیہ کے سر ہے جس کی تبلیغی سرگرمیاں پورے جوش و خروش سے جاری ہیں۔ اور ان میں جماعت کا سماجی ترقیاتی پروگرام بھی زیر عمل ہے۔"

(خالد۔ ستمبر ۱۹۶۲ء)

سیرالیون میں احمدیہ مشن کے قیام سے قبل مسلمانوں کی تعلیم کا حال نائیجیریا اور غانا سے مختلف نہ تھا اسی ملک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مضبوط مشن اور جماعت موجود ہے۔ اس وقت بیس پرائمری اور چار سیکنڈری سکول نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں۔ جن میں پانچ ہزار سے زیادہ مسلمان طلبہ اور طالبات استفادہ کر رہے ہیں۔

ان گرانقدر تعلیمی خدمات کی وجہ سے سیرالیون مشن ملک کے دانشوروں حکام اور عوام کی نگاہ میں بڑے احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ۱۹۶۰ء میں جب پاکستان کا ایک سفارتی وفد خیر سگالی کے دورے پر سیرالیون پہنچا تو وفد کے اعزاز میں سیرالیون مسلم کانگریس نے ایک خاص تقریب منعقد کی۔ جس میں نائب وزیر اعظم مصطفےٰ السنوسی نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی گرانقدر تعلیمی خدمات کو سراہا اور پاکستان سے تعلیم کے میدان میں مسلمانوں کی مزید مدد کرنے کی اپیل کی۔"

(تذکرہ افریقہ۔ بریگیڈیر گلزار احمد ص ۱۳۶)

یہ تو صرف ایک مثال ہے۔ ورنہ سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی ان خدمات کا اعتراف کرنے والوں کی طویل فہرست میں گورنر جنرل جسٹس بانجا تیجان سی۔ وزیر اعظم ڈاکٹر سائیکا سیٹونس۔ وزیر مالیات ڈاکٹر ایس۔ ایم فورنا۔ وزرائے مملکت آنریبل عمر باش۔ آنریبل ابراہیم تقی۔ آنریبل پرنس ولیمز۔ آنریبل ایم۔ کے بونگے آنریبل کانڈے بورے اور دیگر ذی اثر شخصیات کے نام بھی شامل ہیں۔

نائیجیریا۔ غانا اور سیرالیون کے مقابلے پر لائبیریا۔ گیمبیا اور آئیوری کوسٹ کے مشن کم عمر ہیں۔ لیکن ان ممالک میں بھی تبلیغی اور تربیتی پروگرام کے ساتھ ساتھ تعلیمی ضروریات کی کفالت کی طرف بھی توجہ کی جا رہی ہے۔

لائبیریا اور آئیوری کوسٹ میں احمدیہ سکول جاری ہو چکے ہیں۔ گیمبیا میں باتھرسٹ کے مقام پر ایک ثانوی سکول کی عمارت زیر تعمیر ہے۔ حالات انشاء اللہ روز بروز موافق ہوتے جائیں گے اور جماعت کی ترقیات کے ساتھ ساتھ احمدیہ سکولوں کے اثر و نفوذ میں بھی اضافہ ہوتا جائے گا۔ لیکن جب بھی مغربی افریقہ میں اسلامی سکولوں کی تاریخ لکھی جائے گی تو مختلف ممالک میں ناموافق حالات میں ابتدائی کام کرنے والے مجاہدین کے نام اور ان کے کارنامے آب زر سے لکھے جائیں گے۔ پھر کچھ مجاہدین ایسے بھی ہیں۔ جنہیں بعد میں ان علاقوں میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ لیکن انہوں نے تبلیغ اور اصلاح و ارشاد کے ساتھ ساتھ نئے سکول قائم کر کے جماعت کے حلقہ اثر کو نئی وسعتوں سے آشنا کیا۔ مجاہدین اور مبشرین کی اس طویل فہرست میں سے مندرجہ ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ نائیجیریا میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ۔ مولانا حکیم فضل الرحمٰنؓ صاحب اور مولانا نسیم سیفی صاحب —— غانا میں مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحبؓ۔ مولانا نذیر احمد صاحب علیؓ۔ اور مولانا نذیر احمد صاحب مبشر —— سیرالیون میں مولانا نذیر احمد صاحب علیؓ مولانا محمد صدیق صاحب۔ مولانا نصیر الدین احمد صاحب

اور مولانا بی۔ اے بشیر صاحب ـــ لائبیریا میں مولانا صوفی محمد اسحاق صاحب گیمبیا میں مولانا محمد شریف صاحب اور آئیوری کوسٹ میں قریشی مقبول احمد صاحب کو فروغ تعلیم کی طرف بھی توجہ کرنے کی خاص توفیق ملی۔ ان حضرات میں سے حضرت مولانا نیر ؓ۔ حضرت مولانا علی ؓ اور حضرت حکیم ؓ اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ ع

"خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را"

باقی اصحاب کی عمر میں اللہ تعالےٰ برکت ڈالے۔ اور مزید خدمات کی توفیق بخشے۔

جماعت احمدیہ کی درسگاہوں کا اثر و نفوذ۔

جماعت احمدیہ کا اصل مقصد روحانی انقلاب کے ذریعہ "مسلماں را مسلماں باز کردند" کا نظارہ دکھانا اور ادیانِ غیر پر اسلام کی برتری اور غلبہ ثابت کرنا ہے۔ سکولوں کا وجود بھی اسی انقلاب کے لئے سازگار ماحول کی فضا پیدا کرنے کے لئے ہے۔ احمدیہ مشن کے سکول اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس طرح سرگرم عمل ہیں۔

(۱) مسلم ذریت کا تحفظ۔

احمدیہ سکول اس باب میں دو رنگ میں خدمت کر رہے ہیں۔ ایک تو وہ مسلمان طالب علم جو احمدیہ سکولوں میں آتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں عیسائی سکولوں میں جانے سے بچ جاتے ہیں اور ان کا دین اور ایمان محفوظ رہتا ہے۔ دوسرے وہ مسلم طلبہ جو عیسائی مشنوں کے پرائمری سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد جماعت کے ثانوی مدارس میں آتے ہیں تو آزاد ماحول میں توبہ کر کے اپنے آبائی دین کی طرف رجوع کرنے کی توفیق پاتے ہیں اور عیسائی نام ترک کر کے مسلم نام اختیار کر لیتے ہیں۔ ع

"پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا"

عیسائی مشنوں کے سکولوں سے آنے والے ان بچوں کے ذہن میں یہ خیال بڑی شدت سے راسخ کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ اصطباغ لے کر عیسائی ہونے والا عیسائیت سے باہر نہیں جا سکتا اس فاسد خیال سے نجات دلانے کے لئے ہمیں کافی محنت کرنا پڑتی ہے۔ بعض ایسی مثالیں بھی پائی جاتی ہیں کہ عیسائی خاندان کی تیسری یا چوتھی نسل کے طالب علم نے احمدیہ سکول میں آکر اپنے دادا یا پردادا کے مذہب۔ اسلام کو دوبارہ قبول کر لیا۔

ہمارے سکولوں کے دروازے عیسائیوں کے تمام فرقوں یا پیگن طالب علموں کے لئے بھی کھلے ہیں جہاں وہ آزادی سے تعلیم حاصل کرتے ہیں اور اسلام کی خوبیوں سے آگاہ ہوتے رہتے ہیں ان کے قلوب سے بھی غلط فہمیوں کا میل اترتا رہتا ہے۔ لیکن عیسائی اقلیت میں ہوتے ہیں اور مسلم طلبہ میں اکثریت کی وجہ سے لاشعوری طور پر بھی اسلام کی فوقیت اور فضیلت کا احساس

روز بروز بڑھتا رہتا ہے۔ اور وہ ہر جگہ اسلام کو فخر کے ساتھ پیش کرتے ہیں!!

(۲) مروّجہ علوم کے ساتھ دینی تعلیم کا اہتمام۔

طلبہ وطالبات کے معصوم دماغوں میں اسلام کی برتری راسخ کرنے کی مقدور بھر کوشش کی جاتی ہے۔ روزانہ ہر جماعت میں ایک پیریڈ دینی تعلیم کا ہوتا ہے جس میں اسلام۔ قرآن مجید۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومناقب پر روشنی ڈالی جاتی ہے اسلام کے خلاف اعتراضات اور اتہامات کا علمی رنگ میں جواب دیا جاتا ہے۔ عیسائیت کی خلافِ عقل تعلیم کے بودے پہلوؤں کو بھی الم نشرح کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید پڑھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ لسانِ قرآن — عربی سے محبت بڑھانے کے لئے عربی بول چال بھی سکھائی جاتی ہے حسب موقع تقریر اور تبلیغ کی مشق کرائی جاتی ہے۔ دینی موضوعات پر مضامین لکھوائے جاتے ہیں۔ اسلام کی فضیلت دوسرے ادیان پر اچھی طرح ذہن نشین کرائی جاتی ہے تا وہ مسلمان رہ کر اپنے دین پر فخر کر سکیں۔

ویسٹ افریقن ایگزامینیشن کونسل (W.A.E.C) (جو غانا۔ نائیجیریا۔ گیمبیا اور سیرالیون میں ثانوی درجے تک کے امتحانات کا ذمہ دار ادارہ ہے) نے G.C.E. درجے کے نصاب میں "اسلامیات" کے مضمون کو بھی شامل کر دیا ہے اکثر احمدیہ سکولوں میں یہ مضمون لازمی طور پر پڑھایا جا رہا ہے۔ گذشتہ سال فری ٹاؤن کے احمدیہ سیکنڈری سکول کا طالب علم اس امتحان میں چاروں ملکوں میں اوّل رہا۔ اب تو ٹیچرز ٹریننگ کالجوں کے مسلم طلبہ کے لئے بھی دینیات کا نصاب جاری کر دیا گیا ہے۔ یہ فضا پیدا کرنے میں احمدیہ مشن کی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

(۳) جبری اصطباغ کے خلاف احتجاج۔

عیسائی سکولوں میں داخل ہونے والے مسلمان اور بچوں کو جبری طور پر عیسائی بنا لیا جاتا تھا۔ مسلم نام بدل کر عیسائی نام دے دیا جاتا۔ ہر ملک میں احمدیہ مشن نے اس دلخراش صورتِ حال کے خلاف احتجاج کیا۔ اب بھی ہمارے مشن اس قسم کے معاملات پر نظر رکھتے ہیں اور احسن رنگ میں بروقت ردِّ عمل ظاہر کرتے ہیں۔ احمدیہ مشن کی اس گرفت کی وجہ سے یہ روایت اب خاصی کمزور پڑ گئی ہے۔

غانا میں عیسائی سکولوں میں مسلم طلبہ کو جبری طور پر عیسائیت کی تعلیم دی جاتی تھی۔ احمدی مبلغ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے اس صورت حال پر شدید احتجاج کیا۔ اور وزارت تعلیم کو ناقابلِ تردید دلائل اور شواہد پیش کئے جس پر وزارت تعلیم نے ۱۰ مارچ ۱۹۶۱ء کو تمام عیسائی سکولوں کے مینیجروں کو سرکلر بھیجا کہ مسلمان

طلبہ کو عیسائیت کی تعلیم نہ دی جائے۔ بلکہ انکے مذہب کی تعلیم کے لئے سکولوں میں اہتمام کیا جائے۔

سیرالیون کے وزیر مالیات ڈاکٹر ایم ایس فورنا نے جماعت احمدیہ سیرالیون کی اکیسویں[۲۱] کانفرنس (فروری ۱۹۷۰ء) کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا:۔

"احمدیت نے کس حد تک ہمارے تعلیمی نظام پر عیسائیت کی گہری چھاپ کے اثر کو کم کرنے کے لئے صحت مند اقدام کیا ہے؟ ملک کے شمالی حصے میں تعلیم کی طرف توجہ کی کمی کا سبب مسلم والدین کا عیسائی سکولوں میں بچوں کو بھجوانے سے انقباض نہیں بلکہ سکول سے ملحق چرچ میں اصطباغ سے انکار ہے جبری اصطباغ کی روایت اب ختم ہو جانا چاہیئے ہے مشنوں کے سکول خواہ وہ عیسائی ہوں یا مسلم، طلبہ قبول کرتے وقت عقائد اور فرقہ بندی کی تفریق کو بنیاد نہیں بناتے ـــ یہ ایک صحت مند تغیر ہے، جسے ہم مسرت اور ممنونیت کے جذبات کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ یہ صحت مند انقلاب برپا کرنے میں احمدیہ مشن نے کتنا کردار ادا کیا ہے اس وقت بتانا آسان نہیں لیکن اس حقیقت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ تبلیغ کے میدان میں صحت مندانہ مسابقت کا عنصر احمدیت نے آکر اجاگر کیا ہے۔"

(تفصیل کیلئے دیکھئے کانفرنس کی روئیداد الفضل ۳ مارچ)

(۴) مفید دفاعی لٹریچر۔

احمدیہ مشن عیسائی سکولوں میں مذہب کے نام پر پڑھائی جانے والی کتابوں میں موجود قابل اعتراض حصوں پر کڑی نظر رکھتے ہیں۔ اسلام کے خلاف اس قسم کے مواد کا نوٹس لیا جاتا ہے شدید احتجاج کے علاوہ اس قسم کے مواد کا تحریر اور تقریر کے رنگ میں ٹھوس جواب دیا جاتا ہے۔ احمدیہ مشن اب تک مسلمان بچوں کے لئے اس قسم کے دفاعی مواد پر مشتمل مفید کتابچے وسیع پیمانے پر شائع کر چکے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا تحریر فرمودہ رسالہ جو عیسائی مدارس میں پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کے جواب میں ہے "اسلام" کے نام سے شائع ہو کر بکثرت مسلم طلبہ و طالبات کے ہاتھ میں پہنچ چکا ہے۔ مولانا الحاج حکیم فضل الرحمٰن صاحب کی کتاب لائف آف محمدؐ (LIFE OF MOHAMMAD) آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کی طرف سے ہر سال بھاری تعداد میں شائع ہوتی ہے۔ مغربی افریقہ میں

مسلم طلبہ کے دینی معلومات کے نصاب میں شامل ہے
محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کے کتابچے ـــ
"آؤٹ لائن آف اسلام" ("AN OUTLINE
OF ISLAM") اور مسلم کیٹیچزم ـــ
(MUSLIM CATECHISM) کئی بار طبع ہو کر
مسلم طلبہ کے ہاتھوں میں پہنچ چکے ہیں۔ کتابی
مواد کے علاوہ ملکی پریس میں بھی غلط فہمیوں کا
ازالہ کیا جاتا ہے۔ ہمارے اپنے اخبارات
"THE TRUTH" نائیجیریا، "THE GUIDANCE"
غانا اور "THE AFRICAN CRESCENT"
سیرالیون، طلبہ کی ان ضروریات کا بھی خیال
رکھتے ہیں۔

(۵) جمعہ کا احترام۔

مغربی افریقہ میں "ایت وار" کے احترام اور
تقدیس کی روایت اب مر رہی ہے جو عیسائیت
کی شوکت کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ سیرالیون
مشن کے ایجوکیشن سیکرٹری جناب ابراہیم
نے بتایا کہ تیس چالیس سال قبل مسلمان بھی عیسائی
حکمرانوں کے خوف سے ڈر کے مارے کاروبار
اتوار کو بند رکھتے اور لوگ عام طور پر اس دن
سوٹ بوٹ پہن کر پھرتے کیونکہ یہ چرچ جانے کا
لباس تھا۔ لیکن اب احمدیت کے طفیل یہ روایت
بھی قصہ پارینہ ہوا چاہتی ہے۔ مسلمان اتوار
کو کاروبار بھی کرتے ہیں اور کئی لوگ اب تو چرچ
بھی قومی لباس پہن کر چلے جاتے ہیں۔ احمدیہ
سکول جمعہ اور ہفتہ کے دن تعطیل کرتے ہیں۔
اور اتوار کو باقاعدہ پڑھائی کے لئے کھولے
جاتے ہیں۔ اسلامی دن کی اہمیت خاص طور پر
واضح کر کے طلبہ کے ذہنوں میں اسلامی شعور
ابھارا جاتا ہے۔

(۶) عمومی اثر۔

مسلم سکول ہونے کی وجہ سے ہمارے
سکول اسلام کی فروغِ تعلیم میں دلچسپی کی ایک
علامت بھی ہیں۔ اسلام دنیا کا مظلوم ترین
مذہب ہے۔ جس کے خلاف دنیا کا امیر ترین
کلچر عیسائیت کے نام پر حملہ آور ہے۔ اسلام
کے متعلق طرح طرح کے اعتراضات موجود ہیں۔
مثلاً اسلام جاہل لوگوں کا مذہب ہے ـــ
اسلام کو جدید تعلیم سے کوئی دلچسپی نہیں ـــ
اسلام سائنس کے مسلّم حقائق کے خلاف ہے۔
وغیرہ وغیرہ، ہمارے سکول زبانِ حال سے
ان بودے اعتراضات کا ازالہ کر رہے ہیں۔
ایک معمولی سے حادثے سے آپ صورتِ حال
کا اندازہ کر سکیں گے۔ ایک مرتبہ محکمہ تعلیم کے
ایک افسر تجربہ گاہوں کا معائنہ کرنے آئے انہوں
نے احمدیہ سکول کی تجربہ گاہوں کو دیکھ کر حیرانی
کا اظہار کیا ـــ "کیا ایک مسلم سکول میں تجربہ گاہ
بھی ہو سکتی ہے؟"

وقت کا اہم تقاضا مسلم بنات کی تعلیم۔
اگرچہ مسلمان لڑکوں کی تعلیم کے لئے

ابھی بہت سے نئے سکول کھولنے کی ضرورت ہے۔ لیکن پھر بھی ان کی تعلیم کی حالت تسلّی بخش ہے تعلیم کی طرف ان کا میلان روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ دوسرے مکاتب فکر کے مسلمان بھی بیدار ہو رہے ہیں۔ اور خلا پُر ہو رہا ہے۔ البتہ مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کا مسئلہ ضرور قابلِ توجہ اور قابلِ تشویش ہے۔ احمدیہ مشنوں نے پرائمری درجے تک مسلم بنات کی تعلیم کا انتظام کر رکھا ہے۔ فری ٹاؤن کے احمدیہ سیکنڈری سکول میں لڑکیوں کے لئے بھی تعلیم کی سہولت موجود ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ مغربی افریقہ میں وسیع پیمانے پر مسلم بنات کے لئے سیکنڈری سکول جاری کئے جائیں۔ کیونکہ اس اقدام کے بغیر مسیحی اثر و نفوذ کا خطرہ بدستور محیط رہے گا۔ یہ صورت حال درحقیقت مغربی افریقہ میں مسلم تعلیم کا المیہ ہے۔ کئی مسلمان نوجوانوں نے موزوں تعلیم یافتہ مسلمان لڑکیاں نہ ملنے پر عیسائی تعلیم یافتہ لڑکیوں سے شادی رچائی ہے۔ ان میں سے بعض نے لڑکیوں کے اصرار پر چرچ جا کر شادی کی انگوٹھی پہنی بلکہ بعض تو "پیر مغاں" کے کہنے پر سجادہ رنگین کرنے ہر اتوار چرچ بھی چلے جاتے ہیں۔ دوسری طرف شیریں اثمار کے پیش نظر عیسائی خاص طور پر لڑکیوں کی تعلیم کی طرف متوجہ ہیں۔ اس افسوسناک صورتِ حال کا نتیجہ یہ ہے کہ خاکِ حجاز "خشتِ بنیادِ کلیسا" بن رہی ہے۔

لیگوس میں احمدیہ سکول میں مسلم بنات کو تعلیم کی سہولتیں مہیا کرنے پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر ہنری نے ۱۹۲۸ء میں کہا تھا۔

"وقت آگیا ہے کہ مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کے سوال پر مسلمان خاص طور پر توجہ کریں۔ مسلم نوجوان اب جدید طرز کی تعلیم سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ اگر ان تعلیم یافتہ مسلم نوجوانوں کو تعلیم یافتہ مسلم لڑکیاں زندگی کا ہم آہنگ ساتھی بننے کے لئے نہ مل سکیں تو وہ مطمئن اور مسرور گھریلو زندگی میں بھرپور حصہ لے کر معاشرے کی تعمیر میں اپنا کردار ادا نہیں کر سکیں گے۔"

(ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) فروری ۱۹۲۸ء)

احمدیہ مشن اب مسلم بنات کی ثانوی درجے تک تعلیم کے لئے قابلِ عمل منصوبے تیار کر رہے ہیں۔ عملدرآمد کی صورت میں انشاء اللہ صورتِ حال بڑی حد تک معتدل ہو جائے گی۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور ترقیاتی منصوبے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حالیہ تبلیغی سفر افریقہ خاص اہمیت کا مالک ہے۔ حضور نے تمام مشنوں کے حالات کا خود مطالعہ فرمایا۔ اور

(باقی بر صفحہ ۱۷۲)

مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی طبّی خدمات

(مکرم محمد شفیق صاحب قیصر)

احباب جانتے ہیں کہ مغربی افریقہ کے ممالک میں جماعت احمدیہ تبلیغِ اسلام کا کام منظم طور پر سرانجام دے رہی ہے۔ اس علاقے میں عرصہ سے عیسائی منّاد بھی سرگرمِ عمل ہیں اور تبلیغ کے ساتھ خدمتِ خلق کے ذرائع کو بروئے کار لاکر وہ مسیحیت کی تبلیغ کو مؤثر بنانے میں معروف ہیں۔ مشنوں کے سکول اور ہسپتال اس منصوبے میں سرفہرست ہیں۔ کامیاب جنگ کے لئے ضروری ہے کہ دشمن سے ہر محاذ پر مقابلہ کیا جائے چنانچہ احمدیہ مشنوں نے بھی وسائل کی قلت کے باوجود تبلیغِ اسلام کے کام کے ساتھ ساتھ ان ممالک میں سکول جاری کئے ہیں۔ جہاں مسلم ذریّت کو بداثرات سے محفوظ رکھکر تعلیم دی جا رہی ہے۔ اسی طرح جماعت غریب اور بےکس عوام کی طبّی خدمت کے لئے ڈسپنسریاں اور ہسپتال بھی جاری کر رہی ہے۔ اور ڈسپنسریوں میں "میڈیکل مشنری" کام کر رہے ہیں۔ یعنی اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹر جو ساتھ ساتھ علم دین سے بھی آگاہ ہیں اور مخلوق کی جسمانی شفا کے ساتھ ساتھ روحانی صحت کا سامان بھی مہیّا کر سکتے ہیں۔

اس وقت نائیجیریا، گیمبیا اور غانا وغیرہ ممالک میں جماعت کی ڈسپنسریاں نہایت کامیابی سے خدمتِ خلق کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں۔ نائیجیریا میں لیگوس کے مقام پر احمدیہ ڈسپنسری اپنا خاص مقام حاصل کر چکی ہے۔ ۱۹۶۱ء میں محترم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب نے زندگی وقف کی۔ اور نائیجیریا تشریف لے گئے۔ آپ نے ان تھک محنت خلوص اور محبت سے اسے ایک اہم طبّی مرکز کا مقام دیا۔ آپ وہاں آٹھ سال تک مخلوق کی خدمت پر کمربستہ رہے۔ افسوس کہ اس مردِ مجاہد کا ۵ اپریل ۱۹۶۹ء کو وہیں انتقال ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت کرے۔

گیمبیا میں ایک میڈیکل مشن محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب کے ذریعہ قائم ہوا ہے جو اس ملک میں مخلوق کی خدمت بلا تمیز مذہب و ملّت کر رہا ہے محترم ڈاکٹر صاحب کی محنت اور کوشش سے یہ مشن بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب (جو لمبے عرصہ سے افریقہ میں جماعت کے اداروں میں طبّی خدمات سرانجام دے رہے ہیں) کی اچانک علالت کے پیشِ نظر محترم ڈاکٹر سعید احمد کو حالیہ سفرِ افریقہ

(باقی صـ۱۳۶ پر)

سرزمینِ افریقہ میں احمدیت کی شمع روشن کرنیوالے

جانباز مجاہدینِ اسلام

(مکرم محمد شفیق صاحب قیصر)

"اگر ہماری جماعت میں، چالیس آدمی بھی ایسے مضبوط رشتہ کے ہوں جو رنج و راحت، عُسر و یُسر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لیں تو ہم جان لیں کہ ہم جس مطلب کے لئے آئے تھے۔ وہ پورا ہو چکا اور جو کچھ کرنا تھا وہ کر لیا۔" (حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ذریعہ اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کی جو مہم شروع ہوئی اس میں حضور کے دستِ راست مبلغین اور مجاہدین ہیں۔ سے ان تین جانباز مجاہدین کے مختصر سوانح حیات پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے غیر معمولی جدوجہد اور قربانی کے ذریعہ سرزمینِ افریقہ میں مراکز احمدیت قائم کئے۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قوم تک پیغامِ احمدیت پہنچایا۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ رضی اللہ عنہ

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ ان مجاہدین کی صفِ اوّل میں سے تھے جنہوں نے اندرون ملک کے علاوہ بیرونی ممالک یورپ اور افریقہ میں بھی سالہا سال تک تبلیغِ اسلام کی خدمت کی توفیق پائی۔

آپ ریاست کپورتھلہ میں سکول ٹیچر تھے۔ وہیں ۱۹۰۱ء میں احمدیت کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے چند سال بعد ۱۹۰۷ء میں آپ قادیان تشریف لے آئے اور پھر وہیں کے ہو گئے دوبارہ وطن جانے کا نام نہ لیا۔

آپ ابتداءً تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور استاد خدمت سرانجام دیتے رہے۔ اور کئی سال تک اس منصب پر فائز رہ کر جماعت

کے نونہالوں کی تربیت کا فرض ادا کرتے رہے
جولائی ۱۹۱۹ء میں جب حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضؓ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے انگلستان بھجوایا تو حضرت چوہدری صاحبؓ کی تحریک پر ہی حضورؓ نے حضرت مولانا نیرؓ صاحب کو بھی انگلستان جانے کا ارشاد فرمایا۔

انگلستان سے ہی آپ کو مغربی افریقہ کے لئے بھجوا دیا گیا۔ چنانچہ آپ فروری ۱۹۲۱ء کو سیرالیون تشریف لے گئے۔ فری ٹاؤن میں آپ کا شایانِ شان استقبال ہوا۔ آپ نے وہاں نہایت جوش سے تبلیغ کی مسلم رہنما جناب خیرالدین نے آپ کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ سیرالیون کے سابق نائب وزیر اعظم جناب مصطفےٰ اب بھی مولانا نیرؔ صاحب کا ذکر آنے پر انکے پُراثر اندازِ خطابت کا ذکر کرنے پر اپنے تئیں مجبور پاتے ہیں۔ وزیر موصوف ۱۹۲۱ء میں ایک نوجوان طالب علم کی حیثیت سے آپ کے تبلیغی جلسے میں شریک ہوئے تھے۔

اس کے بعد مغربی افریقہ کے دوسرے علاقوں میں تشریف لے گئے۔ نائیجیریا مشن کی بنیاد آپ کے ذریعہ ہی پڑی۔ نائیجیریا میں ایک سال کے قیام کے بعد دوبارہ انگلستان تشریف لے گئے اور ۱۹۲۴ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی معیت میں واپس مرکز تشریف لائے۔

انگلستان سے واپسی پر پانچ سال تک دعوۃ و تبلیغ میں کام کیا اور ریاست بھوپال و حیدرآباد میں بھی تبلیغی خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ قیام پاکستان کے بعد گوجرانوالہ میں مقیم ہوئے وہیں ۱۹۴۷ء میں وفات پائی۔

آپ کو تبلیغ اسلام کی خدمت کے علاوہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا پرائیویٹ سیکرٹری رہنے کا بھی شرف حاصل تھا جب آپ پرائیویٹ سیکرٹری تھے تو آپ نائیجیریا کے لوگوں سے تبلیغی خط و کتابت رکھتے تھے

خلافت اُولیٰ کے زمانہ میں جب حضرت مصلح موعودؓ نے اخبار الفضل جاری کیا۔ تو آپ کو بھی اس کا معاون ایڈیٹر مقرر فرمایا۔ آپ عموماً سیاسی اور ملکی واقعات پر تبصرہ کیا کرتے تھے جب پہلی جنگِ عظیم شروع ہوئی تو آپ نے الفضل میں ایک مضمون لکھا۔ "ڈینیوب کے پانیوں میں آگ" جو بہت پسند کیا گیا۔

صاحبِ طرز ادیب ہونے کے علاوہ حضرت مولانا ایک بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ آپ کی بعض منظومات عجیب لذت اور سوز و گداز کی حامل ہیں۔

افریقہ کے پُرانے احمدی آج تک آپ کے اخلاص کی مثالیں بیان کرتے ہیں!!

حضرت مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت الحاج حکیم فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی حضرت حافظ نبی بخش صاحب آف فیض اللہ چک کے صاحبزادے تھے۔ حضرت حکیم صاحب کی پیدائش ۱۸۹۷ء کی ہے۔ اس لحاظ سے آپ بھی حضور علیہ السلام کے صحابی تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحبؓ کے والد حضرت میاں نبی بخش صاحبؓ آف فیض اللہ چک کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"نبی بخش صاحب کی روایات میں سے
ایک یہ بھی ہے کہ جب ان کا لڑکا
عبدالرحمٰن فوت ہو گیا تو حضرت
مسیح موعود علیہ السلام نے
نعم البدل کے لئے دعا فرمائی۔
جس کے بعد حکیم فضل الرحمٰن پیدا ہوئے"
(الفضل یکم ستمبر ۱۹۵۵ء)

حضرت حکیم صاحب نے جوانی کے عالم میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنے آپ کو تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو مارچ ۱۹۲۲ء میں غانا بھجوایا جہاں آپ نہایت ہی محنت شاقہ کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف رہے۔ آپ نے غانا کی جماعت کی نہایت اعلیٰ رنگ میں تنظیم فرمائی اور غانا کی گولڈ کوسٹ، آشانٹی، آسن اور اشانٹی اقوام تک پیغام حق پہنچایا اور پونے آٹھ سال تک مسلسل یہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔

آپ نومبر ۱۹۲۹ء میں مرکز میں واپس تشریف لے آئے اور آپ کی جگہ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی نے مشن کا چارج سنبھالا۔ دوبارہ ۱۹۳۳ء میں شادی کے صرف ۲½ سال بعد تشریف لے گئے اور چودہ برس تک غانا نائجیریا میں نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیتے رہے اور ان ممالک میں جماعت کو بنیادوں پر استوار کیا۔ ۱۹۳۳ء میں جب آپ دوبارہ تشریف لے گئے تو آپ کی اہلیہ محترمہ ننھے بچوں اور دیگر عزیز و اقارب کی طرف سے کئی مرتبہ آپ کی واپسی کا تقاضہ ہوا۔ لیکن آپ نے اپنے دینی کام کو ادھورا چھوڑ کر واپس آنا مناسب نہ سمجھا۔

جب ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے بعد آپ واپس تشریف لائے تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ شادی کے اڑھائی سال بعد جو شخص جوانی کی حالت میں دوبارہ اعلائے کلمۂ اسلام کی خاطر گھر سے چلا تھا۔ وہ اب بڑھاپے میں قدم رکھ چکا ہے۔

پہلی مرتبہ جب آپ تشریف لے گئے تو اس دوران آپ کو بعض صدمے بھی پہنچے آپ کی

عدم موجودگی میں آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا آپ نے اس عظیم صدمہ کو بڑے صبر اور استقلال سے برداشت کیا۔ جب دوبارہ ۱۹۳۳ء میں تشریف لے گئے تو آپ کے والد حضرت حافظ نبی بخش صاحب بھی وفات پا گئے اور آخری بار اپنے والدین میں سے کسی ایک کی زیارت بھی آپ نہ کر سکے

۱۹۴۸ء میں آپ کچھ عرصہ وکالت تبشیر اور نظارت دعوۃ و تبلیغ میں کام کرتے رہے بعد میں حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو افسر لنگر خانہ مقرر فرمایا۔ آپ نے بڑی محنت سے اس ذمہ داری کو بھی سرانجام دیا۔ کام کی کثرت کی وجہ سے آپ کی صحت پر بھی اثر پڑا۔ کچھ اثر افریقہ کی آب و ہوا کا بھی تھا۔

آپ کی وفات ۲۸ اگست ۱۹۵۵ء کو ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

آپ کی وفات کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ یورپ کے سفر پر تھے واپسی پر حضور نے ایک خطبہ جمعہ میں جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ اسلام کے غلبہ کی یہی صورت ہے کہ ہم میں نسلاً بعد نسلٍ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں جو اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ اس ضمن میں حضور نے بعض وفات یافتہ سلسلہ کے خادموں کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے متعلق فرمایا:۔

"اسی طرح حکیم فضل الرحمن جو حال ہی میں میرے پیچھے فوت ہوئے ہیں وہ شادی کے تھوڑا عرصہ بعد ہی مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے چلے گئے اور تیرہ چودہ سال تک باہر رہے جب وہ واپس آئے تو ان کی بیوی کے بال سفید ہو چکے تھے اور ان کے بچے جوان ہو چکے تھے۔"

(الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

آپ نے اپنے قیام مغربی افریقہ کے دوران اسکولوں کے بچوں کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک مختصر سیرت انگریزی میں "لائف آف محمدؐ" کے نام سے تالیف فرمائی۔ اس کتاب کو آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے شائع کیا اور اب تک شائع ہو رہی ہے۔ مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ کے مسلمان طلبہ کے لئے بطور نصاب یہ کتاب منظور شدہ ہے۔ مشرقی افریقہ کی زبانوں سواحیلی اور لوگنڈا میں بھی اس کے تراجم شائع ہو کر قبولِ عام کی سند حاصل کر چکے ہیں۔

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم

مولانا صاحب تنگل کوٹلی ضلع گورداسپور میں ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء کو حضرت بابو فقیر علی صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم محمڈن اینگلو اورینٹل ہائی سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول

قادیان میں حاصل کی۔ قادیان سے میٹرک کرنے
کے بعد مزید تعلیم کے لئے آپ اسلامیہ کالج
لاہور میں داخل ہوئے۔ اس تعلیمی عرصہ کے دوران
آپ "احمدیہ ہوسٹل" میں مقیم رہے اور امام الصلوٰۃ
کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اسی قیام
کے دوران آپ نے نیکی۔ اخلاص۔ سادگی اور
سنجیدگی کی قابلِ تقلید مثال احمدی نوجوانوں
کے لئے قائم کی۔

۱۹۲۳ء میں علاقہ ملکانہ میں شدھی
کے خلاف حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک
جہاد میں حصہ لینے کا شرف حاصل کیا۔ بی۔ ایس سی
کی تکمیل اور ساتھ ساتھ عربی اور دینی تعلیم کی
تحصیل کے بعد ۱۹۲۸ء میں آپ نے خدمتِ اسلام
کے لئے زندگی وقف کی۔

حضرت مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحبؓ مبلغ
انچارج غانا کی واپسی پر یکم اکتوبر ۱۹۲۹ء سے
مشن کے انچارج مقرر ہوئے اور مئی ۱۹۳۳ء
میں واپسی تک وہاں مقیم رہ کر اشاعت اسلام
کا فریضہ نہایت محنت اور خوش اسلوبی سے سرانجام
دیتے رہے۔ دوسری مرتبہ اپریل ۱۹۳۶ء میں
محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کے ساتھ
غانا تشریف لے گئے۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء میں آپ
ایک نیا احمدیہ مشن جاری کرنے کے لئے سیرالیون
تشریف لے گئے۔ اور وہاں ۱۹۴۲ء تک مقیم
رہ کر گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ سیرالیون مشن
کے بانی کی حیثیت سے آپ کو بہت کام کرنا پڑا۔
آپ کے ایمان افروز حالات میں خلوص۔ سادگی
تعلق باللہ۔ تبلیغی جنون۔ محنت اور انکسار کے
عناصر نمایاں ہیں۔ آپ نے اس ملک کے دور دراز
مقامات کے دورے کئے اور مخالفت کے
طوفانوں سے گذر کر نئی جماعتیں قائم کیں۔ تبلیغ
کے ساتھ ساتھ مسلم ذریت کے تحفظ کے لئے
آپ نے مسلم سکولوں کے اجراء کی طرف بھی
توجہ کی۔ سیرالیون میں قیام کے دوران ۱۹۴۱ء
میں چند عربی النسل لبنانی تجار نے احمدیت قبول
کی۔ بو شہر میں احمدیت کے مضبوط مرکز کا قیام
آپ کا خاص کارنامہ ہے کئی مخلصین ہجرت
کرکے وہیں آباد ہو گئے۔ تبلیغ کے حلقۂ اثر میں
وسعت پیدا کرنے کے لئے آپ نے مقامی
مبلغین کی تیاری کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائی
قادیان میں مختصر قیام کے بعد آپ نومبر
۱۹۴۵ء میں رئیس التبلیغ کی حیثیت سے مغربی
افریقہ تشریف لے گئے۔ مئی ۱۹۵۰ء میں واپس
تشریف لائے۔ اب آپ کی صحت کافی خراب
ہو چکی تھی۔ کئی ماہ تشویشناک طور پر علیل رہے
کچھ عرصہ وکالتِ تصنیف و تالیف میں خدمات
سرانجام دیتے رہے۔ جامعۃ المبشرین میں غیر
ملکی طلبہ کی تدریس پر مامور ہوئے اور بیماری
کے باوجود نہایت محنت اور تندہی سے تدریسی
فرائض سرانجام دیتے رہے۔ دیارِ غیر میں خدمت

اسلام کا شوق آپ کو بے چین رکھتا تھا۔ آپ کے پیہم اصرار پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے افریقہ جانے کی اجازت عطا فرما دی۔

یہ آپ کا مرکز سے آخری سفر تھا۔ آپ اپریل ۱۹۵۲ء میں ربوہ سے سیرالیون کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں جا کر بیمار پڑ گئے۔ لیکن کام میں منہمک رہے اور بدستور میدانِ جہاد میں خدمات بجا لاتے رہے۔ اور میدانِ جہاد ہی میں ۱۹ مئی ۱۹۵۵ء کو بو کے مقام پر جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ سیرالیون ریڈیو نے آپ کی وفات کی افسوسناک خبر نشر کی اور حکام اور دیگر ذی اثر شخصیات کی طرف سے تعزیتی پیغامات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ آپ کی نمازِ جنازہ غائبانہ طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے لندن میں پڑھائی۔ بو میں آپ کے جنازے میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت ائمہ اور دوسرے لوگ بکثرت شریک ہوئے اور اس گوہرِ نایاب کو بو کے مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ آپ نے پچاس سال عمر پائی اور اس میں سے بیس سال سے زائد عرصہ خدمتِ اسلام میں بسر ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔ (عربی عبارت سے ترجمہ)

(جو شخص وعظ کے لئے انگریزی ملکوں کی طرف خالصاً للہ جائیگا۔
پس وہ برگزیدوں میں سے ہو گا۔
اور اگر اُسے موت آئیگی تو وہ
شہیدوں میں ہو گا۔" (نور الحق حصہ دوم)

حضرت مولانا علی صاحب مرحومؓ بھی ایک ایسے ہی شہید ہیں ؎

عروسی بود نوبت ماتمت
اگر برنکوئی بود خاتمت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ سفرِ افریقہ میں بو شہر میں قیام کے دوران آپ کی آخری آرام گاہ پر تشریف لے جا کر بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائی۔

آپ سلسلہ کے پانچویں مبلغ ہیں جنہوں نے میدانِ جہاد میں جان دے کر رتبۂ شہادت پایا ہے! اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مرحوم کی قابلِ تقلید خوبیوں سے متصف فرمائے۔ آمین:

آپ نے ۲۶ نومبر ۱۹۴۵ء کو قادیان سے روانہ ہوتے وقت نوجوانانِ احمدیت کو یہ پیغام دیا تھا۔

"آج ہم خدا تعالیٰ کے لئے جہاد کرنے اور اسلام کو مغربی افریقہ میں پھیلانے کے لئے جا رہے ہیں۔ موت فوت انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے...... ہماری قبروں کی طرف سے یہی مطالبہ ہو گا کہ اپنے بچوں کو ایسے رنگ میں ٹریننگ دیں کہ جس مقصد کیلئے ہماری جانیں صرف ہوئیں اسے وہ پورا کریں۔"

(الفضل ۲۷ نومبر ۱۹۴۵ء صفحہ ۲)